مسافر لوٹ آئے
بقلم سمیرہ شریف طور
ناولز کلب

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

مسافر لوٹ آئے

از

سمیرہ شریف طور

www.novelsclubb.com

اس نے آٹھ برس بعد اپنی سرزمین پر قدم رکھا تھا۔ پورے آٹھ سال بعد جہاں سے نکلتے ہوئے اس نے سوچا تھا کہ وہ یہاں کبھی بھی پلٹ کر نہیں آئے گا مگر ایک عرصے بعد وہ پھر پلٹ آیا تھا اسی شہر بداماں میں۔ جہاں اس کا وجود زخمی زخمی ہوا تھا۔ روح میں کئی گہرے زخم لگے تھے۔ گھاؤ ایسے تھے کہ آٹھ سال کا طویل دورانیہ اور تنہائی بھی انہیں مندمل نہ کر سکی تھی۔

اسی زمین میں جہاں وہ نامہربان وجود رہتا تھا۔ جس نے اس کے وجود سے جان کھینچ لینے کی کبھی کوشش کی تھی۔ اس کی زندگی کی سب سے بڑی خوشی مانگ لی تھی۔ اور وہ تھا کہ صرف اور صرف اس کی خواہش کا احترام کرتے، اس کی خوشیوں کی خاطر اپنے دل کی پرواکئے بغیر اس کی عمر بھر کی تنہائی اور ہجر سے لپٹی عمر بھر کی قید اپنے حصے میں لکھ دی تھی۔ صرف اور صرف اس کے جذبوں کا احترام کرتے اور

اب اگر وہ پلٹا بھی تھا تو صرف اور صرف اس کی خاطر، ایک دفعہ پھر اپنی روح و جسم کو اذیت کے گہرے سمندر میں دھکیلنے کی خاطر، اپنے وعدے کی پاسداری کی خاطر جو اس نے اس سے کیا تھا۔ اب نہیں جانتا تھا کہ آگے کن حالات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اپنے وعدے کو نبھانے چلا آیا تھا۔ جب محبت کی ہے تو پھر سود و زیاں کا حساب بے کار رہتا ہے۔ یہ حقیقت بہت پہلے اس نے جان لی تھی۔

ٹیکسی سے اتر کر کرایہ ادا کر کے اس نے اپنے اطراف دیکھا۔ یہ وہی گائوں تھا جہاں وہ بڑے فخر، غرور و شان کے ساتھ کبھی چلتا تھا۔ اور اب یہ وہی علاقہ تھا جو اس نے گزشتہ آٹھ سال سے اپنے لیے شجر ممنوعہ کی طرح بنا رکھا تھا۔ بہت کچھ بدلا تھا۔ مگر سامنے نظر آنے والی حویلی اسی شان و شوکت کے ساتھ اپنی جگہ پر کھڑی تھی جیسا کہ وہ آٹھ سال پہلے چھوڑ کر گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

گیٹ پر دستک دیتے ہوئے اسے چاچا جانی اور بی بی جان کا خیال آرہا تھا۔ اسے یوں اپنے سامنے دیکھ کر نہ جانے ان کی کیا کیفیت ہو۔ وہ کچھ بھی اندازہ نہیں کر پا رہا تھا۔

"جی صاحب..... کس سے ملنا ہے؟" ایک نوجوان سالک کا پوچھ رہا تھا۔ بلکہ سر سے پائوں تک جائزہ بھی لے ڈالا تھا۔ سالک نے اپنا بیگ زمین پر رکھا۔

"مجھے قمرالزمان صاحب سے ملنا ہے۔ بہت دور سے آیا ہوں۔"

"جی مگر وہ اس وقت کسی سے نہیں ملتے۔ اگر آپ نام بتا دیں تو سہولت رہے گی۔ ورنہ آپ کو انتظار کرنا پڑے گا۔" ملازم نے ادب سے بتایا تھا شاید وہ اس کے حلیے سے متاثر ہوا تھا۔

"میں ان کا بھتیجا سالک ہوں۔ انیس الزمان کا بیٹا۔" اس نے اپنا حوالہ دیا تھا۔ ملازم کی آنکھوں میں ایک دم حیرت سمٹ آئی تھی۔ بغور دیکھا تھا پھر بوکھلا گیا۔

"سلام سرکار..... معاف کیجئے، مجھے علم نہیں، نیا آیا ہوں نا..... مگر بڑے سرکار سے اکثر آپ کا نام سنا ہے۔ آپ چھوٹی بی بی کے شوہر ہیں نا....." وہ فوراً احترام بجا لایا تھا۔ زمین پر پڑا اس کا بیگ اٹھا لیا تھا۔ پہلے ہی موڑ پر اسے چھوٹی بی بی کا حوالہ بہت ناگوار گزرا تھا۔

''آئیں...... سرکار......آئیں......'' وہ اندر بڑھ گیا تھا۔ ملازم پیچھے پیچھے چلنے لگا تھا۔ یہ وسیع و عریض آسائشات کی حامل کوٹھی اندر سے بھی ویسی ہی تھی جیسی وہ چھوڑ کر گیا تھا۔ اندر آنے کے بعد سب سے پہلے اس کا سامنا سراج بابا سے ہوا تھا۔

''سالک بیٹا.....!'' بابا اپنی جگہ ساکن ہو گئے تھے۔

''السلام علیکم۔''

''وعلیکم السلام...... تم سالک ہو نا...... واقعی میری آنکھیں سچ دیکھ رہی ہیں نا...... یہ تم ہی ہو نا......'' بابا اسے یوں برسوں بعد سامنے دیکھ کر بدحواس سے ہو گئے تھے۔ وہ مسکرا دیا۔

www.novelsclubb.com

''یہ میں ہی ہوں بابا...... سالک! بد نصیب......''آخری لفظ اس نے اس قدر آہستگی سے کہا تھا کہ بابا کو سنائی نہیں دیا تھا۔وہ بس خوش تھے اسے اپنے سامنے دیکھ کر۔

''میں بڑے سرکار کو بتاتا ہوں۔'' بابا سراج فوراً اندر بڑھ گئے تھے۔وہ بھی ان کے پیچھے ہی قدم بڑھانے لگا تھا۔

''کیا کہہ رہے ہو تم...... سالک آگیا...... سالک.......''سراج بابا کی طرح چاچا جانی بھی شاکڈ تھے۔وہ دروازے پر ہی رک گیا۔

''چاچا جانی.......''اس کے ہونٹ نیم وا ہوئے تھے۔وہ دروازے پر ہی رک گیا۔

www.novelsclubb.com

پھر آگے بڑھ آئے تھے۔دونوں بازوئوں میں سمیٹ لیا تھا۔

''سالک......بیٹا......میری جان، تو کہاں تھا؟ اتنے برسوں تڑپایا ہمیں، ہم ترس گئے تھے تمہاری صورت کو...... تمہارے وجود کو، کوئی یوں بھی کرتا ہے۔ مانا ہم نے جبر کیا تھا مگر تم نے بھی تو حد کر دی۔

سالوں کی دوری حائل کر دی اپنے اور ہمارے درمیان کچھ نہ سوچا...... ہم کیسے جئیں گے، کیسے رہیں گے۔'' وہ رو رہے تھے کہے جا رہے تھے۔ وہ بس ان کے سینے سے لگا اپنی اور ان کی برسوں کی پیاس بجھا رہا تھا۔ وہ بھی مرا تھا، ان کے بغیر ایک ایک پل جان کنی کے عمل سے گزرا تھا۔ کیسے بتا دیتا یہ سزا تو مقدر میں تھی اور نجانے کب تک رہے جو خود اس کی اپنی منتخب کردہ تھی۔

''کہاں تھا تو.......؟ نیویارک میں تو نہیں تھا، پھر کہاں چلا گیا تھا.......'' وہ پوچھ رہے تھے۔ سراج بابا اپنی آنکھیں صاف کرتے باہر نکل گئے تھے۔ وہ چاچا کو دیکھنے لگا۔ کتنے نڈھال اور ضعیف ہو گئے تھے وہ۔ پہلے والا دم خم نہیں رہا تھا۔ اس نے انہیں بستر پر بٹھایا۔

www.novelsclubb.com

"میں یہاں سے جانے کے صرف ایک دو ماہ بعد ہی نیو یارک سے واشنگٹن شفٹ ہو گیا تھا اور پھر وہاں سے انگلینڈ اور انگلینڈ سے جرمنی چلا گیا تھا۔" سہولت سے بیٹھ کر بتانے لگا تھا۔

"اور اتنے برسوں میں ایک دفعہ بھی خیال نہ آیا کہ یہاں ہم پر کیا گزری؟ تمہارا یوں لاپتا ہو جانا ہمیں کس درد سے دوچار کر گیا تھا۔ تمہاری ماں کیسے کیسے نہیں روئی...... تمہاری چچی، اور اسوہ نے تمہیں کتنا یاد کیا ہے۔" وہ ابھی بھی غمزدہ تھے۔ وہ سر جھکائے بیٹھا رہا۔ اس دوران سراج بابا ٹرالی سجائے اندر داخل ہوئے تو وہ حیران ہوا۔ اس کے خیال میں اس کی آمد کی خبر سراج بابا نے تقریباً سب کو دے دی ہو گی مگر کوئی بھی نہیں آیا تھا خاص طور پر بی بی جان اور چاچی۔

www.novelsclubb.com

"بی بی جان ور چاچی جان کہاں ہیں؟" اس نے پوچھا تھا۔ اسوہ کا نام لینے میں احتیاط ہی برتی۔

''برادری میں ایک شادی ہے،اسوہ اور وہ دونوں وہیں گئی ہیں۔میری طبیعت کچھ ٹھیک نہیں تھی گھر پر ہی رہ گیا تھا۔''اس نے سر ہلایا۔

''سالک بیٹے فریش ہولو......پھر کچھ کھا پی لو۔''سراج بابا نے کہا تو وہ سر ہلا کر اٹھ گیا۔

چاچا کے روم میں ہی اس نے منہ ہاتھ دھو لیا تھا۔ملازم اس کا بیگ بھی یہیں رکھ گیا تھا۔کپڑے نکال کر بدلے اور پھر چاچا جانی کے ساتھ ہی کھانے لگا۔کھانے کے دوران وہ اس سے گزرے ماہ وسال کے متعلق ہی پوچھتے رہے تھے۔وہ اپنی طرف سے ان کو تسلی بخش جواب دیتا رہا تھا۔

''تم آرام کرلو.....نیویارک سے پاکستان کی فلائٹ بہت تھکن زدہ کر دیتی ہے۔اوپر سے یہاں گائوں میں آنا۔''وہ کافی تھک چکا تھا اور چاچا نے اس کے چہرے سے اندازہ بھی لگا لیا۔سو اسے نصیحت کرتے کمرے سے نکل گئے تھے۔وہ ان کے بیڈ پر ہی لیٹ گیا۔جرمنی سے وہ تین دن پہلے ہی نیویارک پہنچا تھا۔کامران کے فون کی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وجہ سے کہ اتنے سالوں بعد اس کے گائوں سے اس کے نام کوئی خط آیا ہے۔ شروع کے دو سالوں تک تو خوب رابطہ ہوا تھا اسے ہر جگہ تلاش کرنے کی کوشش کی گئی تھی، خاص طور پر کامران بیچارہ اس سلسلے میں کافی پریشان بھی رہا تھا مگر پھر رفتہ رفتہ اس کی تلاش کی کوششیں سرد پڑ گئی تھیں۔ برسوں بعد اس کے نام کوئی خط آیا تھا۔ وہ خود بھی حیران تھا۔ اس کا پتا یا موبائل نمبر کا صرف کامران کو علم تھا سو وہ پہلے نیو یارک پہنچا تھا۔ خط اسوہ کی جانب سے ہی لگا گیا تھا۔ آٹھ سال پہلے کئے گئے وعدے کی یاد دہانی کرائی گئی تھی مگر وہ بھی اس شرط پر کہ وہ روبرو آکر کوئی فیصلہ کرے۔ چاہتا تو کبھی وعدہ نہ نبھاتا اس کی خواہش کے احترام میں وہیں بیٹھے بیٹھے آدھا وعدہ پورا کر دیتا اور اس کی خواہش پوری کر دیتا مگر اس کی شرط بھی وہ ٹال نہیں سکا تھا۔ جب بچھڑنا طے ہے تو پھر ایک دفعہ روبرو ہونے میں کیا حرج ہے یا شاید وہ اپنے ضبط و محبت کی انتہا دیکھنا چاہتا تھا۔ اور اس کا لکھا خط بھی کیا تھا صرف چند الفاظ تھے۔

www.novelsclubb.com

"سالک!

میں آپ کے فیصلے کی منتظر ہوں۔اب وقت آگیا ہے کہ آپ اپنا وعدہ نبھائیے مگر ایک شرط ہے سب کچھ روبرو طے ہو۔

اسوہ۔"

اور یہ چند الفاظ اس کی ذات کو کس طرح ادھیڑ گئے تھے یہ صرف وہی جانتا تھا۔اور اب وہ یہاں تھا اس گھر میں جہاں اس نے اپنی عمر کے کئی حسین دور گزارے تھے۔وہ انہی باتوں میں الجھا ہوا تھا جب نیند کی دیوی نے اسے آلیا تھا۔

سراج بابا نے اسے اٹھایا تو وہ باہر نکل آیا۔ساری حویلی دیکھ ڈالی تھی۔چاچا جانی باہر جاگیر کے معاملات دیکھنے چلے گئے تھے۔سراج بابا کو چائے کا کہہ کر وہ لائبریری میں چلا آیا تھا۔اس لائبریری میں اس کے ذوق و شوق کی سب کتابیں موجود

www.novelsclubb.com

تھیں۔وہ پڑھ رہا تھا جب باہر جیپ رکنے کی آواز پر ٹھٹک گیا تھا۔شام کے سائے گہرے ہو گئے تھے۔چاچا جانی کے علاوہ اس کی ابھی کسی اور سے ملاقات نہیں ہوئی تھی۔اٹھ کر کھڑکی کے پاس آگیا۔ڈرائیور گاڑی کے دروازے کھول رہا تھا۔سالک کا دل اس کی کنپٹیوں میں دھڑکنے لگا تھا۔بی بی جان،چاچی جان اور اسوہ گاڑی سے اتری تھیں۔دل چاہ رہا تھا کہ اڑ کر جائے اور بی بی جان کے قدموں میں جھک جائے۔دیار غیر میں کس قدر یاد آئی تھیں وہ ہر پل،ہر لمحہ،ان کی شفیق و مہربان ممتا بھری گود کی گرمی اسے اذیت کی بھٹی میں جھلسانے لگتی تھی مگر وہ مجبور تھا۔اپنے دل کے ہاتھوں،اور اب.....وہ دروازے کے قریب آکھڑا ہوا۔اوپری منزل پر واقع یہ لائبریری نیچے کا سارا منظر واضح کر دیتی تھی۔بی بی جان،چچی جان اور اسوہ تینوں صوفوں پر آکر گر گئی تھیں۔وہ برسوں بعد انہیں دیکھ رہا تھا عجیب لگ رہا تھا۔

''سراج بابا......باباجانی کہاں ہیں؟'' چادر اتارنے کے بعد اسوہ نے پوچھا تھا۔

www.novelsclubb.com

''چھوٹی بی بی! وہ زمینوں پر گئے ہیں۔ کہہ گئے تھے کہ وہ تھوڑی دیر میں لوٹ آئیں گے۔'' بابا نے بتایا تھا۔ وہ کمرے سے نکل آیا۔ اب سالک کا رخ نیچے کی جانب تھا۔

''کیا بات ہے بابا، بہت خوش ہیں؟'' اسوہ بابا کو مسلسل مسکراتے دیکھ کر پوچھ رہی تھی۔ بی بی جان اور چچی جان بھی متوجہ تھیں۔

''جی چھوٹی بی بی، بات ہی کچھ ایسی ہے۔ آپ بھی سنیں تو حیران ہوں گی۔ آج برسوں بعد اس حویلی کی خوشیاں لوٹ آئی ہیں۔'' سالک سیڑھیاں اترنے لگا تھا۔

''ایسی بھی کیا خوشی آگئی؟ کچھ بتائو تو سہی......'' بی بی جان نے بھی پوچھا تھا۔

اسوہ چادر اتار کر صوفے کی پشت پر ڈال کر اپنے گھنے آبشار ایسے کھلے بالوں کو آگے کر کے انگلیاں پھیر رہی تھی جبکہ بلاارادہ ادھر اُدھر دیکھتے ہوئے اس کی نظر سیڑھیاں اترتے سالک پر ٹھہری تو ایکدم اٹھ کھڑی ہوئی۔ لمحوں میں بدحواس ہوئی تھی جبکہ باقی لوگ اس طرف متوجہ نہیں تھے سوائے سراج بابا کے۔

''سالک بیٹا آئے ہیں، وہ دیکھیں بڑی سرکار۔'' وہ ان تک پہنچ گیا تھا۔

جب بابا نے اس کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے انکشاف کیا تھا۔ بی بی جان اور چچی جان بھی ایک دم پلٹی تھیں اور اسوہ کا تو کاٹو تو بدن میں خون نہیں والا حال تھا۔

''السلام علیکم بی بی جان.......'' وہ والہانہ انداز سے ان کی طرف بڑھا تھا۔ اسوہ اپنی جگہ حیران وساکت تھی۔ ابھی اسے دن ہی کتنے ہوئے تھے خط لکھے ہوئے اور اتنی جلدی وہ روبرو تھا۔ اس کی حیرانگی کے برعکس چچی جان اور بی بی جان حیران تھیں۔

''تم سالک، تم آگئے بچے! کہاں چلے گئے تھے۔ اتنے سال گزار دیئے۔ کتنے ظالم تھے تم.....ماں کے ضبط کو آزماتے رہے، کہاں تھے؟ بولو سالک......میرے بچے۔'' بی بی جان اسے بازوئوں میں لئے گرمجوشی سے روتی بے قرار ہو رہی تھیں۔ وہ بمشکل مسکرا سکا تھا۔ ایک نگاہ غلط اسوہ پر اٹھ گئی تھی جو اس سچوایشن اور اس کی آمد پر حیران ہوتی اپنے ہاتھ مسل رہی تھی اور ہونٹ کاٹ رہی تھی۔

''السلام علیکم چچی جان کیسی ہیں آپ؟'' بی بی جان سے جدا ہو کر وہ چچی جان کی طرف بڑھ گیا تھا۔

''ہمارا ضبط آزما کے پوچھتے ہو کہ کیسے ہیں..... جی رہے ہیں۔'' وہ آبدیدہ ہو گئی تھیں۔ اس کا چہرہ ہاتھوں میں چھپائے پیشانی چومتے کہہ رہی تھیں۔ وہ شرمندہ سا ہو گیا۔ جانتا تھا یہ شکوے، یہ شکایتیں برحق تھیں۔

''کب آئے.....؟'' صوفے پر بیٹھتے ہوئے وہ پوچھ رہی تھیں۔ وہ بھی بی بی جان کو سہارا دیئے ان کے سامنے والے صوفے پر بیٹھ گیا جبکہ اسوہ ابھی بھی کھڑی تھی۔ اسی طرح ساکت و صامت۔

''آج دوپہر کو.....'' مختصر بتایا پھر ایک نظر اسوہ پر پڑ گئی۔ وہ یہاں سے جانے کو پر تول رہی تھی۔

''یہ اسوہ ہے، جانتے ہو نا یا اسے بھی بھول گئے ہو۔ ماں چچا اور چچی کی طرح۔'' بی بی جان نے اسے ایک دم کٹہرے میں لا کھڑا کیا تھا۔ گویا دونوں کی جان مشکل میں

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ڈال گئی تھیں۔وہ ہنس دیا تھا۔ایک عجیب سی نظر اس وجود پر ڈالی جو سر جھکائے کھڑی تھی۔ کتنی بدل گئی تھی وہ۔جب وہ یا یہاں سے گیا تھا تو بالکل مختلف تھی۔ اب سنجیدہ سی، خوبصورتی کے سب پیمانوں پر پورا اترتی، چند لمحوں کو اس کی توجہ سمیٹ گئی تھی۔اس نے ایک گہری نظر اس کے سراپے پر ڈالی تھی۔

''میں کچھ بھی نہیں بھولا بی بی جان۔سب یاد ہے۔''اس کا لہجہ نہ چاہتے ہوئے بھی تلخ ہو گیا تھا۔بی بی جان کو ایک دم ملال نے آلیا۔انہوں نے اس کے ساتھ کم زبردستی کی تھی کیا۔اس نے تو پھر بھی اعتراض تک نہیں کیا تھا صرف بغیر بتائے آٹھ سالوں تک بغیر کوئی نام ونشان چھوڑے قطع تعلق کر گیا تھا اور اب تو وہ اعتراض کا بھی حق نہیں رکھتی تھیں۔نہ جانے کون کون سے دکھ تھے جو آنکھوں سے بہہ نکلے تھے۔

www.novelsclubb.com

''ہاں ہم گنہگار تھے۔اگر وہ زبردستی نہ کرتے تو نہ جانے کیا دن دیکھنے پڑتے۔'' چچی جان اپنی دختر نیک اختر پر ایک کٹیلی شکوہ بھری نگاہ ڈال کر ملول سی کہہ رہی تھیں۔ اب اسوہ کے لئے مزید کھڑے رہنا محال تھا۔وہ بغیر چادر اٹھائے بھاگتے ہوئے زینہ طے کرتے اوپر چلی گئی تھی۔سب نے اسے جاتے دیکھا تھا۔سالک سر جھکا گیا تھا۔ اس کا مقصد چچی جان کو شرمندہ کرنا نہیں تھا۔اس سارے قصے میں بھلا ان کا کیا قصور؟

رات کے کھانے تک وہ دونوں خواتین کے درمیان ہی گھرا رہا تھا۔چچا جانی بھی شام کے بعد آ گئے تھے۔مختلف سوالات کرتے رہے تھے۔وہ مختصر بتاتا گیا۔پھر ملازمہ نے کھانا لگ جانے کی اطلاع دی تو وہ سب کی سربراہی میں کھانے کی ٹیبل پر آ گیا۔

www.novelsclubb.com

''جائو اسوہ کو بلا لائو۔'' زبیدہ چچی جان نے حکم دیا تھا۔وہ ''جی اچھا'' کہہ کر چلی گئی تھی۔بی بی جان اور چچی جان اس کے لئے کھانا نکالنے لگی تھیں۔سراج بابا نے کھانے پر خصوصی اہتمام کروایا ہوا تھا۔کئی قسم کی ڈشز تھیں جو کبھی وہ بہت رغبت

سے کھاتا تھا مگر اب جیسے کھانے پینے سے بھی دل اچاٹ ہو گیا تھا جو مل جاتا تھا کھالیتا تھا۔

''چھوٹی بی بی کہہ رہی ہیں وہ کھانا نہیں کھائیں گی، انہیں بھوک نہیں ہے۔'' زبیدہ نے آکر اسوہ کا انکار سنایا تھا۔ چاچا جانی، بی بی جان اور چچی جان سب کے ہاتھ رک گئے تھے۔ وہ صرف دیکھ کر رہ گیا تھا۔ اسے دیکھنے کے بعد اس نے سوچا تھا کہ وہ بدل گئی ہے مگر اب اس کا کھانے کے لئے انکار سن کر اسے اپنی رائے بدلنا پڑی تھی وہ اب بھی ویسی ہی تھی۔ کسی کا بھی خیال نہ کرنے والی۔ وہ تلخی سے ہنسا تھا۔ یہ تلخی اس کے مزاج کا حصہ نہیں تھی مگر اب جب سے وہ اس گھر میں آیا تھا مسلسل اک کھنچاؤ کی کیفیت محسوس کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

''اسے جا کر کہو کہ فوراً! کھانے کی میز پر آئے، بھوک نہیں ہے تب بھی۔'' چاچا جانی کے چہرے پر خشمگیں سی کیفیت رقم ہو گئی تھی۔ چچی جان نے ہی درشتی سے کہا تھا۔

''رہنے دو رافیہ! شادی میں پیٹ بھر کر کھالیا ہو گا۔ بھوک نہیں ہو گی۔''بی بی جان نے فوراً کہا تھا۔

''پھر بھی بھابی بیگم اسے خیال تو کرنا چاہیے..... یہ بالکل ناشائستگی والی بات ہے۔ سب یہاں موجود ہیں اور وہ غائب ہے۔''چچی جان نے دبی آواز میں کہا تھا۔

''کوئی بات نہیں..... تم یہ بریانی چکھو سالک، تمہیں بہت پسند ہے نا۔''بی بی جان یوں لے رہی تھیں، جیسے کوئی بات ہی نہ ہو۔ ورنہ سالک جانتا تھا کہ اس گھر کی روائتیں کیا ہیں؟اور ان روائتوں سے انحراف کی سزا کیا ہے۔اسوہ اس سزا کو بھگت چکی تھی اس کے باوجود وہی ہٹ دھرمی اور ضدی طبیعت برقرار تھی۔

کھانے کے بعد باتوں اور چائے کا دور چلا تھا۔بی بی جان تھکی ہوئی تھیں خود چچی جان بھی مگر سالک کی خوشی میں رات گئے تک باتیں ہوتی رہی تھیں۔ گزرے دنوں کی، رشتہ داروں کی، گزشتہ حالات وواقعات کی، بہت سے تذکرے تھے، بہت سے قصے تھے کہانیاں تھیں، وہ دلچسپی سے سنتا رہا پھر چاچا جانی تھکاوٹ کا کہہ

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کر اٹھ کھڑے ہوئے تو چچی جان بھی ساتھ ہو لیں۔بی بی جان اور سالک دونوں وہیں بیٹھے رہے تھے۔اسوہ اوپر جانے کے بعد نیچے نہیں آئی تھی۔ چچی جان خود جا کر بلانے گئی تھیں مگر اس کا انکار ہاں میں نہیں بدل سکا تھا۔

"سن سالک، جو بھی ہوا، سب بھول کر اک نئی زندگی شروع کر.....اسوہ اگر بہت نہیں بدلی تو پہلے جیسی بھی نہیں رہی۔ تو کیوں دل کو روگ لگا رہا ہے۔ کب تک یوں سودائیوں کی طرح پھرے گا۔اپنا گھر آخر اپنا ہی ہوتا ہے۔ جو سکون، محبت گھر اور بیوی سے حاصل ہوتی ہے وہ اور کہیں سے بھی نہیں مل سکتی۔ میں جانتی ہوں تمہارے ساتھ بہت زیادتی ہوئی ہے۔پہلے تمہارے بابا جانی گزر گئے اور پھر اسوہ، دل لگانے سے، یا قطع تعلقی کر لینے سے مسائل حل نہیں ہوتے بلکہ اور الجھ جاتے ہیں۔اس حویلی کو نئے مضبوط سہاروں کی ضرورت ہے۔ تم اپنے بابا کے وارث ہو، اکلوتے،اور تمہارا کوئی وارث نہیں۔ جب سے تمہاری شادی ہوئی ہے،اب تک تو تین چار بچے ہو جانے تھے مگر تم خوامخواہ کی ناراضگی لئے، بغیر کسی سے کچھ کہے چلے

www.novelsclubb.com

گئے۔اسوہ کا بھی نہ سوچا۔وہ جیسی بھی تھی تمہاری بیوی تھی۔اسے بھی کچھ نہ بتایا اور جو تڑپے وہ علیحدہ.....اب تو ہم یہ سمجھے بیٹھے تھے کہیں خدانخواستہ تم .....میرے منہ میں خاک مگر دل ہولتا تھا۔ہر جگہ جہاں تم مل سکتے تھے پتا کروایا تھا۔کچھ علم ہی نہیں ہوتا تھا۔خاندان والے اور دیگر رشتہ دار سوچ بیٹھے تھے کہ اب تم اس دنیا میں نہیں رہے کسی حادثے کا شکار ہو گئے ہو گے،اگر زندہ ہوتے تو کبھی نہ کبھی کوئی نہ کوئی رابطہ تو ضرور کرتے۔اور تم نے بھی حد کر دی.....دل اتنا پتھر کر لیا تھا کہ ماں بھی یاد نہ رہی۔"اس کا سر اپنی گود میں رکھے بالوں میں انگلیاں پھیرتے وہ سب کہہ رہی تھیں جواباً وہ خاموش ہی رہا۔جواب بہت سے تھے مگر کوئی فائدہ نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

"اسوہ اب بدل گئی ہے۔شاید وہ پچھتا بھی رہی ہے۔تم کھلے دل سے کام لو،اسے معاف کر دو۔ساری زندگی کا معاملہ ہے۔وہ عزت ہے اس خاندان کی۔بہت کچھ

سہاہے اس نے۔ بہت انتظار کیا ہے.... اب اسے انتظار کی اذیت سے نکال لو۔

سب رنجشوں کو بھلا کر دل سے اک نئی زندگی کا آغاز کرو۔“

اس کی کشادہ پیشانی پر بوسہ دیتے، انہوں نے نصیحت کی تھی۔ وہ دل مسوس کے رہ گیا۔

کیسی زندگی، کیسی خوشی، وہ تو یہاں صرف اپنا وعدہ نبھانے آیا تھا جو اس نے شاید اسوہ سے نہیں اپنی محبت سے کیا تھا۔ اسوہ کو شاید گوہر مقصود مل گیا تھا۔ تبھی اتنے برسوں بعد اس نے رابطہ کیا تھا۔ اسی پرانے ایڈریس پر اور اسوہ کی قسمت تھی کہ اسے وہ خط مل بھی گیا تھا اور اب یہاں آ بھی گیا تھا۔

"رات گہری ہو گئی ہے نیند آ رہی ہے، جاؤ آرام کرو۔ تھک گئے ہو گے۔" اسے ڈھیر سارا پیار کر کے وہ چلی گئی تھیں۔ اس نے گھڑی دیکھی ایک بج رہا تھا۔ ورنہ گائوں میں اتنی دیر تک بھلا لوگ کب جاگتے تھے۔ آج صرف اس کی وجہ سے سب نے اپنی روٹین خراب کی تھی۔ تھکے تھکے اعصاب لیے وہ اپنے کمرے میں جانے کے لئے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔ اپنے کمرے میں داخل ہونے کے بعد اس کی نظر سیدھی بیڈ کے بالکل وسط میں لیٹے وجود پر پڑی تھی۔ قدم جہاں تھے وہیں تھم گئے۔

"اسوہ......" وہ شاید بھول گیا تھا کہ وہ کمرے میں بھی ہو سکتی ہے۔ وہ جب آٹھ سال پہلے یہاں سے گیا تھا تو تب بھی اسی کمرے میں تھی اور اب بھی...... عجیب لڑکی تھی تب بھی وہ اسے نہیں سمجھ سکا تھا اور اب بھی نہیں..... جب دلوں میں گنجائش نہیں تھی تو کمرے میں ایک ساتھ رہنے کی بھی بھلا کیا تک تھی۔ اس نے شادی کے اوّلین دنوں میں اسوہ سے کہہ دیا تھا کہ وہ چاہے تو علیحدہ کمرہ لے سکتی ہے خاص طور پر ڈریسنگ روم جن کے ڈور اسی کمرے میں کھلتے تھے تب بھی وہ ڈھیٹ

www.novelsclubb.com

تھی اور اب بھی۔تب اس نے سمجھا تھا کہ وہ اسے صرف اذیت دینے اور اپنی بات منوانے کے لئے اسے زچ کر رہی ہے مگر اب تو وہ آزاد تھی اس کے باوجود اس کمرے میں تھی،وہ سمجھنے سے قاصر تھا کہ وہ کیا چاہتی ہے؟

مدھم خوابناک نیلگوں روشنی پورے کمرے کو اپنے سحر میں جکڑے ہوئے تھی۔ وہ سر جھٹکتا آگے بڑھا تھا۔سراج بابا اس کا بیگ کمرے میں رکھ گئے تھے۔لائٹس جلا کر دیکھا تو وہ کہیں بھی نہیں تھا۔اسے ڈریس چینج کرنا تھا ادھر اُدھر دیکھنے لگا۔ہر چیز اپنی جگہ پر بہت نفاست سے سجی ہوئی تھی۔کہیں کوئی گرد اور بے ترتیبی نہیں تھی۔

"کہاں رکھا ہے بیگ بابا نے....."ادھر اُدھر دیکھنے کے بعد اس نے کچھ جھک کر بیڈ کے نیچے بھی دیکھ ڈالا وہاں بھی نہیں تھا۔اسے کوفت سی ہونے لگی۔یونہی الماری کی طرف بڑھ گیا۔پہلا دروازہ کھولا ساری کیبن زنانہ سوٹوں سے بھری پڑی تھی اس نے دوسرا پٹ کھولا تو سکون ملا اس کے کپڑے سلیقے سے ہینگرز پر لٹکائے

www.novelsclubb.com

رکھے تھے۔ دیگر اشیاء بھی نچلے درازوں میں موجود تھیں جو وہ ساتھ لایا تھا جن میں کچھ تحفے تھے، کتابیں تھیں۔ اس کے روزمرہ استعمال کی کئی دیگر اشیاء تھیں۔ ایک ترتیب سے سیٹ تھیں۔ وہ جب تک یہاں تھا شلوار قمیص ہی پہنتا تھا مگر جب سے یہاں سے گیا تھا شلوار قمیص کو جیسے ہاتھ لگانا ہی بھول گیا تھا۔ اس نے رات کی مناسبت سے ایک شرٹ اور ٹرائوزر نکال لیا تھا۔ بیگ سے یہ سب سامان الماری تک کیسے پہنچا یہ سوال غور طلب تھا مگر پھر سراج بابا کا سوچ کر مطمئن ہو گیا۔ کم از کم اسوہ کی جانب سے اسے یہ خوش فہمی کبھی بھی نہیں ہو سکتی تھی۔

کپڑے لے کر باتھ روم میں گھس گیا۔ کپڑے چینج کر کے آیا تو نظر سیدھی بیڈ پر آ ٹھہری۔ جب وہ کمرے میں داخل ہوا تھا تو اسوہ چادر گردن تک اوڑھے سوئی ہوئی تھی۔ اب شاید کروٹ بدلی تھی۔ چادر اب آدھے وجود پر تھی۔ دوپٹہ ندارد تھا۔ جس لباس میں وہ شادی سے لوٹی تھی ابھی بھی اسی میں ملبوس تھی۔ میک اپ کی موجودگی بھی برقرار تھی۔ اس کے کالے سیاہ گھنے لمبے بال سرہانے بیڈ پر بکھرے

www.novelsclubb.com

ایک عجیب سا منظر پیش کر رہے تھے۔ محو خواب چہرہ ہر سو چاندنیاں سی بکھیر رہا تھا۔ چہرے پر سے نظر ہوتی ہوئی اس کے وجود کا طواف کرنے لگی تھی۔ بلو نگینوں سے مرصع سوٹ کی فٹنگ بہت نمایاں تھی۔ وہ لیٹی بھی کچھ اس طرح سے تھی کہ گلے کی گہرائی اور واضح ہوتے بہت سے چھپے راز کھول رہی تھی۔ وہ نظر ہٹا گیا تھا۔ اسے ہمیشہ سے خود پر بہت کنٹرول تھا۔ اتنا عرصہ ہو گیا تھا، وہ پہلے اس کے نکاح پھر کمرے میں تھی اس کے باوجود اس کے ہاتھ اس کے وجود تک کے لمس سے محروم تھے۔ جب نکاح میں تھی تب بھی اسے چھونے کی کبھی خواہش ہی نہیں کی تھی اور پھر جب رخصتی ہو گئی تھی وہ مکمل طور پر اس کے اختیار میں تھی تو تب بھی سالک نے اپنے اوپر بہت سی پابندیاں عائد کر لی تھیں۔ رخصتی کے بعد وہ کئی دفعہ اس کے یوں ایزی ہو کر سونے پر جھنجلایا تھا مگر شاید وہ بھی اپنے نام کی ایک تھی۔ کچھ چچی جان نے نام بھی اپنی صاحبزادی کا چن کر رکھا تھا اسوہ۔ نمونہ مگر نام کے برعکس بالکل الٹ واقع ہوئی تھی۔ یہاں سے جانے سے پہلے دونوں نے بمشکل ایک ماہ ہی

www.novelsclubb.com

ایک ساتھ گزارا تھا اور وہ اسے چڑانے کو ہر وہ کام کرتی تھی جو سالک کو ناپسند ہوتا تھا۔ تھکن سے برا حال تھا مگر وہ بیڈ کے بالکل درمیان میں تھی۔ کچھ اس کا حلیہ بھی ڈسٹرب کر دینے کو کافی تھا۔ جھنجلاتے ہوئے وہ ڈریسنگ روم کی طرف بڑھا تھا۔ ہینڈل گھمایا مگر دروازہ لاک تھا۔ دوسرا بھی چیک کیا وہ بھی لاک تھا۔ اسے حقیقتاً غصہ آنے لگا۔ نجانے کس کس پر۔

''عجیب مصیبت ہے۔'' ایک کاٹ بھری ناپسندیدہ ناگوار سی نظر اس وہ پر ڈالی تھی، جو بے خبر گہری نیند میں غرق تھی۔ کمرے سے باہر بھی نہیں جا سکتا تھا اوپر کمرے تو کافی تھے۔ اب یہ علم نہیں تھا کہ وہ بھی لاک ہیں یا کھلے ہوئے ہیں۔ دوسرے اگر کسی کے علم میں یہ بات آجائے تو نہ جانے کیا ہو۔ وہ وہیں...... صوفے پر گر گیا۔ اور سر ہاتھوں میں تھام لیا۔

www.novelsclubb.com

''کیا کیا جائے اب؟'' پر سوچ نظروں سے بیڈ کو دیکھتے وہ رات گزارنے کا طریقہ سوچنے لگا۔

اسوہ کو اکثر سوتے میں پیاس لگ جاتی تھی۔ حلق خشک سا ہونے لگتا تھا۔ اکثر رات کو وہ اٹھ کر پانی پیتی تھی۔ اس کے لئے وہ ہمیشہ جگ اور گلاس سائیڈ ٹیبل پر ضرور رکھتی تھی۔ رات کا نجانے کونسا پہر تھا اسے حلق میں کانٹے چبھتے محسوس ہوئے۔ لیٹے لیٹے ہی سائیڈ ٹیبل پر ہاتھ مار کر لیمپ روشن کیا۔ ہلکی مدھم سی روشنی ہر سو پھیل گئی تھی۔ جگ خالی تھا، رات غصے میں وہ پانی بھرنا بھول گئی تھی۔ شادی میں بھی اس نے کچھ نہیں کھایا تھا گھر آکر بھی کمرے میں بند ہو گئی تھی۔ سر شام ہی بغیر کپڑے بدلے ایسے لیٹی تھی کہ اب آنکھ کھلی تھی۔ ہلکی مدھم سی روشنی میں رسٹ واچ پر نگاہ کی تو غور کرنے سے اندازہ ہوا ساڑھے تین کا وقت ہو چکا ہے۔ بیڈ سے اترتے ہوئے اس نے بیڈ کی دوسری سائیڈ خالی دیکھی تھی۔ اس کی سوچ کے مطابق اسے کمرے میں ہی ہونا چاہیئے تھا مگر ٹو سیٹڈ صوفہ بھی خالی تھا۔ گلاس لے کر وہ آگے بڑھی مدھم روشنی میں زمین پر پڑی کسی چیز سے ٹکرا کر منہ کے بل گری تھی۔ خوف سے ہلکی سی چیخ بھی نکل گئی۔ گلاس ہاتھ سے چھوٹ کر قالین پر گر کر

چھناکے کی آواز سے نہ صرف اس کا دل سہما گیا تھا بلکہ قالین پر لیٹا سالک بھی ہڑ بڑا کر اٹھ بیٹھا تھا۔

اسوہ اس کے اوپر بے توازن انداز میں گری تھی۔ تو سالک نے بازوئوں کا سہارا دیا تھا۔

""کون؟"" اسوہ سرعت سے پیچھے ہٹی تھی مگر اپنا توازن برقرار رکھنے میں ناکام رہی تھی۔

""اسوہ....."" ہلکی مدھم روشنی میں سالک اسے پہچان گیا تھا کچھ نا سمجھ و نا سمجھی کی کیفیت لئے دیکھنے لگا۔ پھر ہاتھ بڑھا کر اسوہ کو پیچھے ہٹایا جو اچھی خاصی بے توازن سی تھی۔

"یہ کیا تماشا ہے۔" وہ جھنجلا سا گیا تھا ابھی تو مارے بندھے آنکھ لگی تھی اور اور ابھی ڈسٹرب ہو گیا تھا۔

"وہ......میں......پانی......گلاس........" وہ بوکھلائی سی ٹھیک سے وضاحت بھی نہ کر سکی۔ سر پیچھے کرنے کی صورت میں ہلکی سی سی بھی لبوں سے آزاد ہو گئی۔ پیچھے ہٹتے ہوئے اس کا پائوں کسی کانچ پر پڑ گیا تھا۔ وہ سسکاری بھر کر وہیں بیٹھ گئی۔

"اب کیا ہوا ہے؟" اپنی نیند کے خراب ہونے اور اسوہ کے یوں ڈسٹرب کرنے نے اسے اچھا خاصا جھنجلا دیا تھا اٹھ کر لائٹس آن کی تھیں مگر جب نظر اس کے خون آلود پائوں پر پڑی تو ٹھٹک گیا۔ ارد گرد کانچ بکھرے ہوئے تھے وہ ننگے پائوں تھی۔ کانچ شاید گہرا جا لگا تھا خون بہہ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

''یہ کیسے ہوا؟'' وہ اتنا پتھر بھی نہیں تھا، یہ لڑکی تو اس کے دل میں دھڑکتی تھی۔ سانسوں میں رہتی تھی۔ مشام جاں کو لہکاتی تھی بے اختیارانہ اس کی طرف بڑھا تھا۔

''اٹھو یہاں سے...... مزید زخمی ہونے کا ارادہ ہے کیا؟'' وہ جو اسے دعویٰ تھا کہ اس کے ہاتھوں نے کبھی اس کے وجود کو نہیں چھوا تھا بے اختیار انداز میں اس کا بازو پکڑے جھنجلائے ہوئے لب و لہجے سے کہتے اسے کھڑا کر رہا تھا۔

''جو لوگ روح تک زخمی ہوں، انہیں یہ چھوٹے موٹے زخم تکلیف نہیں دیتے۔ آپ رہنے دیں، شکریہ۔'' تلخی سے اپنا بازو سالک کی گرفت سے آزاد کروایا تھا۔ جبکہ چہرہ آنسوئوں سے تر تھا۔ ہونٹوں سے سسکیاں نکل رہی تھیں۔ کھڑا ہونا محال تھا۔

www.novelsclubb.com

''تم......''سالک نے کچھ کہنا چاہا تھا پھر لب بھینچ لئے۔خون تیزی سے بہہ رہا تھا اس وقت اسے فوری ٹریٹمنٹ کی ضرورت تھی۔ مگر وہ کہاں ان باتوں کو سمجھنے والی تھی۔ضدی و باغی تو شروع سے ہی تھی۔

''مجھے بھی کوئی ضرورت نہیں ہے ہمدردیاں کرنے کی، مگر اس وقت خون بہت بہہ رہا ہے۔ادھر بیٹھو بستر پر ادھر تو ہر طرف کانچ ہی کانچ ہیں۔''اس کی پرواکئے بغیر اس کی کمر میں بازو ڈال کر اسے اٹھا کر بستر پر لے آیا تھا۔اسے امید نہیں تھی وہ اتنی جلدی یہ کرے گا۔چہرہ پھیر گئی تھی۔ نظریں ملانے کا یارا نہیں تھا۔کہاں صدیوں کی دوری تھی اور کہاں یہ قربت تھی۔

''کمرے میں فرسٹ ایڈ باکس تو ہو گا؟''اسے بستر پر بٹھا کر اس کا پاؤں دیکھتے سر اٹھا کر اس کے رخ پھیرے چہرے کو دیکھتے ہوئے پوچھا تو وہ اسی پوزیشن میں نفی میں سر ہلا گئی۔

www.novelsclubb.com

"نیچے کچن میں رائٹ سائیڈز کی کیبن نمبر ۴ میں رکھا ہوا ہے۔" وہ بمشکل کہہ سکی تھی۔ درد سے براحال تھا۔ سالک نے کس قدر تشویش سے اسے دیکھا۔ پھر فوراً اٹھا اور باہر نکل گیا۔ جب واپس لوٹا تو ہاتھ میں فرسٹ ایڈ باکس تھا۔ وہ قالین پر ہی گھٹنوں کے بل بیٹھ کر خاموشی سے روئی اور ڈیٹول سے اس کا پاؤں صاف کرنے لگا تھا۔

"لگتا ہے کانچ گہرا ہے۔" خون کسی بھی طور پر نہیں رک رہا تھا۔ خود کلامی سا انداز تھا۔ تکلیف سے بے حال ہوتی وہ منہ پر ہاتھ رکھے چیخوں کو دبانے لگی۔ وہ کانچ نکالنے لگا۔

"نہیں...... پلیز......" کانچ نکالتے ہوئے ایکدم اسوہ نے تکلیف سے تڑپ کر اس کا ہاتھ پیچھے ہٹایا۔

"ڈونٹ وری...... ہلکا سا زخم ہے۔ تھوڑی دیر میں درد ختم ہو جائے گا۔" اس کی سسکیاں اس کے لئے برداشت کرنا مشکل تھا۔ اس کے آنسوؤں سے وہ ہمیشہ ہار

www.novelsclubb.com

جاتا تھا یا شاید یہ اس کی کمزوری تھی وہ کسی کو بھی تکلیف میں یا روتے نہیں دیکھ سکتا تھا پھر یہاں تو معاملہ ہی دل کا تھا۔ وہ کیسے خود پر جب کرتا۔ بہت نرمی سے کہا تھا جبکہ اسوہ بار بار سر نفی میں ہلا رہی تھی۔ کانچ نکلا تو اس کی چیخ نکل گئی۔

"امی! سی۔"

"ٹیک اٹ ایزی اسوہ! ابھی مرہم لگے تو ٹھیک ہو جائے گا۔ درد نہیں ہو گا۔ بلیو می۔" نجانے وہ کس رو میں کہہ رہا تھا۔ انداز و لہجہ انتہائی نرم و محبت لئے ہوئے تھا مگر درد سے بے حال ہوتی اسوہ کیا خاک غور کرتی۔

ماہر مرہم ساز کی طرح اس نے منٹوں میں اس کے پاؤں کی بینڈج کر دی تھی۔ مرہم لگانے سے درد کی شدت میں کچھ کمی آئی تو اسوہ کے آنسو بھی کم ہوئے اور سسکیاں میں بھی کمی آئی۔ وہ ایک نظر بینڈیج کرنے کے بعد اسوہ پر ڈال کر سامان سمیٹتے فرسٹ ایڈ باکس سائیڈ کی دراز میں رکھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔

قالین پر جابجا چھوٹے بڑے کانچ بکھرے ہوئے تھے۔ وہ ایک ایک کر کے چننے لگا۔ کچھ وقت لگا تھا، پھر کانچ ڈسٹ بن میں ڈال کے وہ کمرے سے باہر نکل گیا تھا۔ تکئے سے ٹیک لگائے بیٹھی اسوہ نے آنکھیں نیم وا کر کے اسے باہر نکلتے دیکھا تھا پھر ہونٹوں پر زبان پھیرتی ارد گرد دیکھنے لگی۔ وہ قالین پر ہی لیٹا ہوا تھا۔ یہاں سے جانے سے پہلے بھی وہ اکثر قالین پر سوتا تھا۔ وہ کیوں سوتا ہے وہ بہت کوشش کے کبھی پوچھ نہیں سکی تھی۔ نہ ہی کبھی دل میں ملال جاگا تھا مگر آج اس حادثے نے اس کی سوچ کا رخ بدلا تھا۔

سالک کمرے میں لوٹا تو چھوٹی سی ٹرے میں دودھ کا گلاس تھا اور ساتھ ہی گولیاں تھیں۔

www.novelsclubb.com

سالک کمرے میں لوٹا تو چھوٹی سی ٹرے میں دودھ کا گلاس تھا اور ساتھ ہی گولیاں تھیں۔

"دودھ پی کر یہ میڈیسن لے لو۔ درد میں افاقہ ہو گا۔" ٹرے اس کے سامنے کئے وہ کہہ رہا تھا۔ وہ ایک پل کو ہی اس اونچے لمبے چوڑے مرد کو دیکھ سکی تھی۔

"شکریہ...... مجھے نہیں دودھ پینا۔" انداز میں اب بھی نروٹھا پن تھا۔ صاف انکار کیا تھا۔

"تمہیں پلانے، یا خدمتیں کرنے کا مجھے بھی شوق نہیں ہے۔ تمہاری سسکیوں سے مجھے نیند نہیں آئے گی جبکہ میں سونا چاہتا ہوں۔ یہ گولیاں درد میں افاقہ کریں گی۔" سالک کے لہجے میں بھی نرمی شاید چند لمحوں کے لئے آئی تھی۔ اس کا کڑوا لہجہ سن کر وہ اپنے لب و لہجے کو بھی کڑوا ہونے سے نہیں روک سکا تھا۔

"مجھے بھی کوئی شوق نہیں تھا۔ کس نے کہا تھا راستے میں لیٹنے کو...... سارا قصور آپ کا ہے۔ اتنی ہی نا قابل برداشت ہوں تو کہہ دیا ہوتا میں خود ہی کمرے سے نکل

جاتی۔کم از کم آپ کو زمین پر سونے کی زحمت تو نہ اٹھانا پڑتی۔دوسرے میں نے دعوت نہیں دی تھی ہمدردی جتانے کی۔منع کیا تھا میں نے......"وہ اس سے زیادہ تند لہجے میں کہہ گئی تھی۔سالک کے اندر اک اشتعال سا برپا ہونے لگا۔یہ سب زبان درازی کڑواہٹ کا مظاہرہ کرنا اشتعال انگیزی وغیرہ قسم کے جذبات اس کی طبیعت کا خاصا نہیں تھے۔وہ تو شروع سے ہی بہت تحمل مزاج تھا یہ تو دو تین دن سے یہ کیفیت ہو گئی تھی۔آتے ہوئے وہ خوامخواہ کامران سے جھگڑ پڑا تھا۔ یہاں آنے کے بعد اب یہ طنزیہ جملے وہ ایکدم اپنے ہونٹوں کو سختی سے بھینچ گیا۔بہر حال وہ تکلیف میں تھی۔اور اسے اس وقت میڈیسن کی ضرورت تھی۔

"پلیز اسوہ!ہر بات میں ضد اچھی نہیں ہوتی۔"ایکدم نرمی سے کہہ رہا تھا۔نہ چاہتے ہوئے بھی اسوہ نے گلاس تھام لیا۔اس نے دل ہی دل میں شکر کا کلمہ پڑھا، بغیر مزید کوئی نخرہ دکھائے اس نے میڈیسن بھی کھالی تھی۔اس نے ٹرے ایک طرف رکھ کر گھڑی دیکھی جو چار بجا رہی تھی۔اسوہ اب بیڈ کے کنارے پر تھی۔

www.novelsclubb.com

باقی سارا بیڈ خالی تھا پہلے موڑ پر پہلی رات میں ہی یہ تلخ تجربہ اسے کچھ سمجھا گیا تھا۔ سو دوبارہ زمین پر سونے کے بجائے بیڈ کی دوسری طرف آکر تکیہ درست کیا۔

"تم سوئو گی یا لائٹس جلتی رہنے دوں؟" اس نے پوچھا تھا۔ وہ کوئی جواب دئے بغیر دراز ہو کر چادر سر تک تان گئی تھی۔ وہ چند لمحے تاسف بھری نظروں سے اس کی پشت کو گھورتا رہا پھر آگے بڑھ کر لائٹس آف کر دیں۔

اسوہ نے بیڈ پر دوسرے وجود کو لیٹتے محسوس کر کے اندھیرے میں چادر چہرے سے ہٹالی تھی۔ ایک گہری سانس خارج کرتے ہوئے وہ غیر محسوس طریقے سے دائیں سے بائیں طرف کروٹ بدل گئی تھی جدھر وہ تھا۔

XXX

www.novelsclubb.com

اسے آئے کتنے دن ہو گئے تھے۔ پہلے تو رشتہ داروں سے ملنا ملانا رہا پھر وہ بھی ختم ہو گیا۔ ہر وقت حویلی میں رہنے پر بور ہونے لگا تو چاچا جانی کے ساتھ زمینوں اور باغات پر چلا جاتا تھا۔ وقت آرام سے گزرنے لگا تھا۔ وہ جس مقصد کے لئے آیا تھا

اسوہ کی طرف سے ابھی تک کوئی پیش رفت نہیں ہوئی تھی۔ بہت چاہنے کے باوجود وہ خود بھی کوئی بات نہیں کر پا رہا تھا۔ شروع کے چند دن تو الجھتا رہا مگر جب اسوہ کے انداز و اطوار دیکھے تو نجانے کیوں دل اپنے وعدے سے منکر ہونے کو چاہنے لگا تھا۔ گزرے وقت نے اسوہ کو کافی بدل دیا تھا۔ وہ حیران تھا، وہ موڈی سی، نک چڑھی سی، ضدی جھگڑالو لڑکی نجانے کہاں جا چھپی تھی۔ اب تو جب بھی اسے دیکھا تو وہ ایک نئے روپ میں ہی نظر آئی۔ کبھی بی بی جان کی خدمت کر رہی ہے، کبھی چچی جان کے ساتھ لگی ہوئی ہے، کبھی کچن میں مصروف ہے تو کبھی حویلی کے دوسرے کاموں میں الجھی ہوئی ہے۔ ملنے ملانے والے الگ اس کی سیرت و خوش گفتاری کی تعریفیں کرتے نہیں تھکتے تھے۔ وہ اسے نہ پہلے سمجھ سکا تھا اور نہ ہی اب بلکہ اب تو سالک کا اپنا دل بھی مشکوک سا ہونے لگا تھا اس کی طرف سے۔ وہ نجانے کیا کھیل کھیلنا چاہتی تھی۔ اتنے عرصے بعد خود اس نے خط لکھ کر اسے بلوایا تھا اور اب یہاں وہ تھا تو یوں بنی ہوئی تھی جیسے کوئی واسطہ ہی نہ ہو۔ وہ اسے سمجھنے سے

www.novelsclubb.com

قطعی قاصر تھا۔بظاہر وہ خود کو پر سکون رکھے ہوئے تھا مگر اسوہ کے انداز اطوار دیکھ کر اس کے اندر تلاطم برپا ہونے لگے تھے۔ کبھی دل خوش کن احساسات میں گھرنے لگتا تھا تو کبھی بے شمار منفی سوچیں اسوہ کے گزشتہ روّیے یاد آ کر اس کے اندر کا سکون تباہ کرنے لگتے تھے۔وہ کیا کرے وہ بے بس سا خود کو عجیب احمق سا محسوس کرنے لگا تھا۔

کچھ پہلی رات جو واقعہ ہوا تھا پائوں میں کانچ لگنے سے اگلے تین چار دن تک وہ شدید بخار میں مبتلا رہی تھی۔اس کی بیماری کے دوران تو اس کے اندر ہمت ہی نہیں ہوئی تھی کہ ایک لفظ بھی کہہ لے بعد میں اس نے کئی دفعہ بات شروع کی تو وہ ادھر اُدھر ہونے لگی تھی۔اور اس کی یہی حرکت اسے سب سے زیادہ کھٹک رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ چاہتا تھا کہ بات جلد از جلد نمٹ جائے وہ چاچا جانی کے ساتھ زمینوں پر نکلا ہوا تھا، باغات کے کچھ معاملات تھے۔چچا جان کے ساتھ اسے شہر جانا پڑ گیا تھا۔دونوں عصر کے قریب گائوں پہنچے تھے۔راستے میں اسوہ، اور اس کی مشترکہ پھوپو کا گھر

پڑتا تھا، چاچا جان بہن کے گھر اتر گئے تھے۔وہ تنہا ہی حویلی پہنچا تھا۔سارے دن کی بھاگ دوڑ نے اسے تھکا دیا تھا۔آتے ہی وہ صوفے پر گر گیا تھا۔پانی کی طلب ہو رہی تھی اٹھ کر جگ دیکھا وہ خالی تھا۔پھر یونہی بستر پر الٹے منہ دراز ہو گیا تھا۔بی بی جان اور چچی جان سے نیچے ہی سامنا ہو گیا تھا۔اسوہ کہیں دکھائی نہیں دی تھی۔شاید حویلی میں نہیں تھی سو وہ کمرے آگیا تھا۔ابھی اسے لیٹے کچھ دیر ہی ہوئی تھی کہ دروازہ کھلا اور کوئی اندر داخل ہوا تھا۔اس نے چہرے کا رخ بدلا تو اسوہ چھوٹی ٹیبل پر کھانے کی ٹرے رکھ رہی تھی۔

"کھانا کھالیں.....بی بی جان نے بھجوایا ہے۔" شاید اسے عادت تھی بی بی جان یا چچی جان کے کہنے پر ہی اس کے کام کرتی تھی۔یہاں سے جانے سے پہلے رخصتی سے پہلے اور اب بھی اسوہ نے اس کا جب بھی کوئی کام کیا تھا بی بی جان چچی جان کا حوالہ ضرور دیا تھا۔اس کے دل میں حسرت ہی رہی تھی کہ وہ خود سے بھی اس کے لئے کوئی کام کرے۔یہ ایسی واحد ان ہونی خواہش تھی جو وہ اپنا حق سمجھتا تھا، مگر وہ

www.novelsclubb.com

ری قسمت.......وہ اٹھ بیٹھا........ایک گہری مگر بھرپور نظر اس کے اجلے، بجلیاں گراتے سراپے پر ڈالی، سوائے چند بار کے اس نے آج تک اسے بکھرے ہوئے حلئے میں نہیں دیکھا تھا۔ رواج کے مطابق لباس زیب تن کئے ہونٹوں پر ہلکی سی لپ اسٹک لگائے نازک سی گولڈ کی جیولری پہنے ہوئے تھی۔ پتا نہیں یہ بناؤ سنگھار بھی اس نے کسی کے کہنے پر کیا تھا یا.......اس کے ہاتھوں میں پڑے سونے کے کنگنوں اور کانچ کی چوڑیوں کی کھنکھناہٹ سالک کو ڈسٹرب کرنے لگی تھی۔ وہ اٹھ کر باتھ روم میں گھس گیا۔

منہ ہاتھ دھو کر آیا تو وہ الماری میں سر دیئے نہ جانے کیا تلاش کر رہی تھی۔ وہ نظر انداز کئے ٹرے اپنے آگے سرکا کر کھانا کھانے لگا تھا۔ اس دوران وہ الماری سے ہٹی تو ڈریسنگ کی ترتیب شدہ چیزوں کو نئے سرے سے ترتیب دینے لگی۔ سالک کی اگرچہ ساری توجہ کھانے پر تھی مگر اس کی موجودگی بھی نظر انداز نہیں کر پا رہا تھا۔ ہر ہر حرکت اور ہر ہر انداز کو بغور دیکھ رہا تھا۔ اوپر سے اس کی چوڑیوں کی کھنک

www.novelsclubb.com

.......وہ کھانا ختم کر چکا تھا، نیپکن سے ہاتھ صاف کر کے ٹرے پرے کھسکائی تو ادھر اُدھر مصروف اسوہ بھی قریب آگئی۔

''بیٹھو مجھے تم سے ضروری بات کرنی ہے۔'' تکئے کے سہارے کمر سیدھی کرتے ہوئے وہ بیٹھ گیا تھا۔ وہ ٹرے اٹھا رہی تھی جب اس نے کہا تھا۔ وہ سیدھی کھڑی ہو گئی۔

''کہیئے، میں سن رہی ہوں۔'' وہی اکھڑ لہجہ تھا۔ تند خو.......وہ الجھا.......سب کے ساتھ اس کا رویہ بہت ملنسار اور محبت کرنے والا ہوتا تھا۔

''مجھے کھڑے کھڑے ہی تم سے یہ بات کرنا ہوتی تو میں آٹھ سال گمنام نہ رہتا۔ بہت پہلے یہ مسئلہ حل ہو چکا ہوتا۔ چند منٹ کے لئے تم بیٹھو۔'' اس کا لہجہ سخت تھا۔

''ایم سوری......میں نیچے کچن میں کچھ کام چھوڑ کر آئی ہوں۔ بیٹھنے کا میرے پاس وقت نہیں۔اتنی دیر جو رکی ہوئی تھی تو یہ امی جان کی تاکید تھی ورنہ.......بہر حال اگر آپ کی بات وضاحت طلب یا طویل ہے تو پھر کر لیجئے گا۔'' وہ سالک کے لہجے کی سختی سے ذرا بھی مرعوب نہیں ہوئی تھی۔ جانے لگی تو سالک ایک دم اٹھ کر اس کے راستے میں آیا۔اسوہ کے لئے یہ عمل باعث حیرت تھا۔ سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگی۔

''جب تمہارے پاس وقت ہی نہیں تھا تو میرے اچھی بھلی زندگی میں ایک دفعہ پھر پتھر کیوں ڈالا تم نے؟ کیوں بلوایا مجھے؟ یہ خط کیا معنی رکھتا ہے؟ کیا چاہتی ہو اب تم؟'' اپنی جیب سے خط نکال کر اس نے اس کے سامنے لہرایا تو بجائے وہ شرمندہ ہونے کے، مسکرانے لگی۔ مسکراہٹ بھی بڑی طنزیہ سی تھی اور نظروں کی کاٹ حد سے سوا۔

''کیا چاہتی ہوں میں ؟''اس نے خود سے دہرایا تھا پھر ہنس دی۔'' بڑے عرصے بعد یہ سوال کرنے کا خیال آیا۔'' وہ سالک کی آنکھوں میں دیکھنے لگی تھی۔وہ لب بھینچ گیا۔''آپ کو کیوں بتاؤں میں کیا چاہتی ہوں......ہٹیے پیچھے......اس وقت میں مصروف ہوں بعد میں یہ بات زیر بحث لے آیئے گا۔بے فکر رہیے کہیں نہیں بھاگی جا رہی میں۔ جبکہ بقول آپ کے آپ کچھ عرصے تک یہیں ہیں۔''کتنا پر اعتماد انداز تھا۔شکست دیتا ہوا۔ نجانے وہ کیا تھی۔ہمیشہ اسے مجبور کر دیتی تھی مگر اس دفعہ وہ مجبور نہیں ہونا چاہتا تھا۔محبت میں انا بھی شامل ہونے لگی تھی۔اب کے اس کے لئے اپنی ذات کی توہین برداشت نہیں تھی۔اپنے رشتے کی پامالی گوارا نہیں تھی۔

www.novelsclubb.com

''اٹ از ٹو مچ اسوہ، تم کہیں نہیں جاؤ گی۔میری بات سنے اور میرے سوال کا جواب دیئے بغیر......''انگلی اٹھا کر غصے سے کہا۔

''آپ مجھے روک بھی نہیں سکیں گے۔میں ضرور جائوں گی۔''اس نے مسکرا کر سالک کی غصہ بھری آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اس کے ضبط کوآواز دی تھی۔انداز و لہجہ نہایت چیلنجنگ تھا۔اچھاخاصا کول مائنڈڈ سالک ایک دم لوز ٹیمپرڈ ہوا تھا۔

''کیا سمجھتی ہو؟میں اگرکچھ نہیں کہتاتو بے بس و مجبور ہوں۔مائنڈاٹ تم میری بیوی ہو.....سارے اختیار رکھتاہوں میں تم پر.....''اس کے ہاتھوں سے ٹرے چھین کر میز پر پٹختے ہوئے اس کا بازو تھام کراسے بستر پر دھکیلتے وہ غرّایا تھا۔زندگی میں پہلی دفعہ اس نے اپنی نیچر،طبیعت اور مزاج کے خلاف کچھ کیا تھا۔اسوہ نے منہ کے بل بستر پر گرنے کے بعد کوئی حرکت نہیں کی تھی۔دوپٹہ اپنے ہی پائوں میں الجھ کر کچھ قالین اور کچھ بستر پر گر گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

''اب مجھے جواب دو.....کیوں بلوایا تھا تم نے مجھے؟کیاارادے ہیں تمہارے؟''

اس کا رخ سیدھا کیا تھا۔پھولوں سے گندھی دراز کالے سیاہ بالوں کی چوٹی آگے آگئی

تھی۔ کہنیوں کے سہارے وہ ابھی بھی بے توازن نیم دراز سی تھی۔ جبکہ نظریں اب اس سے گریزاں تھیں۔ سالک کی کن پٹیاں جھلسنے لگیں۔

”جواب دو اسوہ، مجھے، میں کچھ بکواس کر رہا ہوں۔“ آج تو اس کا لب ولہجہ کیا ہر انداز ہی نرالا تھا۔ اسوہ صرف ایک نظر اس پر ڈال کر رہ گئی۔ برسوں کی خواہش آج شاید پوری ہو گئی تھی۔

”میں نے خط میں ظاہر کر دیا تھا کہ میں کیا چاہتی ہوں۔“ چند ثانیے بعد اس کی مضبوط آواز گونجی تھی۔ سالک صرف دیکھتا رہا۔ دل میں بہت کچھ آن واحد میں ٹوٹ گیا تھا۔ شاید حالات بدل گئے ہوں، شاید اس کی سوچ نے کچھ مثبت رخ اختیار کیا ہو۔ وہ شاید کے گمانوں میں الجھا نہ جانے کیا کچھ لاشعور میں آکر اب اسے اکسانے لگی تھیں۔ ذہن پر، دل پر کچوکے لگانے لگی تھیں۔ اس کے اندر کے متحمل مزاج کم گو آدمی کو تندرو مشتعل مزاج بنانے لگی تھیں۔

www.novelsclubb.com

’’تم.....‘‘ وہ کچھ کہتے کہتے رک گیا تھا۔اسوہ اگرچہ اس وقت خود کو مضبوط ظاہر کر رہی تھی۔ مگراس کی لمحہ بہ لمحہ بدلتی کیفیت اسے اندر ہی اندر ہراساں کر رہی تھی۔

’’تم...... تمہاری ہر خواہش پوری کروں گا......پہلے تمہیں میرے آٹھ سالوں کا قرض ادا کرنا ہو گا۔ کہو منظور ہے......میں وعدے کا پکاانسان ہوں۔جو کہتا ہوں کرتا ہوں۔ کہو سودے بازی کرو گی۔‘‘اپنی محبت کو دل کے کسی کونے یوں دفن کرتے ہوئے اپنے مزاج وعادات کے خلاف اس نے اس کا بازو چٹانی گرفت میں لئے پہلی دفعہ استحقاق سے بھرپور انداز میں اسوہ کو اپنے حلقے میں مقید کر لیا تھا۔وہ پھڑ پھڑا کر رہ گئی۔

وہ یہ سب کیوں کر رہا تھا وہ خود بھی نہیں جانتا تھا۔شاید اس کے لاشعور میں بہت کچھ ٹوٹ گیا تھا۔اس کا مان......اس کے برسوں سے قائم کئے گئے مفروضے اور محبت کی طاقت......اتنے سالوں کا ضیاع.......اگرچہ وہ مائنڈ میک اپ کر کے آیا تھا۔اپنے دل کو بہلا کر، سمجھا کر آیا تھا مگر اب دل ہر حقیقت ماننے سے انکاری

www.novelsclubb.com

تھا۔دماغ کے آگے سب دلیلیں بے کار تھیں۔دل و نگاہ سب صرف یہ دیکھ رہے تھے کہ یہ لڑکی جو اس کی بیوی ہے۔اس کی غیرت و عزت،انا و مردانگی،عزت نفس و خودداری پر گہری چوٹ لگانے کا سبب بنی ہے۔اس کی محبت کی پامالی کا سبب بنی ہے۔

"کیوں......مل گیا تمہیں اپنا گوہر مقصود......تمہارا محبوب عالی جو قسمیں کھاتا تھا کہ وہ تمہیں بہن کے علاوہ کچھ نہیں سمجھتا.......اب کیسے اس نے تمہیں بہن کے علاوہ کچھ اور بنا لینے کی جرأت کر لی ہے۔ بھئی شوہر ہوں تمہارا......مجھے نہیں بتاؤ گی۔" ہاتھ سے اس کی تھوڑی اٹھا کر اوپر کرتے اپنے چہرے کے قریب لے جاتے ہوئے وہ پوچھ رہا تھا۔پہلے والا سالک کہیں تھا ہی نہیں......آنکھوں میں ایک عجیب سا استہزاء تھا۔اسوہ کا وجود کٹنے لگا۔اس کی بات کا مفہوم وہ بخوبی سمجھ گئی تھی۔کچھ کہنے کے بجائے وہ اپنے لب کترنے لگی تھی۔سالک کی سانسوں کی حدت و گرمی اس کا چہرہ سلگائے دے رہی تھی۔اوپر سے اس کی یہ قربت.....اس کے

www.novelsclubb.com

وجود کی سحر انگیزی......دست و نگاہ کی کہر میں لپٹی ہوئی ٹھنڈک......اس کے پورے وجود میں ایک پھریری سی دوڑا گئی تھی۔

''آپ کو اس سلسلے سے کوئی دلچسپی نہیں ہونی چاہئے۔آپ اپنے وعدے کا سوچیں۔''اس کا لہجہ زہر خند ہو گیا تھا۔

''کیوں......کیوں......دلچسپی نہیں ہونی چاہئے اسوہ بیگم؟ تمہیں اتنا یقین و اعتماد کیوں ہے کہ میں اپنے وعدے کو ایفاء کرنے اتنی دور سے آیا ہوں۔ہیں بولو، تمہاری اتنی خوش فہمی کس سلسلے میں ہے کہ میں اپنا کوئی حق استعمال نہیں کروں گا۔مائی ڈیئر وائف اتنی جلدی تو ہم بھی رہائی نہیں دیں گے۔''یہ لب و لہجہ اس کی عادت نہیں تھا۔وہ ہر ہر لفظ اپنے مزاج کے خلاف بول رہا تھا۔ہر ہر حرکت اس کی طبیعت کے متضاد تھی۔اسوہ صرف دیکھ کر رہ گئی۔ نجانے دل کو خوشی ہوئی تھی کہ کیا ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

''اس لئے سالک صاحب کہ نظر شناسی کی صلاحیت آپ میں سرے سے ہے ہی نہیں۔اپنی ذات کے گرد فصیلیں کھڑی کرتے کرتے بالکل ڈھے گئے ہیں۔ کبھی اپنی ذات سے نکل کر دیکھیں تو میرا مطالبہ برا نہیں لگے گا۔''اتنی گہری چوٹ لگا جائے گی اس کے تو وہم و گمان میں بھی نہیں تھا۔اس کے وجود کے گرد اس کے ہاتھ ایک دم ڈھیلے پڑ گئے تھے۔ وہ استہزائیہ ہنسی۔

''اسوہ......''اس نے تنبیہی پکارا تھا مگر پہلے والی برودت شامل نہیں تھی۔

''میں جو ہوں......جیسی ہوں،اچھی یا بری،ڈنکے کی چوٹ پر ہوں۔ جن اختیارات کا آپ آج مجھے حوالہ دے رہے ہیں وہ گزشتہ کئی برسوں سے ہمارے درمیان ہیں۔آپ کیا سمجھتے ہیں آپ مجھے کسی کمزور لمحے یا ذاتی تسکین کا سبب بنا لیں گے۔اگر آپ کو اپنی ذات کی توہین گوارا نہیں تو مجھے بھی نہیں۔ مگر اتنی جرأت ہے

کہ سب کے سامنے کھل کر انکار کر سکتی ہوں۔ جب مجھے پہلے زبردستی گوارا نہیں تھی اب تو بالکل بھی نہیں۔" وہ نہ جانے کیا کہہ رہی تھی اس کی سمجھ سے بالا تھا سب کچھ۔

"کیا بکواس ہے یہ؟" سالک کی سمجھ میں واقعی کچھ نہیں آیا تھا۔ کمزور لمحوں کا فسوں چھٹنے لگا تھا۔ اس نے اپنے ہاتھ اس کے وجود کے گرد سے ہٹا لئے تھے۔ وہ ہنس دی تھی۔ صاف مذاق اڑاتی ہوئی ہنسی تھی۔ وہ بمشکل خود پر کنٹرول کر سکا۔

"سالک صاحب! پہلے اپنے اختیارات کی ابجد سے واقف ہو لیں پھر قدم بڑھائیں۔ یہ بکواس نہیں ہے حقیقت ہے۔" دوپٹہ کھینچ کر وہ بستر سے اتر گئی تھی۔ سالک اسے دیکھ کر رہ گیا تھا۔ اسوہ نے آگے بڑھ کر ٹیبل سے دوبارہ ٹرے اٹھالی۔

www.novelsclubb.com

"اپنے حقوق کی دھمکی اچھی لگی۔ مگر ہر انسان میرے جیسی نیچر کا حامل نہیں ہوتا۔ جب میں نے آپ سے گزشتہ آٹھ سالوں کا حساب نہیں مانگا تو میں بھی مجبور نہیں ہوں کہ آپ کو اپنی ایک ایک جنبش کا جواب دوں۔ جبکہ ہمارے درمیان طے پایا تھا

کہ ہم کبھی بھی ایک دوسرے کی زندگی میں مداخلت نہیں کریں گے۔اپنے اپنے دائرے میں رہیں گے۔آپ نے مجھے اپنے ہر حقوق سے آزاد قرار دیا تھاتو پھر اب یہ تماشا کیا ہے ؟آپ کو بلانے کا مقصد صرف یہی تھا کہ بی بی جان آٹھ سالوں سے انتظار کرتے کرتے تھک گئی ہیں۔وہ دل کی مریضہ بن چکی ہیں۔سب مجھے الزام دیتے ہیں۔جب میرا قصور تھاتب ہر الزام میں آسانی سے سہ گئی تھی مگر اب برداشت کرنا ناممکن ہے۔چھ ماہ پہلے انہیں شدید ہارٹ اٹیک ہوا تھا۔ان کے دل کا صرف ایک ہی روگ ہے اور وہ آپ ہیں۔سب نے منع کیا تھا کہ آپ کو یہ بات نہ بتائی جائے مگر آپ بضد تھے سو شوق پورا ہو گیا ہو گا۔جبکہ نہ مجھے آپ سے کوئی سروکار ہے اور نہ ہی آپ کے کسی وعدے سے۔اب میرے لئے کوئی وعدہ .....کوئی بات، کوئی زبردستی.......کچھ اہمیت نہیں رکھتی۔مجھے زندگی گزارنی ہے اور اسی حویلی میں گزارنی ہے۔میں نے نہ پہلے آپ کی زندگی میں شامل ہونے کی کوشش کی ہے اور نہ اب کروں گی۔آپ کو خط لکھنا صرف ایک بہانہ تھا۔سب

www.novelsclubb.com

سمجھتے تھے کہ مجھے علم ہوگا کہ آپ کہاں ہیں؟ جبکہ میرے فرشتوں کو بھی علم نہیں تھا۔" وہ بغیر رکے کتنا کچھ سنا گئی تھی۔ خاص طور پر بی بی جان کے بارے میں انکشاف نے اسے دہلا دیا تھا۔ اپنی ذات کا ماتم کرتے ہوئے وہ باقی ہر حقیقت، ہر رشتے کو فراموش کر بیٹھا تھا۔ کچھ دیر پہلے حاوی ہونے والا سارا جوش، سارا اشتعال، ساری فرسٹریشن منٹوں میں ہوا ہوئی تھی۔ وہ اب آہستہ آہستہ نارمل ہونے لگا تھا۔

"اور ہاں ایک بات اور سالک صاحب! جس عالی کا طعنہ آپ مجھے دیتے رہتے ہیں اور ساری حویلی والے دیتے رہتے ہیں اگر وہ مجھے سگی بہن کی طرح سمجھتا تھا تو میں نے اسے سگے بھائی والا مقام دیا تھا۔ میں نے یہ اتنے جھوٹ کیوں بولے؟ اپنی ذات پر کیچڑ کیوں برداشت کیا؟ کاش اس کے متعلق سوچتے، نہ مجھے کل کوئی گوہر مقصود ملا تھا اور نہ ہی اب ملا ہے۔ اور جو ملا تھا......" وہ باہر نکلنے سے پہلے دروازے پر ہی رکتے سب کہہ رہی تھی۔ وہ ایک انکشاف کے بعد دوسرا کر رہی تھی اور سالک کیفیت عجیب سے عجیب تر ہوتی جا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"خیر...... میں آپ کو یہ سب کیوں بتا رہی ہوں شاید اس لئے کہ آپ نے کچھ دیر پہلے پوچھا تھا کہ میں کیا چاہتی ہوں....... کاش سالک صاحب! یہ سوال آپ آٹھ سال پہلے کرتے........ نہ مجھے آپ کی کسی وعدہ ایفائی سے غرض ہے اور نہ ہی کسی اور بات سے۔" سرد سے لہجے میں اتنا کچھ کہہ کر وہ باہر نکل گئی تھی۔ پیچھے سالک کو حیران و ششدر چھوڑ کر۔

"یہ سب کیا تھا......؟" اس کے سامنے ایک بڑا سا سوالیہ نشان تھا۔ اس کی ذات گہرے بھنوروں میں گم ہونے لگی تھی۔ ہر طرف ماضی کی فلم چلنے لگی تھی۔ گزشتہ واقعات ایک ایک کر کے اس کے ذہن کے پردے پر چھانے لگے تھے۔

XXX

www.novelsclubb.com

"مگر بابا جانی یہ کیسے ممکن ہے۔ ابھی تو صرف میں جونئیر کیمبرج میں ہوں۔ نو بابا جانی...... وہ مجھے پسند نہیں۔ وہ ابھی بہت چھوٹی ہے۔ مغرور بھی ہے۔" کل ہی

لوٹا تھا جب آج صبح ہی بابا نے اسے اپنے روبرو طلب کر کے ایک خواہش ظاہر کی تھی۔ وہ ایک دم ہتھے سے ہی اکھڑ گیا تھا۔

"مگر ہم زبان دے چکے ہیں۔ شروع سے ہی ہماری یہی خواہش تھی۔ اسوہ بہت اچھی بچی ہے۔ بس عمر ہی ایسی ہے، کچھ شرارتی سی ہے، پھر وہ سارے گھر کی لاڈلی بھی تو ہے۔ سو کچھ ضدی اور اکھڑ مزاج ہے مگر بد تمیز ہر گز نہیں۔ میں نے بہت سوچ سمجھ کر فیصلہ کیا ہے۔ اگر تمہیں اس کے چھوٹے اور مغرور ہونے پر اعتراض ہے تو وقت کے ساتھ ساتھ وہ سمجھ جائے گی ابھی تو بچی ہے۔ کونسا ابھی ہم تم دونوں کی شادی کر رہے ہیں۔ بس ایک خواہش ہے، زندگی کا کچھ بھروسہ نہیں۔ میں مرنے سے پہلے تمہاری دلہن دیکھنا چاہتا ہوں۔" بابا آخر میں جذباتی ہو گئے تھے۔ اعتراض تو اس کے پاس بہت سے تھے مگر بابا کے سامنے وہ چپ ہو گیا تھا۔ اس کی زندگی کا ہر فیصلہ بابا جانی نے ہی تو کیا تھا۔ پہلے بھی اب بھی۔ بچپن سے لے کر اس عمر تک، اسے بابا جانی سے خاص انسیت تھی۔ اس کے لئے ان کا ہر کہا لفظ

www.novelsclubb.com

حرفِ آخر ہوتا تھا۔اس کے مزاج،عادات،اخلاق و کردار،پر ان کی شخصیت کی گہری چھاپ رقم تھی۔ کبھی بھی اس نے ان کا دل دکھانے اور ان کا حکم ٹالنے کی کوشش نہیں کی تھی مگر اب ان کا حکم.....وہ عجیب دوراہے پر آکھڑا ہوا تھا۔پھر وہ جس دور میں تھا، من پسند جیون ساتھی کے خواب وغیرہ کوئی ان ہونی بات تو نہیں تھی۔وہ خود بھی کم گو، سنجیدہ مزاج متین سی فطرت کا مالک تھا۔بس اس کا آئیڈیل بھی کچھ ایسا ہی تھا۔اب اسوہ کا نام سن کر اس کی سوچیں منتشر ہونے لگی تھیں۔وہ قطعی سالک کے لئے موزوں نہ تھی لیکن باباجانی آج کل بیمار رہنے لگے تھے۔

گزشتہ ماہ ان کا روڈ ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا۔ان کی بیک بون متاثر ہوئی تھی۔بیماری نے انہیں بہت حساس بناڈالا تھا۔اب ہر وقت انہیں یہی گمان رہنے لگا تھا کہ کہیں کوئی لمحہ زندگی کی ڈور سے انہیں جدا نہ کردے۔سالک ان کی زندگی کی پہلی اور آخری خواہش تھا۔اکلوتی اولاد تھا۔اسوہ انہیں شروع سے ہی پسند تھی۔اب انہوں نے دونوں کے نکاح کے لیے اصرار کیا تھا تو وہ پہلو تہی کی کوئی راہ تلاش نہیں کر پارہا

www.novelsclubb.com

تھا۔ بہر حال اس حالت میں وہ بابا کو ٹیز نہیں کرنا چاہتا تھا۔ وہ خاموشی سے کمرے سے نکل آیا تھا۔

بابا کے کمرے سے نکل کر ابھی وہ کاریڈور کراس بھی نہیں کر پایا تھا کہ سامنے ہی وہ آ کھڑی ہوئی۔ جس کے نام کی کڑواہٹ اس کی زندگی میں گھلنے والی تھی۔

''ہیلو کزن...'' مسکراتی آنکھیں اور کھلکھلاتا لہجہ تھا۔ وہ چپ چاپ کھڑا رہا۔ اسے اسوہ کی یہ بدتمیزی بہت زہر لگتی تھی کہ وہ کوئی حوالہ استعمال کئے بغیر اسے صرف کزن یا سالک کہتی تھی۔

''امی جان بتا رہی تھیں کہ آپ رات کو ہی لوٹی ہیں۔ کیسی طبیعت ہے؟''

''ٹھیک ہوں۔ تم کیسی ہو؟ اور اسٹڈی کیسی چل رہی ہے۔'' اس نے تحمل سے پوچھا تھا۔

"بالکل اے ون۔اور اسٹڈی کا پوچھیئے ہی مت وہ چل نہیں رہی دوڑ رہی ہے۔ہمیشہ کی طرح ٹاپ آف دی لسٹ میں رہوں گی۔" پُر اعتماد لہجہ ،بے پرواو بے فکر انداز تھا۔اپنی جسامت کی وجہ سے اپنی باتوں کے بر عکس وہ بہت کم عمر بلکہ کم سن سی بچی ہی لگتی تھی۔جبکہ دونوں میں صرف سال ڈیڑھ سال کا فرق تھا۔مگر اس کی نظر میں وہ بچی ہی تھی۔

"آپ کو تو آنا ہی نہیں تھا اگلے ماہ آپ کے امتحان ہونے والے ہیں۔پھر اب کیسے آئے؟" وہ آگے بڑھا تو وہ پوچھنے لگی۔بلا کی باتونی تھی۔مجال ہے کسی کو چپ رہنے دے۔

"بابا نے فون کر کے بلوایا تھا۔" وہ بھی ساتھ ہی چل رہی تھی۔ایک دو دفعہ اس کا کندھا سالک کے کندھے سے مس ہوا تھا وہ شعوری طور پر دو قدم مزید آگے بڑھ گیا تھا۔

"کیوں؟" سادہ سا انداز تھا وہ چڑ گیا مگر ظاہر نہ ہونے دیا۔

www.novelsclubb.com

"بس ملنا چاہتے تھے۔" مختصراً بتایا۔

"اتنی جلدی......ابھی پندرہ دن پہلے ہی تو مل کر گئے تھے۔" وہ حیرت سے کہہ رہی تھی۔ وہ بات کی کھال نکالنے میں ماہر تھی۔ وہ چپ ہی رہا۔

"چلیں اچھی بات ہے۔ ایک دو دن رہیں گے ہی ناں۔ آج کل میرے ٹیسٹ ہو رہے ہیں۔ تھوڑی سی ہیلپ کروا دیجئے گا۔" سالک نے جان چھڑانے والے انداز میں فوراً سر ہلا دیا تھا۔ جانتا تھا وہ کتنی ذہین ہے پڑھتی خاک نہیں تھی۔ کیا ہے؟ کیوں ہے؟ کے سوالات کے کر اسے زچ کر دیتی تھی۔ بس اس کی ہیلپ لینا تو ایک بہانہ ہوتا تھا اصل مقصد تو اسے چڑانا ہوتا تھا مگر مجال ہے جو کبھی اس نے اندر کا غبار باہر آنے دیا ہو۔ اوپر سے اسے حویلی کے طور طریقے اور اصولوں کی پاسداری کا ہمیشہ خیال رہتا تھا۔ ہر بات میں شائستگی، رواداری، تحمل مزاجی کے وصف کا خیال

رکھتا تھا۔شور شرابے سے سخت نفرت تھی اور وہ تھی کہ بالکل متضاد تھی۔شعلہ و جوالہ، ہر وقت ایک ہنگامہ برپا رکھنے والی، ضدی، اکھڑ، تند خو لڑکی تھی۔اگر یہ کہا جاتا کہ ایک مشرق اور دوسرا مغرب ہے تو یہ بے جا نہ ہوتا۔وہ واقعی ایسی ہی تھی۔

وہ اسے چھوڑ کر بی بی جان کے پاس آگیا وہ کچن میں ملازموں سے اس وقت صبح کا ناشتہ تیار کروا رہی تھیں۔

"بی بی جان مجھے آپ سے ایک ضروری بات کرنی ہے۔"

"ہاں کہو نا...... میں سن رہی ہوں۔" انہوں نے اسی مصروف سے انداز میں جواب دیا۔

"یہاں نہیں میرے کمرے میں چلیں۔" بی بی حیران ہوئیں پھر اس کے ساتھ اس کے کمرے میں آگئیں۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

''بی بی جان میں اسوہ سے نکاح نہیں کروں گا۔''اس نے چھوٹتے ہی کہا تھا۔اس وقت کمرے میں داخل ہوتی اسوہ دروازے پر ہی ٹھٹک گئی تھی۔

''ہیں....... کیا کہہ رہے ہو تم........''بی بی حیران تھیں۔اتنا مؤدب بیٹا انکار کیسے کر سکتا ہے۔

''بی بی جان! ہم بالکل مختلف ہیں۔ہمارے عادات واطوار، مزاج، سوچ، ہر لحاظ سے مختلف ہیں۔آپ باباجانی کو سمجھائیں۔وہ مجھ سے میچ نہیں کرتی......ایک کزن کی حیثیت سے ہیں اسے قبول تو کر سکتا ہوں مگر بیوی کی حیثیت سے قطعی نہیں۔''الجھا ہوا دوٹوک انداز تھا۔بی بی جان حیران ہوئیں انہیں اس انکار کی امید نہیں تھی۔

www.novelsclubb.com

'مگر ہم سب کچھ طے کر چکے ہیں۔پرسوں تمہارا نکاح ہے۔ابھی اسوہ کو اس معاملے کی خبر نہیں کی مگر تمہارے باباجانی زبان دے چکے ہیں۔اور تم جانتے ہو انہیں اپنی

زبان کا کتنا پاس ہوتا ہے۔" بی بی جان نے کچھ غصے سے کہا تھا وہ بے چارگی سے دیکھنے لگا۔

"زبردستی تو نہیں بی بی جان! بس مجھے اسوہ پسند نہیں۔" اسوہ دھک سی کھڑی رہ گئی تھی۔

"تو پھر کون پسند ہے۔ وہی لڑکی جس کی تصویر تم لائے تھے۔ وہ جو تمہارے دوست کی بہن ہے۔" بی بی جان پوچھ رہی تھیں اور اسوہ الٹے قدموں واپس مڑ گئی تھی۔ اب مزید سننا اس کی برداشت سے باہر تھا۔

"نہیں بی بی جان! آپ غلط سمجھ رہی ہیں، مجھے اس انداز میں کوئی بھی پسند نہیں بس میں ابھی یکسوئی سے پڑھنا چاہتا ہوں۔ پلیز بی بی جان! وہ تو میری کلاس فیلو ہے۔ میرے دوست کی بہن ہے۔ وہ جو تصویر تھی وہ گروپ فوٹو تھی آپ نہ جانے کیا سمجھ رہی ہیں۔ اپنے سالک پر ذرا بھی اعتبار نہیں۔" وہ نروٹھے پن سے گویا ہوا تھا۔

بی بی جان کو اس پر ایک دم پیار آگیا۔

"مجھے پتا ہے تم ایسے نہیں ہو۔ ہم پر بھروسہ کرو...... مزاج کا کیا ہے ابھی کونسا ہم شادی کر رہے ہیں، صرف نکاح ہو گا۔ جب تم دونوں تعلیم سے فارغ ہو جائو گے تو شادی بھی ہو جائے گی۔ درمیان میں اچھا خاصا وقت ہے۔ اسوہ کے مزاج میں لاپروائی کا عنصر غالب ہے مگر پھوہڑ اور بد تمیز نہیں ہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ سمجھ جائے گی۔" بی بی جان اسے سمجھا رہی تھیں۔

"مگر بی بی جان!" اس نے کچھ کہنا چاہا۔

"ہم پر اعتبار ہے نا...... تو بھروسہ رکھو....... ہم والدین ہیں تمہارے دشمن نہیں۔ تمہارے بابا جانی کی یہ خواہش ہے، زندگی کے اس تکلیف دہ دور میں کیا تم ان کو نامراد کرو گے۔" بی بی جان نے جیسے فرار کی ساری راہیں ہی مسدود کر دی تھیں۔

"مجھے دنیا میں سب سے بڑھ کر آپ دونوں پر اعتبار ہے۔" وہ ایک دم جذباتی ہو گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"تو پھر یقین رکھو بیٹے! ہم انشاءاللہ اس اعتبار کو ختم نہیں ہونے دیں گے۔"

وہ چپ رہا تھا مزید بحث کرنے کے موڈ میں نہیں تھا۔ نکاح کی تقریب بہت دھوم دھام سے ہوئی تھی۔ بابا جانی تو جیسے ہر شوق پورا کرنا چاہتے تھے۔ان کا بس چلتا تو رخصتی بھی کروا دیتے مگر پھر دونوں کی تعلیم کا خیال تھا۔دونوں ہی کم عمر تھے۔ ابھی بہت وقت تھا ایک دم مطمئن ہو گئے تھے۔ نکاح کے اگلے دن ہی سالک کو واپس جانے کی پڑ گئی۔

"ابھی کچھ دن ٹھہر جاتے۔" بی بی جان اس کے بیگ میں کپڑے رکھ رہی تھیں۔ وہ کوئی جواب دیئے بغیر آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر اپنے بال بنانے لگا۔بی بی جان کو دو تین دنوں سے اس کی خاموشی بری طرح کھل رہی تھی۔

"سالک! ناراض ہو......" کپڑے چھوڑ کر پوچھا تو اس نے نفی میں سر ہلا یا۔

"تو پھر اتنے چپ کیوں ہو۔ تمہیں تو خوش ہونا چاہیئے۔اتنی پیاری، بھولی بھالی ہنس مکھ سی لڑکی تمہارا نصیب بنی ہے۔" وہ اب اسے سمجھا رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"کچھ وقت دیں بی بی جان! پلیز جب یوں اچانک زندگی میں ایک ایسا واقعہ رونما ہو جائے جو وہم و گمان میں بھی نہ ہو تو انسان کا شاک زدہ ہو جانا یقینی ہے۔" وہ کافی ڈسٹرب تھا۔ بی بی جان نے اس کی پیشانی چوم لی۔ ایک دم ہی بہت پیار آیا اس پر۔

میری دعا ہے اللہ تمہیں ڈھیروں خوشیاں اور سکھ دے۔ اسوہ اچھی لڑکی ہے تمہاری ہم عمر ہی ہے۔ تم بہت جلد مطمئن ہو جاؤ گے دیکھ لینا۔" اس کا چہرہ ہاتھوں میں بھر کر اتنے یقین سے کہا کہ وہ مسکرا دیا۔

"اور وہاں...... جانے سے پہلے تم ذرا اسوہ سے بھی مل لینا۔" وہ دوبارہ کپڑوں کی طرف متوجہ ہوئیں وہ اس تلقین پر حیران ہوا۔ "کیوں؟"

"وہ بھی تمہاری طرح بڑی جذباتی ہو رہی تھی۔ پہلے تو مان ہی نہیں رہی تھی، کہتی تھی کہ تم اسے بالکل کزنوں کی طرح ہو...... راضیہ نے سمجھایا پھر تمہارے بابا جانی نے بھی بات کی تو نہ جانے کیسے راضی ہوئی تھی۔ تین دن کمرے سے نہیں نکلی۔

نکاح کے وقت بھی بخار تھا اب تو کچھ دیر پہلے تپ رہی تھی۔ایک سو چار بخار ہے۔ بی پی بھی بے حد لو ہو رہا ہے۔ تم اسے عقل سے پیدل،احساس سے عاری سمجھتے ہو۔ دیکھ لو وہ تم سے زیادہ حساس ہے۔"بی بی جان بتا رہی تھیں وہ چپ چاپ سنتا رہا۔ بہر حال وہ بیوی سے پہلے کزن تھی۔ جیسی بھی تھی سب گھر والوں کی اگر چہیتی تھی تو بری اسے بھی نہیں لگتی تھی۔اس کی بیماری کا سن کر اس کی سوچ مثبت سمت گھومنے لگی تھی۔

وقت رخصت سب سے ملنے کے بعد وہ اس کے کمرے میں بھی آیا تھا۔ وہ بستر پر بے سدھ لیٹی ہوئی تھی۔ چچی جان قریب ہی براجمان تھیں اسے دیکھ کر خوش ہوئیں۔ وہ حدود کا خاص خیال رکھنے والا بندہ تھا۔ خاص طور پر اسوہ کے کمرے میں بہت کم آتا تھا۔اب بھی جھجک رہا تھا۔

"رک کیوں گئے سالک !آئو اندر آئو۔" بے سدھ لیٹی اسوہ نے بھی آنکھیں نیم وا کر کے اسے دیکھا تھا۔ وہ کرسی پر بیٹھ رہا تھا۔اس نے دوبارہ آنکھیں بند کر لیں۔

www.novelsclubb.com

''بی بی جان ذکر کر رہی تھیں کہ اسوہ کی طبیعت ٹھیک نہیں۔ میں واپس جا رہا تھا سوچا طبیعت پوچھ لوں۔'' وہ وضاحت پیش کر رہا تھا۔ چچی جان مسکرا دیں۔

''بس شاید موسم کا اثر ہو گیا ہے۔ ایک سو چار بخار ہے۔ بلڈ پریشر کا تو پوچھو ہی نہیں۔ میں حیران ہوں، اس عمر میں لو ہے۔'' اسوہ کی پلکیں لرز رہی تھیں وہ بمشکل نظریں ہٹا سکا۔ زرد زرد سایہ مضمحل چہرہ نجانے کیوں دل کے بہت قریب لگ رہا تھا۔ شاید رشتہ بدلا تھا اسی لئے۔

اسے نہیں علم کہ اسوہ کبھی بیمار بھی ہوئی ہو، پہلی دفعہ اسے بخار نے آلیا تھا سب ہی پریشان متفکر تھے۔ اور بی بی جان نے جو وجہ بتائی تھی وہ بھی نظر انداز کی جانے والی نہ تھی۔

''سو رہی ہے اسوہ۔'' اس کی پلکیں لرز رہی تھیں مگر آنکھیں وا کرنے کی کوشش نہیں کی تھی اسی لئے اس نے چچی جان سے پوچھا تھا۔

''شاید..... تھوڑی دیر پہلے تو جاگ رہی تھی۔'' چچی خوامخواہ شرمندہ ہوئیں۔

''کوئی بات نہیں، مجھے دیر ہو رہی ہے۔ میں چلتا ہوں، میری طرف سے ضرور پوچھئے گا۔'' وہ اپنی رواداری اور شائستگی کی بدولت سارے خاندان میں سراہا جاتا تھا اب بھلا کیوں نہ کرتا۔ چچی جان نے سر ہلایا تھا۔

وہ باہر نکلا تو چچی جان بھی اسے گاڑی تک چھوڑنے باہر تک آئیں۔ باقی لوگوں سے وہ مل چکا تھا۔ اس کے کمرے سے نکلنے کے بعد اسوہ نے آنکھیں کھول لی تھیں۔ آنسو قطار در قطار رخساروں پر بہتے چلے گئے تھے۔ دل کی عجیب سی حالت ہو رہی تھی۔ ہر بات اپنے اختیار سے باہر محسوس ہو رہی تھی۔ یوں لگ رہا تھا کہ چند دن پہلے تک زندگی بہت حسین تھی۔ اب اچانک ہی ساری رونق، ساری خوشیاں کہیں کھو گئی ہیں۔ زندگی سے ایک دم جی اچاٹ سا ہونے لگا تھا۔

وہ ہوسٹل میں تھا جب بی بی جان کا فون آیا تھا۔ ''تمہارے بابا جانی کی طبیعت سخت خراب ہے، جلدی آنے کی کوشش کرو۔'' چاچا جان کی اطلاع نے اس کے اعصاب

www.novelsclubb.com

پر بم پھوڑا تھا۔اب بار بار چھٹیاں لینا بھی مشکل تھا مگر وہ مجبور تھا۔ جیسے تیسے کر کے چھٹیاں لے کر وہ حویلی پہنچا تو وہاں ایک کہرام بر پا تھا۔اس کے آنے سے پہلے ہی بابا جانی اسے چھوڑ کر چلے گئے تھے۔

بی بی جان پر ایک سکتہ سا طاری ہو گیا تھا۔ساری حویلی جیسے طوفان کی زد میں آگئی تھی۔اپنے ہاتھوں سے اس نے بابا جانی کو لحد میں اتارا تھا۔پھر کتنے دن اسی خاموشی میں گزر گئے۔چچی جان کی بڑی بیٹی منتہیٰ جو پھوپو کے گھر بیاہی گئی تھی۔وہ بھی یہیں تھی۔اسوہ چچا جانی، چچی جان سب ہی غمزدہ تھے اور وہ تھا کہ خود تنہا سے تنہا ہوتا جا رہا تھا۔ہر لمحہ یونہی لگتا تھا کہ جیسے اس کا سب سے قیمتی سرمایہ کہیں کھو گیا ہو۔

اسے چائے کی طلب تھی سراج بابا کو کہہ کر وہ صوفے پر آبیٹھا تھا۔ابھی اسے بیٹھے چند پل ہی گزرے ہوں گے جب اسوہ بھی ادھر آگئی تھی۔نہ جانے کیا بات تھی چہرہ آنسوئوں سے تر تھا۔وہ ادھر اُدھر دیکھے بغیر کونے میں کشن پر جا بیٹھی تھی۔ گھٹنوں میں سر دیئے وہ نجانے کس کا غم منا رہی تھی۔نکاح کے بعد تو وہ اسے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

دوسری دفعہ دیکھ رہا تھا۔ بہت کم وہ اس کے سامنے آئی تھی۔ پہلے والی کوئی بات ہی نہیں رہی تھی اس میں۔ اوپر سے بابا جانی کا دکھ، اسے علم تھا وہ بابا جانی سے بہت پیار کرتی تھی۔ چچا جانی سے بھی بڑھ کر۔ اور بابا بھی تو اس پر جان دیتے تھے۔ وہ اٹھ کر اس کے قریب آگیا۔ نہ جانے کیوں اس کا رونا دل کو مضطرب کئے دے رہا تھا۔

"اسوہ......" اس کی پکار پر اس نے ایک دم سر اٹھا کر اسے دیکھا پھر اپنے دوپٹے سے چہرہ خشک کر لیا۔ "کیا بات ہے؟ کیوں رو رہی ہو؟" اس کا لہجہ بہت نرم اور محبت لئے ہوئے تھا۔

"نہیں کوئی بات نہیں۔" وہ اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔ پیچھے کی طرف قدم بڑھاتے وہ کچھ فاصلے پر ہو گئی تھی۔ "ایم سوری...... میں نے آپ کو ڈسٹرب کیا۔ مجھے نہیں علم تھا کہ آپ یہاں ہیں۔" نجانے اس کے لہجے میں کیا تھا، طنز، تحقیر، بے بسی، یا غم کی کیفیت وہ ٹھٹکے بغیر نہ رہا تھا۔ وہ رخ بدل گئی تھی پھر تیز تیز قدم اٹھاتی کمرے سے نکل گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

''تم کیا جانو.....ڈسٹرب تو میں واقعی ہو گیا ہوں۔ تم بابا جانی کی بہت چہیتی تھیں اور اب......'' وہ لب بھینچ گیا تھا۔ نظریں دروازے پر ہی جمائے رکھیں حتیٰ کہ سراج بابا چائے لے کر آگئے تھے۔

زندگی گزرنے لگی تھی۔اسوہ کے لئے اس کی محبت دن بہ دن بڑھتی جا رہی تھی مگر وہ بہت حدود کا خیال رکھتا تھا، کبھی آگے بڑھ کر اسوہ کی خیریت دریافت نہیں کی تھی۔ کبھی اس کی زندگی میں مداخلت کرنے کی کوشش نہیں کی تھی۔وہ دستور والا بندہ تھا۔اس کی تربیت ان ہی خطوط پر ہوئی تھی۔وہ ہر رشتے کو عزت واحترام دیتا تھا پھر محبت کرتا تھا۔

وہ نہیں جانتا تھا کہ اسوہ کے دل میں اس کے لئے کیا احساسات ہیں۔بس وہ اس سے محبت کرنے لگا تھا۔ نکاح کے بول دلوں میں انسیت پیدا کر دیتے ہیں۔ سو اس کا دل بھی اسوہ کے نام پر دھڑکنے لگا تھا۔وہ اس کی تھی،اس کے نکاح میں تھی۔ جانتا تھا وہ جب چاہے گا رخصتی کروا لے گا۔اس سے پہلے وہ تعلیم حاصل کرنا چاہتا تھا۔

www.novelsclubb.com

شروع میں اسوہ اس سے کتراتی رہی تھی مگر پھر رفتہ رفتہ جیسے اس نے بھی اس تعلق کو قبول کر لیا تھا۔ وہ پہلے کی ہی طرح ہو گئی تھی۔

شوخ و چنچل، اکھڑی ضدی، بلکہ اب تو اس کے اندر کچھ اور بھی وصف پیدا ہو گئے تھے۔ طنز و استہزاء، اس کا سامنا ہوتا تو ہر بات طنز سے شروع ہو کر طنز پر ختم ہوتی تھی۔ کبھی وہ حیران ہوتا اور کبھی چڑ جاتا تھا مگر کبھی منفی انداز میں نہیں سوچا تھا۔ ہاں اسے اس کے مزاج کی لاپروائی اور ضدی و اکھڑی طبیعت سخت ناپسند تھی۔ اس کی خواہش تھی کہ رخصتی سے پہلے وہ اپنے آپ کو چینج کر لے۔ اسی لئے دبے دبے لفظوں میں وہ اکثر بی بی جان، چچی جان اور منتہیٰ سے بھی کہہ چکا تھا۔ وہ سب اسے سمجھاتی تھیں مگر وہ بھی نجانے کس مٹی سے بنی ہوئی تھی کہ پہلے سے زیادہ خود سر بنتی جا رہی تھی۔ خود سے وہ کچھ کہنا مناسب نہیں سمجھتا تھا اور اسوہ کو جیسے اس کی پرواہی نہیں تھی۔ وہ ایسا کیوں کر رہی ہے وہ سمجھنے سے قاصر تھا اور پھر وقت کچھ اور گزرا تھا۔

www.novelsclubb.com

ایف اے کے بعد اسوہ نے ساری حویلی والوں کو زچ کر رکھا تھا۔ ایف اے میں اس کی فرسٹ پوزیشن آئی تھی۔ اس نے پھر ٹاپ کیا تھا۔ اسی لئے وہ بضد تھی کہ لاہور جا کر ہوسٹل میں رہ کر مزید تعلیم حاصل کرے گی۔ قریبی کالج صرف ایف اے تک تھا۔ جبکہ ان کے خاندان میں پرائیویٹ اعلیٰ سطح پر تعلیم حاصل کرنے پر کوئی پابندی نہیں تھی مگر عورت ذات کا ہوسٹل میں جا کر پڑھنا سخت معیوب سمجھا جاتا تھا۔

ان دنوں وہ اعلیٰ تعلیم کے لئے باہر جانے کی تگ ودو میں تھا۔ کاغذات بنا رہا تھا۔ حویلی کی خواتین نے اسے اسوہ کی اس ضد سے قطعی بے خبر رکھا ہوا تھا۔

وہ نہا کر باہر نکلا تو اپنے کمرے میں اسوہ کو دیکھ کر چونکا۔ اپنے حلئے کا احساس ہوتے ہی اس نے فوراً بیڈ سے کپڑے اٹھائے۔ ایک ناپسندیدگی کی نظر اسوہ پر ڈالی جو شاید آئی ہی اس مقصد کے لئے تھی کہ اسے زچ کرے۔

www.novelsclubb.com

''کسی کے کمرے میں آکر بیٹھنے کا یہ کونسا طریقہ ہے؟'' مانا کہ ان دونوں کے درمیان ایک گہرا رشتہ تھا مگر اس کا یہ مطلب نہیں تھا کہ یوں کمرے میں آتی۔ اس کا دل اس کی طرف سے بدگمان ہوا۔

''کسی کے کیوں، میں اپنے شوہر کے کمرے میں اس کے بیڈ پر بیٹھی ہوں۔ ایسی کونسی معیوب حرکت ہے یہ۔'' ترکی بہ ترکی جواب ملا تھا۔ لہجہ طنزیہ تھا آنکھوں میں شرم و حیا نام کی کوئی چیز نہیں تھی۔ اسے افسوس ہوا۔

''اسوہ......'' وہ ٹوک گیا۔ وہ اس وقت باتھ گائون میں ملبوس تھا۔ بغیر اس کو کچھ کہے دوبارہ باتھ روم میں گھس گیا۔ شلوار قمیص پہن کر آیا تو وہ اسی طرح ریلیکس موڈ میں بیڈ کے کرائون سے ٹیک لگائے اس کی منتظر تھی۔

www.novelsclubb.com

''مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔'' حاکمانہ انداز تھا۔ سالک چپ رہا۔ ٹاول سے بال خشک کرتے اسے صرف دیکھا۔ یہ لڑکی سدھرنے کے بجائے دن بہ دن بگڑتی جا رہی تھی۔ یہ سالک کی ذاتی رائے تھی۔

''میں مزید پڑھنا چاہتی ہوں۔لاہور جا کر ہاسٹل میں رہ کر۔'' وہ حیران ہو کر دیکھنے لگا۔پڑھنے پر نہیں لاہور جا کر ہاسٹل میں رہ کر پڑھنے پر ہوا تھا۔وہ جانتا تھا اس وقت اگر کمرے میں آئی ہے تو کوئی چھوٹی بات نہیں ہو گی۔ایک گہری سانس لی۔

''تم مجھے اطلاع دے رہی ہو کہ اجازت مانگ رہی ہو۔''ٹاول ایک طرف پھینک کر وہ اس کے سامنے آکھڑا ہوا۔گہرے آتشی لباس میں وہ خود بھی آگ کی طرح دہک رہی تھی۔سالک کی آنکھوں میں رنگ سے اترنے لگے۔مگر اس کے اگلے الفاظ سن کر اس کا دماغ بھک سے اڑ گیا۔

''دونوں ہی نہیں...... صرف یہ پوچھنے آئی ہوں کہ اس حویلی کے مرد جب ہر عیاشی افورڈ کر سکتے ہیں،خود باہر جا کر پڑھتے ہیں تو پھر اس حویلی کی عورتوں پر پابندی کیوں؟'' وہ سوالیہ نشان بنی جواب کی منتظر تھی۔سالک بڑی مشکل سے اپنے اندر اٹھتے اشتعال کے لاوے پر قابو پا سکا تھا۔خاص طور پر ''عیاشی'' کے لفظ پر

www.novelsclubb.com

دماغ گھوم گیا تھا۔درپردہ وہ کیا کہنا چاہ رہی تھی،کسے کہہ رہی تھی وہ بخوبی سمجھ گیا تھا۔

''اسوہ! حد ہوتی ہے۔کچھ کہتے ہوئے لفظوں کے چنائو کا خیال کیا کرو۔'' وہ صرف یہی کہہ سکا تھا ایک دم مشتعل ہو جانا اس کی نیچر نہیں تھی۔اب بھی برداشت کر گیا تھا۔

''میں اچھی طرح جانتی ہوں کہ میں کیا کہہ رہی ہوں اور کیا لفظ استعمال کر رہی ہوں۔جب آپ باہر جا کر پڑھ سکتے ہیں اور میں تو صرف اسی ملک میں رہ کر پڑھنا چاہتی ہوں پھر بابا جانی اور امی جان دونوں مجھ پر پابندی کیوں لگا رہے ہیں۔جبکہ سب جانتے ہیں میں جو ایک دفعہ سوچ لیتی ہوں وہ کرتی بھی ہوں۔سب میری فطرت سے واقف ہیں۔اگر مجھے خود اجازت نہیں دیں گے تو پھر درمیانی رستہ نکال لوں گی مگر یوں چھپ کر نہیں پڑھوں گی۔'' اور وہ درمیانی رستہ کیا ہو سکتا تھا وہ بخوبی سمجھ رہا تھا وہ ایسی ہی ضدی تھی کچھ بھی کر سکتی تھی۔

www.novelsclubb.com

''تو تم مجھ سے کیا چاہتی ہو؟'' اس نے آرام سے پوچھا تھا۔

''کچھ بھی نہیں..... صرف اتنا باور کرانا چاہتی ہوں کہ میں اسوہ ہوں، کوئی قیدی یا بے جان وجود نہیں ہوں۔ یہ زندگی میری ہے، اسے اپنی مرضی سے گزاروں گی۔ کسی کی خاطر خود کو بدل نہیں سکتی۔ آپ کو گوارا ہے تو ٹھیک ورنہ......'' اس ورنہ کے آگے کیا تھا وہ یہ بھی سمجھ گیا تھا۔ دل تو چاہا کہ خوب سنا دے مگر دل کسی کام کا نہیں رہا تھا جو اسے دیکھتے ہی ہر بات بھول جاتا تھا۔ اگر کچھ یاد رہتا تھا تو وہ ''اسوہ'' کا نام ہوتا تھا۔

”اور ہاں سالک صاحب..... میں اپنی ذات میں کسی کی مداخلت برداشت نہیں کرتی۔آپ پاس چوائس ہے۔میں کبھی آپ کی مجبوری نہیں بنوں گی اور یہی خواہش میری بھی ہے کہ آپ بھی راہ میں کبھی حائل نہیں ہوں گے۔“

وہ دروازے کے پاس رک کر کہتے اپنی بات کر کے کمرے سے نکل گئی تھی۔

سالک کی ذات زلزلوں کی زد میں چھوڑے۔وہ جانتا تھا اسوہ رویوں نے اسے محسوس کروادیا تھا کہ نکاح کے لفظ ایک کے دل میں ایک جیسے جذبات پیدا کرنے کا سبب نہیں بنتے۔وہ جانتا تھا کہ وہ اسے ناپسند کرتی ہے۔اس کے طنزیہ رویے، کاٹ دار جملے اسے یہ باور کروانے کو کافی تھے مگر اس حد تک وہ اس کی ذات کی نفی کر جائے گی اسے امید نہیں تھی۔اسوہ کے متعلق دل میں جو چند خوش فہمیاں برقرار تھیں اس گفتگو کے بعد وہ بھی اپنی موت آپ مر گئی تھیں۔اس کے متعلق ناپسندیدگی میں مزید اضافہ ہو گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

سالک نے چچا جان سے بات کی اور انہیں اسوہ کے لاہور جا کر پڑھنے پر راضی کر لیا تھا۔ وہ شوہر تھا اسے کوئی اعتراض نہیں تھا تو بھلا وہ کیا کہتے۔ اس کا ایڈمیشن سالک نے خود کروایا تھا۔ ہاسٹل میں رہنے کا بھی بندوبست ہو گیا تو وہ اپنے کام کو نمٹانے میں لگ گیا۔ اسوہ لاہور چلی گئی تو وہ بھی نیویارک آ گیا۔

سب ہی اکثر بیشتر فون کرتے رہتے تھے سوائے اسوہ کے، اسوہ کے نام کا در داب اسے مستقل لاحق رہنے لگا تھا۔ گھر والوں سے خاص طور پر بی بی جان سے اس کی خیریت کی اطلاع ملتی رہتی تھی۔

وقت گزرنے لگا تھا۔ اسی بھاگ دوڑ میں تین سال گزر گئے۔ پہلے سال چھٹیوں میں وہ ایک ماہ کے لئے پاکستان گیا تھا پھر دوبارہ نہیں گیا تھا۔ اس دفعہ چھٹیاں ہوئیں تو وہ بغیر اطلاع کے پاکستان پہنچ گیا۔ اسوہ نے گریجویشن کے بعد ایک دفعہ پھر اپنی من مانی کر کے یونیورسٹی میں ایڈمیشن لے لیا تھا۔ وہ حویلی پہنچا تو سب ہی خوش ہوئے۔ اسوہ لاہور میں ہی تھی، پنجاب یونیورسٹی میں ہی پڑھتی تھی۔ گھر والوں نے

www.novelsclubb.com

اسے فون کر کے اس کی آمد کی اطلاع دے دی تھی مگر وہ سخت دل کٹھور لڑکی نہیں آئی تھی۔ڈرائیور لینے گیا تو اس نے آنے سے انکار کر دیا اور اسے واپس بھیج دیا۔

سالک کو دکھ تو بہت ہوا مگر برداشت کر گیا۔چچا جان کو لاہور کچھ کام تھا۔منڈی میں فصلیں بھجوائی تھیں، باغات کی فصل بھی بھیجنی تھی۔وہ جا رہے تھے اس نے انہیں منع کر دیا اور خود چلا آیا۔سارا کام نمٹانے کے بعد وہ ایک ہوٹل میں بیٹھا چائے پی رہا تھا جب فائیو اسٹار ہوٹل میں ایک خوش شکل وڈیسنٹ سے لڑکے کے ساتھ ایک اور لڑکی کی موجودگی میں اسوہ داخل ہوئی تھی۔چادر ابھی بھی اس نے اوڑھی ہوئی تھی مگر وہ مسلسل کسی بات پر مسکرا رہی تھی۔وہ تینوں چلتے ہوئے اس کے عقب میں رکھی ٹیبل پر آبیٹھے تھے۔

www.novelsclubb.com

"اسوہ، دیکھ لو...... یہ عالی کسی دن ضرور مجھ سے پٹے گا۔" وہ دم سادھے سانس روکے بیٹھا ہوا تھا جب دوسری لڑکی کی آواز سنائی دی تھی۔اسوہ نے اسے بالکل نہیں دیکھا تھا۔کیونکہ اس کی کرسی کی پشت سالک کی پشت کی طرف تھی۔

"عالی! مت تنگ کرو نا اسے......." یہ اسوہ کی آواز تھی جو وہ لاکھوں میں بھی پہچان سکتا تھا۔

"مادام! ہم آپ کو تو کچھ نہیں کہہ رہے.....آپ کے لئے ہمارے دل میں جو محبت ہے یہ محترمہ اس سے جیلسی فیل کر رہی ہیں۔" یہ اس لڑکے کی آواز تھی جواباً اسوہ کی ہنسی سنائی دی تھی۔

"تم بھی بس نا۔"

"کیوں؟ محترمہ کہکشاں صاحبہ! غلط کہہ رہا ہوں میں کیا میں محبت نہیں کرتا اسوہ سے، کر سکتی ہو تم مجھے چیلنج۔" وہ دوسری لڑکی سے مخاطب تھا۔ سالک کے لئے برداشت مشکل ہو رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

اسے لگ رہا تھا کہ اگر اس لڑکے نے مزید کچھ اور بکواس کی تو وہ اس کا گریبان پکڑ لے گا۔ مگر وہ بڑی مشکل سے خود پر کنٹرول کر رہا تھا۔

""ہاں......ہاں میں سمجھتی ہوں تمہیں بھی، اور تمہاری اس مادام کو بھی۔ دیکھ لینا تم دونوں، کیدو کا کردار ادا نہ کیا تو کہنا....... بڑے آئے محبت کرنے والے دو آفاقی دل۔"" وہ لڑکی لڑ رہی تھی۔

""ہاہاہا......"" لڑکے کے قہقہے بے اختیار تھے جن میں اسوہ کو ہنسی بھی صاف سنائی دی تھی۔

""ہاں کرتے ہیں ہم محبت......اسوہ وہ گانا کیا ہے، ہاں یاد آیا......اگر دو دل مل جاتے تو بگڑتا کیا زمانے کا.......اگر دو دل......."" سالک کے لئے اب یہ سب برداشت کرنا ممکن نہیں تھا مگر اس وقت سوچنے سمجھنے کی ساری صلاحیتیں مفقود ہوتی جا رہی تھیں۔ کھڑے ہو کر اس نے اپنا رخ اس ٹیبل کی طرف کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

""ویٹر......"" ویٹر جو اس ٹیبل پر کھانا سرو کر رہا تھا جب اس نے پکار لیا تھا۔ اس کی آواز تھی یا یوں ہی اسوہ نے پلٹ کر اسے دیکھا تھا۔ وہ آنکھوں میں نفرت ہی نفرت لئے دیکھ رہا تھا۔ نظریں گھور رہی تھیں۔ ویٹر فوراً اس کی طرف آیا تھا۔

''یہ بل اٹھالینا۔'' ویٹر کو کہہ کر ایک آخری حقارت بھری نظر اسوہ پر ڈال کر وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا باہر نکل گیا تھا اسوہ جو صورتحال سمجھ بھی نہیں سکی تھی اسی رخ بیٹھی رہ گئی۔

''ہیلو.....مادام...... تمہیں کیا ہو گیا...... کوئی سانپ سونگھ گیا ہے یا کوئی جن ون دیکھ لیا ہے۔ میرا خیال ہے جن ہی دیکھ لیا ہے۔ پلیز اسوہ ڈیئر سسٹر! مجھے بھی تو جن دکھائو۔ رئیلی میں نے پہلے کبھی جن نہیں دیکھا۔'' وہ سیدھی ہو گئی تھی۔ مسلسل ذہنی رو بھٹکی ہوئی تھی۔ جبکہ عالی مسلسل بکواس کر رہا تھا۔

''یہ یہاں کیا کر رہے تھے۔'' وہ ایک ہی سمت سوچ رہی تھی۔ اگر دیکھ ہی لیا تھا تو مل بھی لیتے۔ مگر خیر..... مجھے کیا؟ میں کونسا انہیں پسند ہوں اوپر سے اس قدر آزادانہ ماحول میں عالی اور کہکشاں کے ساتھ دیکھ کر جل بھن ہی گئے ہوں گے۔'' وہ بہت منفی ہو کر سوچ رہی تھی۔

X X X

www.novelsclubb.com

کل سے لے کر بابا جانی کے کئی فون آچکے تھے کہ وہ کب آرہی ہے۔ ڈرائیور انہوں نے کل ہی بھیج دیا تھا۔ اس کی اہم اسائنمنٹ تھی اگر فکر نہ ہوتی تو فوراً چلی جاتی اور اسائنمنٹ جن پروفیسر صاحب کی تھی وہ تو بے عزتی کرنے میں ماہر تھے۔ وہ صرف اسائنمنٹ جمع کروانے کو رکی ہوئی تھی۔ پروفیسر صاحب کا چوتھا پیریڈ تھا اسائنمنٹ جمع کروا کے وہ فوراً گاڑی میں آبیٹھی تھی۔ ویسے تو ایک گاڑی بمعہ ڈرائیور ہر وقت اس کے ساتھ ہوتی تھی مگر جب کبھی گائوں سے اسپیشل بلاوا آتا تھا تو گاڑی بھی اسپیشل ہی آتی تھی۔

گائوں پہنچی تو بی بی جان اور امی جان سب ہی خوش ہوئے البتہ بابا سرد سے انداز میں ملے تھے۔ سالک کہیں دکھائی نہ دیا۔ سارا دن سکون سے گزرا تھا مگر رات بابا جان نے اسے جو حکم سنایا وہ ساکت سی رہ گئی۔

"اب تم لاہور نہیں جائو گی۔ میں نے تمہاری رخصتی کی تاریخ فکس کر دی ہے۔ سالک بہت کم چھٹیوں پر آیا ہے۔ اسے واپس بھی جانا ہے۔ میں اب اس ذمے داری

www.novelsclubb.com

سے سبکدوش ہونا چاہتا ہوں۔'' کھانے کی ٹیبل پر سب ہی تھے سالک بھی تھا۔ بڑے سرد سے انداز میں بیٹھا ہوا تھا۔اس انکشاف پر بھی اس نے سر نہیں اٹھایا تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے وہ پہلے سے باخبر جبکہ چچی جان اور بی بی جان دونوں حیران ہوئی تھیں۔

''مگر باباجانی! میرا لاسٹ ائیر ہے۔میں کیسے چھوڑ سکتی ہوں۔ایک ہفتے بعد میرے سمسٹرز ٹیسٹ ہونے والے ہیں۔'' سالک اب بھی چپ تھا جیسے چپ شاہ کا روزہ رکھا ہو۔بی بی بھی کچھ الجھ گئی تھیں۔نہ کوئی مشورہ نہ کوئی صلاح ایک دم یہ فیصلہ اوپر سے سالک کی خاموشی۔

''بس......بہت کرلی پڑھائی تم نے۔ منتہیٰ کو میں نے فون کر دیا ہے وہ کل پہنچ جائے گی۔آپ سب خواتین ملکر شادی کی تیاری آسانی سے کر لیجئے گا۔'' اب ان کا اشارہ راضیہ اور بی بی جان کی طرف تھا۔

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"مگر اتنی جلدی......ابھی سالک ماشااللہ پڑھ رہا ہے۔اسوہ بھی الجھی ہوئی ہے۔ بعد میں سہولت سے کام ہو جائے گا۔"بی بی جان نے کہا تھا۔

"نہیں بھابی بیگم !جب سہولت سے کام ہو گا......یہ لڑکی ہماری عزت کو بٹہ لگا چکی ہو گی۔میں کچھ نہیں دیکھوں گا۔بہت کر لی اس نے اپنی من مانی اب صرف رخصتی ہو گی۔"

"مگر......باباجانی......."باباجان نے کچھ بھی نہ کہتے ہوئے اسے بیچ چوراہے پر لا کھڑا کر دیا تھا۔اور سالک،اس کی نظریں بے اختیار اس پر اٹھ گئیں۔چند دن پہلے اسے جو نظریں دکھائی دی تھیں اب بھی وہی نظریں تھیں وہ تب سمجھ نہیں سکی تھی مگر اب سالک کی آنکھوں میں واضح لکھا شک اسے اپنی موت آپ مار گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں......باباجانی نہیں....."وہ اپنی بے گناہی میں کچھ بھی نہیں کہہ سکی تھی۔انتہائی بے اعتباری سے سب کو دیکھے گی۔کیسے یقین کر لے،یہ جو اتنے پیارے رشتے تھے،جن کے بارے میں اسے یقین تھا کہ وہ اس پر انگلی نہیں اٹھا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

سکیں گے وہ اس کو شک کی نظر سے دیکھ رہے تھے اور یہ شک کی مار اتنی اذیت ناک تھی کہ اپنے اپنا جسم نیل و نہل ہوتا محسوس ہوا۔ دل تو چاہا کہ چیخ چیخ کر کہے وہ سب غلط ہیں۔ ان کی سوچیں غلط ہیں، وہ بالکل بے گناہ ہے۔ وہ شخص جسے اس کے ساتھ منسوب کیا جارہا ہے وہ تو اسے بھائیوں کی طرح عزیز ہے۔ مگر وہ ایک لفظ بھی زبان سے نہ نکال سکی۔ صرف نفی میں سر ہلاتی بھاگتے ہوئے اپنے کمرے میں جا کر بند ہو گئی تھی۔

احتجاج، جھگڑا بھوک اپنا ہر حربہ اس نے استعمال کر دیکھا تھا مگر باباجان کا فیصلہ نہیں بدلا تھا۔ وہ یوں بے موت نہیں مرنا چاہتی تھی۔ جھولی تو اس کی پہلے ہی خالی تھی، کاسہ دل میں ایک پھوٹی کوڑی بھی نہ تھی مگر وہ جسمانی طور پر بھی خالی ہونے کو تیار نہیں تھی۔ خاص طور پر سالک کے نام پر تو کبھی بھی نہیں۔ سالک کے نام سے اسے ایک نفرت سی محسوس ہونے لگتی تھی کجا کہ ساری زندگی۔

www.novelsclubb.com

"بی بی جان !آپ باباجانی کو سمجھائیں.....میں مر جائوں گی۔یوں نہیں کریں۔"

اس دن بی بی جان اس کے کمرے میں آئیں تو وہ ان کے پائوں پڑ گئی۔بی بی جان ایک دم تڑپ اٹھی تھیں۔یہ نازوں پلی لڑکی انہیں بہت عزیز تھی اس کا یوں تڑپنا،رونا دیکھا نہیں جا رہا تھا۔ایک دم اسے اٹھا کر سینے سے لگایا۔

"اللہ نہ کرے،مریں تمہارے دشمن۔صرف شادی ہی تو ہو رہی ہے تمہاری۔"

انہوں نے اس کے لمبے سیاہ بکھرے بال کانوں کے پیچھے اڑسے ہوئے تھے۔

"بی بی جان نہیں......میں مر جائوں گی۔سچی میں مر جائوں گی۔میں نے جیسے تیسے اس نکاح کو قبول کر لیا تھا مگر یہ شادی......بی بی جان !مجھے صرف پڑھنا ہے۔"

www.novelsclubb.com

"ادھر بیٹھو......یہ پانی پیو۔"انہوں نے اسے بستر پر بٹھایا تھا۔پانی پلایا تو اسوہ کو کچھ سکون ملا۔"وہ لڑکا کون تھا؟"بی بی جان نے پوچھا تھا۔وہ ساکت رہ گئی۔

"بی بی جان آپ بھی۔"وہ یقین کرنے کو تیار نہ تھی،بی بی جان نظریں پھیر گئیں۔

"کیوں بتاؤں کون تھا وہ لڑکا؟ کوئی بھی ہو..... مگر آپ کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ میں اس سے محبت کرتی ہوں۔آپ اسے جو بھی معنی پہنائیں مجھے غرض نہیں۔" وہ ایک دم طیش میں آکر کہتی گئی تھی۔اس وقت اپنا کوئی ہوش نہیں رہا تھا۔

"جائیں......آپ یہاں سے......مجھے پیدا کرنے والے، مجھے نہ سمجھ سکے، آپ تو پھر اس شخص کی ماں ہیں جس نے مجھے دیکھا تھا ایک غیر مرد کے ساتھ۔جائیں یہاں سے پلیز چلی جائیں میری نظروں کے سامنے سے......ورنہ میں کچھ کر بیٹھوں گی۔" وہ اپنے ہوش وحواس کھونے لگی تھی۔ایک دم چیختے ہوئے کہہ رہی تھی۔بی بی جان ڈر گئیں۔فوراً باہر نکل گئیں۔

وہ سالک سے ایک دفعہ ملنا چاہتی تھی۔اس سے اپنا قصور پوچھنا چاہتی تھی۔پوچھنا چاہتی تھی کہ اگر اس حد تک نفرت کرتا تھا تو درمیان میں یہ تعلق نہ بناتا۔نجانے کہاں ہوتا تھا، کسی کو کچھ علم بھی نہیں تھا۔وہ رات دیر تک انتظار کرتی رہی آخر کار وہ گھر آہی گیا۔وہ کمرے سے باہر نکل آئی، وہ اوپر جا رہا تھا۔کچھ دیر کھڑی رہی پھر سوچ

کر آگے قدم بڑھائے۔ دروازہ کھلا ہوا تھا وہ اندر داخل ہو گئی۔ وہ صوفے پر بیٹھا پانی پی رہا تھا۔ اسے دیکھ کر ٹھٹکا۔

”تم اس وقت ......“ رات کے دو بج رہے تھے۔ اور وہ اس کے کمرے میں بلا جھجک آ گئی تھی۔

اب کی دفعہ اسے اس کی یہ حرکت ہمیشہ سے زیادہ بری لگی۔

”ہاں میں .... میں کوئی وضاحت پیش کرنے نہیں آئی اور نہ ہی تم سے کوئی بھیگ مانگنے آئی ہوں۔ بس اپنا حق مانگتی ہوں۔ مجھے طلاق چاہیئے۔ صرف اور صرف طلاق......“

”چٹاخ.....“ اس سے پہلے کہ اس کا لفظ مکمل ہوتا سالک کا ہاتھ اس کے رخسار پر اپنے نشان چھوڑ گیا تھا۔ وہ نازوں پلی لڑکی تھی۔ ذرا سے درد پر ساری رات بے چین رہتی تھی۔ اب سسک اٹھی۔

"بکواس نہیں کرو۔ میں نے ہمیشہ تمہاری بد تمیزیوں کو نظرانداز کیا ہے۔ تمہاری ہر بکواس کو چپ ہو کے سنا ہے۔ اب نہیں۔" وہ پہلی دفعہ اپنے غصے کا اظہار کر رہا تھا۔ وہ رخسار پر ہاتھ رکھے اسے دیکھے گئی۔ نہ ہی کوئی آنسو بہا اور نہ ہی درد جاگا۔ بس ایک سسکی خارج ہوئی تھی پھر لب دانتوں تلے دبا لئے تھے۔ اتنی سختی سے کہ خون نکلنے لگا تھا

"میں بکواس نہیں کر رہی۔ میں تمہیں پسند نہیں کرتی۔ میں تمہارے ساتھ شادی نہیں کرنا چاہتی۔ مجھے واقعی طلاق چاہیئے۔ اگر میرے بات نہیں مانو گے تو میں اس حویلی سے بھاگ جائوں گی۔" وہ نفع و نقصان کی تمیز کئے بغیر صرف اور صرف اسے سنا رہی تھی۔ بغیر ڈگمگائے یا لڑ کھڑائے۔ وہ اس کی اس جرأت پر اسے دیکھتا رہ گیا۔

www.novelsclubb.com

"جس لڑکے کے ساتھ مجھے ہوٹل میں بیٹھے دیکھا تھا نا......وہ میرا کلاس فیلو ہے عالی! ہم ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔ میں اس سے شادی کرنا چاہتی ہوں۔"

سالک کو لگا اس کے کانوں میں کسی نے سیسہ انڈیل دیا ہو۔ بے غیرتی کی انتہا تھی یا برداشت کی کہ سب سن کر بھی وہ اپنے اٹھے ہاتھ کو پہلو میں گرا گیا تھا۔

"دفع ہو جائو میرے کمرے سے۔ پلیز گیٹ لاسٹ۔" وہ حلق کے بل چیخا تھا وہ پر سکون کھڑی رہی۔ وہ ضبط کرتے کرتے نڈھال ہونے لگا۔

"پلیز اسوہ جائو یہاں سے۔ پلیز جائو۔ میں تمہاری کوئی بات نہیں مان سکتا۔ اگر میں نے ایسا کیا تو وہ ہو گا کہ میں اپنے آپ کو ختم کر لوں۔"

"تمہارے مر جانے سے مجھے کیا فائدہ ہو گا۔" وہ ظالم تھی یا احساس سے عاری وجود۔ سالک دیکھے گیا۔

www.novelsclubb.com

"اسے دھمکی نہ سمجھنا۔ تم نے اگر مجھے طلاق نہ دی تو میں چلی جاؤں گی۔ کہیں بھی۔ مگر تمہاری خلوت گاہ کی زینت بن کے تمہاری کسی انتقامی حس کی تسکین کا باعث نہیں بنوں گی۔ تم مجھے زبردستی اپنے ساتھ نہیں رکھ سکتے۔" نفرت و حقارت سے کہہ کر اسے دیکھتے وہ کمرے سے نکل گئی تھی۔ سالک بیڈ پر گر گیا۔

"سالک یہ سب کیا ہو رہا ہے؟" بی بی جان بہت پریشان سی تھیں۔ وہ مسکرایا۔ صرف خالی خولی ہنسی تھی بھرم کھوتی ہوئی۔ اب شاید ساری عمر یہی ہنسی رہنی تھی۔

"اسوہ مر جائے گی۔ تم اگر اس کی حالت دیکھو تو پریشان ہو جاؤ۔ پانچ دن سے وہ کمرے میں بند ہے۔ نہ کسی سے بولتی ہے، اور نہ کسی سے بات کرتی ہے۔ اب تو روتی بھی نہیں۔" بی بی جان رونے لگی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"بی بی! وہ کہتی ہے اسے طلاق چاہیئے۔ وہ شادی کرنا چاہتی ہے اسی لڑکے سے، جس سے وہ محبت کرتی ہے۔" وہ سر جھکائے بتا گیا۔ بی بی جان نے سینے پر ہاتھ رکھ لیا۔

"آپ نے کہا تھانابی بی جان، وہ سدھر جائے گی مگر وہ نہیں سدھری میری زندگی کو اپنے نام کا روگ لگا گئی ہے۔ میں کسی سے کچھ نہیں کہہ سکتا۔ میں تو بس اسے کھونا نہیں چاہتا تھا۔ چچا جان سے فوراً رخصتی کی بات کی تھی کیا علم تھا کہ وہ مجھ سے حقیقت اگلوالیں گے۔ بی بی جان! اب سب روکنا ناممکن ہے۔ یہ چچا جان کی ضد بن گئی ہے۔"

"اُس کا کوئی حل بھی ہے؟" کتنے خاموش پل سرک گئے تھے۔ تب بی بی جان نے لب کشائی کی تھی۔

"ہاں ہے، اگر اسوہ تھوڑی دیر انتظار کر لے۔ میں اسے طلاق دے دوں گا اگر وہ مان جائے ورنہ چچا جان اسے مار دیں گے مگر شادی ملتوی نہیں کریں گے بعد میں وہ صرف میرے ذمے داری ہو گی۔ میں معاملہ ہینڈل کر لوں گا۔" وہ سوچ سوچ کر کہہ رہا تھا۔ بی بی جان پھُوٹ پھُوٹ کر رونے لگیں۔ وہ خاموشی سے کمرے سے نکل گیا۔ پھر سب کچھ بہت آناً فاناً ہوا تھا۔ بی بی جان نے بڑی مشکلوں سے اسوہ کو

www.novelsclubb.com

راضی کیا تھا۔ منتوں سے، خوشامد سے، مان سے، دھمکی سے، محبت سے، آخر کار وہ ہار ہی گئی تھی۔ رخصتی پر آمادہ ہو ہی گئی تھی۔ صرف اس وعدے پر کہ پھر وہ جو چاہے گی وہی کرے گی۔ کسی کی کوئی بات نہیں مانے گی۔ اور بی بی جان نے اس کی بات مان لی تھی۔ سالک کو بھی سمجھائی رہی تھیں ور اب اسے بھلا کیا چاہ رہی تھی زندگی سے اسوہ سے۔

وہ حجلہ عروسی میں پہنچا تو وہ سر تک چادر تانے سو چکی تھی یا سونے کا مظاہرہ کر رہی تھی وہ جان نہیں سکا۔ وہ اس لڑکی کو کبھی بھی نہیں سمجھ سکا تھا۔ دل تو اپنا بھی خالی ہو چکا تھا۔ وہ دل جہاں اس کی محبت سے ہر سو روشن تھا اب وہاں ویرانے ڈیرہ جما کر بیٹھے تھے۔ کوئی حسرت، کوئی خواب، کوئی خواہش نہیں تھی۔ اس کی غیرت، مردانہ انا بری طرح پامال کی گئی تھی۔ اگر بی بی کا احساس نہ ہوتا تو وہ واقعی اسے اب تک اپنی زندگی سے علیحدہ کر چکا ہوتا۔ وہ سب کچھ یوں کرنا چاہتا تھا کہ اس

www.novelsclubb.com

لڑکی کو معاشرہ رد نہ کرے۔ایک نظر اسوہ کے سوئے ہوئے وجود پر ڈال کر وہ باتھ روم میں گھس گیا تھا۔

X X X

میں سالک انیس الزمان ہوں۔اسوہ قمر الزمان کا شوہر۔" وہ اس خوبرو ڈیسنٹ سے خوبرو نوجوان کے ساتھ کھڑا تھا۔

"اوہ......آپ اسوہ کے شوہر ہیں۔رئیلی بہت خوشی ہوئی آپ سے مل کر۔ بیٹھیں......میں عالی ہوں، وہ آ کیوں نہیں رہی......میرے پاس اس کا کوئی کنٹیکٹ نمبر نہیں تھا ورنہ اب تک ضرور آ چکا ہوتا آپ کے گائوں۔"

وہ باتونی تھا۔سالک کرسی پر بیٹھ گیا۔وہ یونیورسٹی آیا تھا لوگوں سے پوچھتے وہ بمشکل اس تک پہنچا تھا۔

''اس کی شادی ہو گئی تھی اس لئے نہ آسکی۔''اس نے بتایا مگر عالی کے روّیے پر الجھ گیا۔

''اوہ، رئیلی بہت مبارک ہو۔ ویسے بڑی بے مروت ہے آپ کی مسز، ڈونٹ مائنڈ کیونکہ اس نے ہم سے وعدہ کیا تھا کہ کسی کو بلائے نہ بلائے اپنی شادی میں مجھے اور کہکشان کو ضرور بلائے گی۔ بڑا بھائی بھائی کہتی تھی جا کر بھول ہی گئی کہ یہاں کوئی بھائی بھی ہے جو اس کی فکر میں دبلا پتلا ہو رہا ہے۔''اس کے الفاظ سالک کو حیران کئے دے رہے تھے۔ اس کے اپنے شکوک علیحدہ اس کا منہ چڑا رہے تھے۔ اور اسوہ، نے جو کہا تھا، وہ ساکت سا دیکھے گیا۔(کیا وہ سب جھوٹ تھا)

''ویسے آپ کو اس نے سفارش کے لئے بھیجا ہو گیا۔ مگر جا کر بتا دیجئے گا، مادام کو کہ میں اور کہکشاں اسے اس بے ایمانی پر بلکہ بے وفائی پر کبھی معاف نہیں کریں گے۔''وہ کہہ رہا تھا سالک اپنی ہی نظروں میں گرتا جا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"بڑی انسیت ہے آپ دونوں میں۔ اسوہ بہت ذکر کرتی ہے آپ کا۔" کچھ تو کہنا تھا اسے۔اب کیسے بتاتا اسے کن حوالوں سے یاد کرتی ہے...... لہجے میں کتنی نفرت ہوتی ہے۔

"جی ہاں....... اعلیٰ قسم کی محبت ہے ہم میں۔ ساری یونیورسٹی والے جلتے تھے ہم دونوں سے۔ دراصل اسوہ کا کوئی بھائی نہیں اور میرے کوئی بہن نہیں۔ ایک تھی اس کا نام بھی اسوہ تھا مگر بچپن میں ہی انتقال کر گئی، مجھے بڑی حسرت تھی کسی بہن کی۔ اسوہ کو دیکھا تو یوں لگا مجھے اسوہ میری بہن مل گئی ہے۔ میں نے ہی دوستی کے لئے ہاتھ بڑھایا تھا ورنہ اس نے کبھی یونیورسٹی میں کسی لڑکے سے بات تک نہیں کی۔ سب لڑکے جلتے تھے میری اور اس کی دوستی سے۔ بلکہ بعض لوگ تو اسے غلط نظروں سے بھی دیکھتے تھے مگر ہمارے دلوں میں کوئی کھوٹ نہیں یہ ہم جانتے ہیں یا ہمارا اللہ۔" وہ اور بھی نجانے کیا کیا کہہ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

''اسوہ تو مجھے بالکل سگی بہن کی طرح عزیز ہے۔اس کی شادی میں نہ آسکا اور اس بے وفا نے بھی نہیں بلایا، ساری عمر ناراض رہوں گا میں اس سے۔''

سالک چونکا۔احساس زیاں تھا کہ بڑھتا ہی جا رہا تھا۔

''یہ کیا کر دیا میں نے......''کچھ وقت اس کے ساتھ گزارنے کے بعد وہ جب لوٹا تو ایک پچھتاوہ اس کے ساتھ تھا۔وہ تو آج اسوہ کی خاطر اس عالی سے ملنے آیا تھا اس لئے کہ وہ دونوں کے درمیان سے نکلنا چاہتا تھا۔بڑی خاموشی کے ساتھ مگر اس سے پہلے وہ دونوں طرف کے راستے صاف کرنا چاہتا تھا۔لیکن قسمت......اس کی چھٹیاں ختم ہونے والی تھیں وہ واپس جا رہا تھا۔پچھلے دنوں گھر میں جو خرابی پڑ رہی تھی اس کی بدولت اب اس کا یوں جانا سب کو ہی غمزدہ کر رہا تھا۔اسوہ کو کوئی فرق نہیں پڑتا تھا نہ ہی اس کے یہاں رہنے سے اور نہ ہی کہیں چلے جانے سے۔وہ بس اپنا نام اس کے نام سے علیحدہ کرنا چاہتی تھی۔اس کی صرف ایک ہی خواہش تھی کہ وہ اسے طلاق دے دے۔اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے طنز پر طنز کرتے استہزاء

www.novelsclubb.com

اڑاتے اس نے نہ صرف خود کو اذیت میں مبتلا کر رکھا تھا بلکہ ساری حویلی والے سخت پریشان تھے۔اسکی طلاق والی ضد بی جان اور سالک کے درمیان سے نکل کر باقی سب کے درمیان بھی موضوع گفتگو بن گئی تھی۔اسوہ کو پروا نہیں تھی کہ کوئی اس کے متعلق کیا کہتا ہے۔بس اسے صرف ایک ہی دکھ مارے جارہا تھا کہ سب نے اس کے کردار پر شک کیا تھا بغیر اسے کوئی صفائی کا موقع دیئے اسے قربان گاہ کی طرف دھکیل دیا گیا تھا۔

وہ ڈھلتی سہ پہر کے قریب حویلی کے وسیع لان میں بائیں طرف صوفہ نما پتھر سے بنے بنچ پر ٹانگیں اوپر کئے کتنی دیر سے بیٹھی تھی۔سردیوں کی یہ دھوپ جسم کو بہت بھلی لگ رہی تھی۔دنیاومافیہا سے بے خبر اپنے اندر اٹھنے والوں طوفان سے نبرد آزما تھی جو ہر وقت اسے یہی اکساتا رہتا تھا کہ وہ یہاں سے کہیں بھاگ جائے کسی ایسے کونے میں جا چھپے جہاں کوئی انسان نہ ہو، کوئی غلط نظر نہ ہو، سالک نہ ہو۔

www.novelsclubb.com

سالک اپنے کمرے کی کھڑکی سے نیچے اسے صحن میں بینچ پر بیٹھے کتنی دیر سے دیکھ رہا تھا۔لمبے بال ارد گرد بکھرے ہوئے تھے۔فیروزی سادہ سے کاٹن کے سوٹ میں چہرے پر حزن وملال کی کیفیت لئے وہ عجب سوگوار سی کیفیت میں بیٹھی ہوئی تھی ۔وہ چپل اڑس کر کمرے سے نکل آیا۔لان میں آیا تو وہ ابھی وہیں تھی۔آنکھیں بند کئے ارد گرد سے بیگانہ۔جب سے عالی سے ملاقات ہوئی تھی اپنا آپ عجیب مجرم سا لگنے لگا تھا۔کتنی دفعہ اس سے بات کرنا چاہی تھی مگر وہ کوئی موقع ہی نہیں دیتی تھی۔

''اسوہ......''وہ اس کے پاس آکھڑا ہوا تھا۔اسوہ نے اس پکار پر آنکھیں کھول کر اسے دیکھا۔بینچ کی پشت سے کمر ٹکا کر وہ سیدھی ہو گئی۔بغیر ہونٹوں کو حرکت دیئے وہ اسے دیکھنے لگی۔

''ایم سوری......''وہ حیران ہوئی،وہ کس لئے معافی چاہ رہا تھا۔مگر خاموشی ہنوز برقرار تھی۔

www.novelsclubb.com

''میں کچھ دن پہلے عالی سے ملا تھا۔'' وہ سر جھکائے کہہ رہا تھا۔وہ ساری بات سمجھ گئی،ایک تلخ مسکراہٹ اس کے ہونٹوں پر آٹھہری۔تواب کیا صفائی پیش کرنے آیا ہے۔

''تو پھر......'' سالک نے اسے دیکھا۔اس کے تاثرات ناقابل سمجھ تھے۔

''میں نے تمہیں اور اسے غلط سمجھا۔عالی سے مجھے علم ہوا کہ وہ تمہیں صرف ایک بہن سمجھتا تھا۔''

''تو عالی کو بھی سارا قصہ سنا دیا ہو گیا۔'' وہ اندر ہی اندر تلخ ہو گئی۔

''نہیں۔جھوٹ......''

''کیا بکواس ہے یہ عالی نے کہا اور آپ سالک صاحب آپ نے یقین کر لیا۔حیرت ہے۔''

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

غلطی کے احساس سے اگرچہ وہ شرمندہ سا تھا مگر وہ کس قدر مطمئن تھا وہ ایک نظر میں ہی سمجھ گئی تھی۔اس کی ساری زندگی کی نیک نامی،اس کی تعلیم داؤ پر لگ گئی تھی،جب وہ آگ کے دہکتے انگاروں پر جھلس رہی تھی تو پھر وہ اسے کیوں مطمئن ہونے دیتی۔اس کے چہرے کے یہ اطمینان اور معافی کے الفاظ اس کے اندر کی تلملاہٹ کو مزید دو آتشہ کر گئے تھے۔

"عالی نے جھوٹ بولا،آپ نے سچ مان لیا۔کیوں...... مجھ سے زیادہ لوگوں پر اعتبار ہے۔حیرت ہے،اور یہ عالی بھی کتنا جھوٹا ہے،جینے مرنے کے وعدے ایک ساتھ کر کے اب وعدہ خلافی کر رہا ہے۔حیرت ہے۔شاید دنیا کے سارے مرد ایک جیسے ہوتے ہیں۔" وہ پاگلوں کی طرح ہنستے ایک دفعہ پھر سالک انیس الزمان کو اذیت میں مبتلا کر گئی تھی۔وہ ایک دفعہ پھر بے یقینی و بے اعتمادی کی لپیٹ میں آنے لگا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اسوہ، وہ تم سے اس انداز سے محبت نہیں کرتا...... تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے۔"

اس نے ایک اور کوشش کی۔ شاید خود کو بہلانا چاہ رہا تھا۔

"ہر گز نہیں مجھے غلط فہمی نہیں ہوئی، آپ کون ہوتے ہیں میرے معاملے میں، اتنی تفتیش کرنے والے اچھا...... عالی سے کنفرم کرنے گئے ہوں گے۔ اب میں سمجھی ۔اور عالی کتنا بزدل نکلا ہے، کتنا جھوٹا اور مکار، محبت کو تماشا بنا دیا ہے اس نے۔ جب میں نہیں ڈری تو کیوں ڈر رہا ہے۔ پاگل...... آپ کو دیکھ کر جھوٹ بول گیا ہو گا۔ ہیں نا۔" وہ یوں ظاہر کر رہی تھی جیسے اس خبر نے اسے بہت شاک زدہ کر دیا ہے۔ وہ پاگلوں کی طرح الٹا سیدھا کہتی جا رہی تھی۔ اس وقت اس کی آنکھوں سے آنسو بھی بہہ رہے تھے۔ سالک عجب شش و پنج میں پڑ گیا۔

www.novelsclubb.com

"عالی...... میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی۔ کم از کم میرا بھرم تو رہنے دیتے۔" وہ ہاتھوں میں چہرہ چھپائے پہلے سے زیادہ شدت سے رو رہی تھی۔ سالک کے لئے اس صورتحال کو سمجھنا مشکل ہی نہیں ناممکن تھا۔ اس کے الفاظ، عالی کے

لئے اس کا یوں تڑپ تڑپ کر رونا..... وہ سب دیکھ رہا تھا۔ دل ایک دفعہ پھر بے یقینیوں کی زد میں آتا جا رہا تھا۔

"ہو سکتا ہے، مجھے دیکھ کر عالی نے واقعی جھوٹ بولا ہو۔ ورنہ اسوہ یوں پاگل نہ بنتی۔" اس کا یوں رونا اسے پھر سوچوں کے بھنور میں دھکیل گیا تھا۔

"کیوں گئے تھے آپ اس کے پاس..... کیوں گئے تھے؟ میری طرف سے آپ لوگوں کی عزت و ناموس کو خطرہ تھا اب میں آپ لوگوں کی قید میں ہوں تو کیا تماشہ بنوانے لگے تھے مجھے....... میرا رہا سہا بھرم بھی توڑ دیا ہے۔" اب وہ الفاظ سوچ سمجھ کر ادا نہیں کر رہی تھی۔ وہ واقعی اس وقت جنونیت میں مبتلا ہو رہی تھی۔ جو جی میں آ رہا تھا، کہہ رہی تھی۔ اذیت تھی کہ کوئی حد نہیں تھی۔

www.novelsclubb.com

"میں کرتی ہوں محبت اس سے..... ساری عمر کروں گی....... اس نے مجھے دھتکار دیا ہے پھر بھی....... میرا بھرم کھو دیا ہے پھر بھی....... جو کرنا ہے آپ لوگوں کو کر لیں۔ مجھے پروا نہیں۔ مگر مجھے نہ آپ سے غرض ہے نہ ہی کسی اور سے۔

نفرت کرتی ہوں میں آپ سے، سنا آپ نے۔" وہ چیخ چیخ کر کہتی اندر بھاگ گئی تھی
۔وہ وہیں کھڑا رہا۔ سالک کو اپنی ٹانگیں بے جان سی محسوس ہو رہی تھیں۔ ایک
دفعہ پھر اسوہ اسے بے موت مار گئی تھی۔

وہ جا رہا تھا مگر جانے سے پہلے کوئی فیصلہ کرنا چاہتا تھا۔ اسوہ اب کچھ نہیں کہتی تھی۔
جب سے اس نے اسے عالی سے ملاقات کے متعلق باخبر کیا تھا، وہ بالکل چپ ہو گئی
تھی۔ اب اس کی طرف سے نہ ہی کوئی طنز سننا پڑتا تھا اور نہ ہی کوئی استہزائیہ جملہ۔
وہ خاموش ہو گئی، یوں بالکل چپ چاپ، ویران سی۔ بہت چاہنے کے باوجود وہ اپنے
دل سے اسے نکال نہیں پا رہا تھا۔ وہ کسی اور کی بے وفائی کا سوگ منا رہی تھی مگر
سالک کو ہر لمحہ کوئلوں پر گھسیٹ لاتی تھی۔ ایک طرف وہ اس سے نفرت محسوس
کرتا تھا مگر دوسری طرف اس کی محبت شدت اختیار کرتی جا رہی تھی۔ اس نے
جانے سے پہلے ایک فیصلہ کیا تھا۔ کسی کو اعتراض نہیں تھا، مگر اپنے اندر اسوہ سے

www.novelsclubb.com

بات کرنے کی ہمت نہیں پاتا تھا۔اس نے چاہا تھا کہ اس کی عدم موجودگی میں اسوہ پھر سے اپنا تعلیمی سلسلہ شروع کر دے۔

اگلے دن اس کی فلائٹ تھی جانے سے پہلے وہ اس سے بات ضرور کرنا چاہتا تھا۔وہ کمرے میں آیا تو وہ بیڈ کی کرائون سے ٹیک لگائے دیوار پر موجود پینٹنگ پر نظریں جمائے کسی غیر مرئی نقطے کو گھور رہی تھی۔اس کو دیکھ لینے کے باوجود اپنا شغل جاری رکھا تھا۔

"اسوہ......." وہ بستر پر اس سے کچھ فاصلے پر بیٹھا تو اس نے اپنے اعتبار کے قاتل کو دیکھا۔

"صبح میری فلائٹ ہے۔میں نے تمہاری یونیورسٹی بات کرلی ہے۔ایک ماہ کی چھٹیاں کوئی خاص اہمیت نہیں رکھتیں۔تم یونیورسٹی چلی جانا۔اپنی تعلیم کا سلسلہ شروع کرو۔"

''نہیں......مجھے نہیں پڑھنا......''ایک دم انکار کر دیا تھا اس نے۔سالک چپ سا ہو گیا۔کتنے لمحے خاموش سرک گئے وہ اس سے مزید بات کرنے کے لئے ہمت مجتمع کرنے لگا۔

''آپ مجھے کب طلاق دیں گے۔اگر آپ یہ سوچ کر خوش ہو رہے ہیں کہ عالی سے دھوکہ کھا کر میں یونہی آپ کے ساتھ ساری زندگی گزار دوں گی تو یہ آپ کی بھول ہے۔اگر مجھے میرا گوہر مقصود نہیں ملا تو میں یہ سمجھوتہ بھی نہیں کروں گی۔مجھے ہر حال میں طلاق چاہئے۔''کتنی نفرت تھی اس کی آنکھوں میں۔سالک اس کے لہجے میں الجھ گیا۔جو کسی بھی لچک سے پاک تھا۔سخت و اٹل۔وہ مزید کچھ کہے بستر سے اٹھ گیا۔

www.novelsclubb.com

اسوہ کے لئے اس کا یہ انداز نا قابل برداشت تھا۔وہ جا رہا تھا اور جانے کب آتا۔ جانے سے پہلے وہ بھی ایک فیصلہ چاہتی تھی،ساری عمر اذیت میں نہیں گزار سکتی تھی۔اس نے عالی کے نام کا جو داغ خود پر لگوا لیا تھا اب وہ کبھی نہیں اترنا تھا۔ساری

عمر کی سزا تھی، مگر سالک مطمئن رہے یہ اسے گوارا نہیں تھا اس کی ذات پر کیچڑ اچھالنے کا سبب بھی یہی شخص بنا تھا وہ کیسے فراموش کر دیتی۔ کیسے معاف کر دیتی کیسے پر سکون رہنے دیتی؟

''ٹھیک ہے۔ میں وہاں جا کر تمہیں کاغذات بھیج دوں گا۔ بس یا کچھ اور......''

وارڈروب کا دروازہ کھول کر اپنا سامان نکالتے اس نے سنجیدہ سے لہجے میں کہا تو اسوہ چونک گئی۔ اتنی جلدی وہ مان گیا تھا۔ اتنی جلدی......اسے یقین نہیں آرہا تھا۔ شاید نفرت بہت گہری تھی۔

''نہیں......'' پھنسی پھنسی آواز سے وہ صرف یہی کہہ سکی۔ سالک نے اسے صرف ایک نظر دیکھا، ''پہلے میں نے سوچا تھا کہ کچھ عرصہ اس معاملے کو رہنے دوں گا، حالات سازگار نہیں، چچا جان اور چچی جان کبھی نہیں مانیں گے۔ مگر خیر ...... تمہیں بہت جلدی ہے تو میں جاتے ہی سب سے پہلے یہی کام کر دوں گا۔''

www.novelsclubb.com

''نہیں.......مجھے کوئی جلدی نہیں،آپ جب چاہیں فیصلہ کر دیں۔'' نہ جانے کیسے اسوہ کے لبوں سے پھسلا تھا۔سالک نے حیران نظروں سے اسے دیکھا تو وہ خود نظریں چرا گئی۔ کہاں وہ جلد ہی فیصلہ ہونے کے لئے بے تاب تھی اب وہ مانا تھا تو وہ رعایت دے رہی تھی۔اسے یقین نہیں آرہا تھا۔

''پہلے میرے سامنے عالی تھا۔اب کوئی بھی نہیں۔ مگر یہ طے ہے، مجھے آپ کے ساتھ زندگی نہیں گزارنی۔آپ مان گئے ہیں،جب بھی امی جان اور باباجانی مانے میں اطلاع کر دوں گی۔آپ کو اپنے وعدے کی پاسداری کرنا ہو گی۔''کتنا دوٹوک انداز تھا۔سالک کی مکمل نفی کرتا ہوا۔اس نے مزید کچھ نہیں کہا تھا صرف سر ہلا تھا۔

www.novelsclubb.com

اس کے بعد ایک خاموشی تھی اور یہ خاموشی آٹھ سالوں پر محیط ہو گئی تھی۔وہ پہلے نیو یارک پہنچا تو دل پڑھائی میں نہ لگا،آخری سال تھا مگر وہ بمشکل وہاں دو ماہ ہی گزار پایا تھا۔کامران کو کسی فلیٹ کی تلاش تھی۔اسے اپنا فلیٹ دے کر وہ وہاں سے

واشنگٹن نکل گیا تھا۔ پاکستان سے اپنے ساتھ اچھی خاصی رقم لایا تھا۔ نجانے کہاں کہاں گھومتا رہا، رقم ختم ہوئی تو غم روزگار نے آلیا۔ مختلف چھوٹی موٹی جابز کرتا رہا پھر اس دوران اس کی ملاقات ایک لزا نامی لڑکی سے ہوئی۔ وہ تو پہلے ہی چوٹ کھایا ہوا تھا۔ اس کے ساتھ وقت گزارنے لگا۔ وہ کسی میوزیکل گروپ میں ڈانسر تھی۔ اس کو اپنے گروپ کے ساتھ انگلینڈ شو کرنے جاتا تھا اسے بھی اپنے ساتھ لے گئی۔ وہ اس سے بہت شدت سے محبت کرتی تھی مگر باوجود کوشش کے سالک اپنے دل سے اسوہ کو نہیں نکال پایا تھا۔ محض دوستی کا رشتہ نبھاتا رہا، کئی بار اس نے شادی کا کہا مگر وہ ہر بار ٹال گیا۔ لزا اپنے گروپ کے ساتھ ملکوں ملکوں گھومتی تھی۔ اسے بھی اپنے ساتھ گھسیٹنا چاہتی تھی مگر وہ کسی گمنام گوشے میں چپ چاپ زندگی گزار دینا چاہتا تھا۔ آخر کار اس کی طرف سے ہار کر وہ ہمیشہ کے لئے اس کی طرف سے قطع تعلق کر گئی۔ کچھ سال انگلینڈ میں رہا۔ اس دوران مختلف کورسز کرتا رہا۔ ادھوری تعلیم مکمل کی اور پھر اسے جرمنی کی ایک کمپنی میں بہت اچھی پوسٹ پر جاب کی آفر

www.novelsclubb.com

ہوئی تو وہ جرمنی چلا گیا۔اپنی زندگی میں وہ آہستہ آہستہ مطمئن ہونے لگا تھا کہ ایک دن کامران کا فون آگیا کہ کئی سالوں بعد ایک دفعہ پھر اس کی حویلی سے اس کے نام ایک خط آیا ہے، خط لکھنے والی اسوہ ہے، وہ سخت حیران ہوا۔ایک عرصے سے اس کی تلاش کی کوششیں سرد پڑ چکی تھیں۔شروع شروع میں جب اس نے نیویارک چھوڑا تھا تو کامران اس کی وجہ سے سخت پریشان ہوا تھا۔چچا جانی جیسے اسے زمین کی تہہ سے نکالنے کے درپے تھے۔دو دفعہ خود آئے تھے امریکہ مگر ہر دفعہ ناکام لوٹ گئے اور اب اسوہ کا خط...... پھر وہ نیویارک پہنچ گیا تھا۔خط پڑھتے ہی وہ سخت اذیت میں مبتلا ہو گیا مگر یہ طے تھا کہ اسے واپس لوٹنا ہے اور اب اگر وہ لوٹا تھا تو اسوہ کا یہ انکشاف کہ نہ وہ عالی سے محبت کرتی تھی اور نہ ہی اسے کسی اور کی تلاش تھی۔ایک دفعہ پھر اس کو پچھتاوے کی گہری دلدل میں دھکیل گیا تھا۔وہ ہمیشہ اسوہ کو غلط سمجھتا رہا تھا۔وہ بہت گہری لڑکی واقع ہوئی تھی۔کہتی کچھ تھی کرتی کچھ تھی۔اب اس کا روّیہ روپ...... وہ ایک دفعہ پھر الجھ گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

ماضی کی یادوں سے نکلا تو احساس ہوا وہ کتنا کچھ غلط کر چکا تھا۔اسوہ کا کہاں کہاں قصور تھا،ایک دم سب واضح ہونے لگا تھا۔مگر اب بھی اس کی انتہا درجے کی نفرت اس کی سمجھ سے بالاتر تھی۔عالی کے واقعے سے پہلے بھی وہ بے حد متنفر رہتی تھی۔اس سے بعد ہیں بجو کچھ بھی وہ کرتی یا کہتی رہی تھی وہ تو اس کا رد عمل تھا۔انصاف سے ہر پہلو پر غور کیا تو احساس ہوا وہ کہیں بھی غلط نہیں تھی۔

کالی گہری رات ہر طرف چھائی ہوئی تھی۔کھانا کھانے کے بعد وہ کمرے آ گیا تھا۔ اسوہ کتنا وقت گزرنے کے بعد کمرے میں نہیں آئی تھی۔وہ یونہی منتظر رہا۔نجانے کب آنکھ لگی تھی۔اپنی طرف سے تو وہ اسوہ کا انتظار کر رہا تھا۔یونہی اس کی آنکھ کھلی تو کچھ دیر خالی الذہنی کی کیفیت میں لیٹا رہا۔آنکھیں جب دیکھنے کے قابل ہوئیں تو وہ چونکا۔اپنے وجود سے مس کرتا دوسرا وجود بلا شبہ اسوہ کا تھا۔اس کا بازو سالک کے

سینے پر تھا۔اس نے ہاتھ ہٹانا چاہا مگر ہٹانہ پایا۔کانچ کی چوڑیوں سے سجا خوبصورت سفید بازو ہلکی مدھم روشنی میں بہت بھلا لگ رہا تھا۔اس کا سر اس کے کندھے سے چھو رہا تھا۔وہ چونکہ اسے سوچتے سوچتے ہی سویا تھا اب اسے یوں اپنے اس قدر قریب دیکھ کر دل ایک دم مطمئن ہونے لگا تھا۔اس کے وجود کا لمس سالک کے اندر ایک نئی زندگی دوڑا رہا تھا۔وہ گہری نیند میں غرق تھی۔سالک نے اپنا دایاں بازو اس کی کمر کے گرد لپیٹ دیا تھا۔اپنی کیفیت اپنے جذبات بہت بھلے لگ رہے تھے۔

میں جانتا ہوں میری غلطی ناقابل معافی ہے۔مگر میں تمہارا اعتماد جیتنے کی کوشش ضرور کروں گا تم جو میری زندگی ہو، بھلا تم سے جدا ہو کر میں جی سکتا ہوں۔کبھی نہیں۔اسی لئے تو نیویارک چھوڑ دیا کہ کہیں تم مجھے میرا وعدہ یاد نہ دلا دو۔ملکوں ملکوں گھوما ہوں، برسوں خاک چھانی ہے، صرف اور صرف تمہارے لئے۔"اس کی پیشانی پر اپنے ہونٹ رکھتے وہ عجیب کیفیت میں غرق تھا۔کمرے کی تنہائی، اپنے

www.novelsclubb.com

رشتے کا استحقاق، سحر انگیز ماحول اور اپنی گزشتہ غلطیاں سب اسے اپنے حصار میں مقید کر رہی تھیں۔

"ایم سوری، رئیلی سوری۔" بہت نرمی سے اس نے اسے خود سے مزید قریب کر لیا تھا۔یوں کہ دونوں کے دل ایک ساتھ دھڑکنے لگے تھے۔

وہ اسوہ سے کھل کر ہر مسئلے پر بات کرنا چاہتا تھا، وہ اب اپنے رشتے کو ایک واضح شکل دینا چاہتا تھا۔اسوہ کی زندگی میں کوئی نہیں تھا یہ خیال اس کی روح تک کو سرشار کر جاتا تھا۔ وہ کتنا ہلکا پھلکا ہو گیا تھا وہ یہ بھی بھول گیا تھا کہ اس نے اسوہ سے کوئی وعدہ بھی کیا ہے۔ دوسری طرف اسوہ شاید سب سمجھ رہی تھی۔اس سے بچنے لگی تھی۔ کنی کترانے لگی تھی۔ کچھ کہنے کا کبھی موقع ہی نہیں دیتی تھی۔ رات کو بھی دیر سے جب وہ سو جاتا تھا تو کمرے میں آتی تھی۔جب اٹھتا تھا تو اس کے ساتھ سو رہی ہوتی تھی۔

www.novelsclubb.com

اس دن وہ کچن میں مصروف تھی، شومئی قسمت کہ کوئی ملازم بھی موجود نہیں تھا۔ وہ پانی پینے آیا تھا جب وہ اسے کچن کے دروازے پر دیکھ کر ٹھٹکی تھی۔ پھر نظر انداز کر کے اپنے کام میں مصروف ہو گئی۔

"ایک گلاس پانی مل جائے گا۔" اسے متوجہ نہ دیکھ کر کہا تو وہ فریج بند کر کے چولہے کے پاس جا کھڑی ہوئی جیسے سنا ہی نہ ہو۔

"اسوہ....." وہ کچھ کہنا چاہتا تھا کہ اس نے تیزی سے ایک طرف پڑا گلاس اٹھا کر پانی بھر کر اسے لا پکڑایا۔ سالک نے گلاس تھاما تو وہ واپس چولہے کے پاس جا کھڑی ہوئی۔

"مجھے تم سے بات کرنی ہے۔ پلیز کچھ دیر کے لئے کمرے میں چلو۔" اس نے اپنا مدعا بیان کیا تھا۔

"مگر مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی۔ میرا وقت ضائع مت کریں۔ جائیں آپ یہاں سے۔" تلخی سے جواب ملا تھا جیسے وہ بمشکل خود کو برداشت کر رہی ہو۔

''اسوہ......رئیلی سوری......میں......''اس نے کچھ کہنا چاہا تو وہ خونخوار انداز لئے پلٹی۔

''نہیں سالک صاحب بس،ایک لفظ بھی نہیں۔آپ کی یہ سوری میری ذات پر اچھالا گیا کیچڑ نہیں دھو سکے گی۔آپ کی ندامت مجھے باکردار ثابت نہیں کر سکے گی۔ میں نے ہر الزام سہ لیا۔تمغے کی طرح اپنے سینے پر سجا لیا۔اس لئے نہیں کہ کسی آج کے دن کے لئے کہ آپ صرف سوری کے چند الفاظ سے میری ذات خرید لیں۔ آپ نے جو دیکھا نہ وہ جو جھوٹ تھا،نہ عالی سے محبت میری جھوٹ تھی۔

ہاں اگر کچھ جھوٹ تھا تو ہمارے درمیان یہ تعلق ہے۔میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ میرے دل میں،اور میری زندگی میں آپ کے لئے قطعی گنجائش نہیں ہے تو پلیز میرا ضبط مزید مت آزمائیں۔برسوں ترسی ہوں اب کہیں جا کر زندگی گزارنے کا ڈھنگ سیکھ پائی ہوں۔اب یوں میری راہ مت کھوٹی کریں۔اپنے والدین کی

www.novelsclubb.com

نظروں سے ایک دفعہ گری ہوں دوبارہ اٹھ نہیں سکی۔اب کیا چاہتے ہیں، جان لینے کے درپے ہیں کیا؟''

وہ روپڑی تھی۔ یہاں آنے کے بعد وہ پہلی دفعہ اس کے سامنے یوں ضبط کھوئی تھی۔ اس کا دکھ بہت بڑا تھا۔وہ چپ سادھ گیا۔سالک کو اپنی زیادتیاں بہت بڑی لگیں۔

''آئی ہیٹ یو......رئیلی آئی ہیٹ یو.......میں جانتی تھی کہ آپ مجھے ناپسند کرتے ہیں، میں یہ بھی جانتی تھی کہ آپ کی پسند میں نہیں کوئی اور ہے۔آپ نے بی بی جان سے میرے نکاح کرنے پر بہت اعتراض کیا۔مجھے نہ جانے کیا کیا کہتے رہے.......میں واقعی بہت پاگل تھی۔زندگی میں آپ کے علاوہ کچھ اور دکھائی ہی نہیں دیا تھا۔میں تو صرف آپ کے قریب رہنا چاہتی تھی۔کسی نہ کسی بہانے اسی لئے چھوٹی موٹی حرکتیں کر جاتی تھی مجھے نہیں معلوم تھا اس کی اتنی بڑی سزا دیں گے۔مجھے تو صرف یہ غصہ تھا کہ مجھے برا بھلا کہتے ہیں اور خود کسی اور لڑکی کو پسند کرتے ہیں۔اسی لئے آپ کو چڑانے لگی تھی۔تاکہ یہ جو زبردستی کا تعلق قائم ہوا ہے

www.novelsclubb.com

یہ ختم ہو جائے۔آپ کے قریب جب بھی آنا چاہا آپ نے بری طرح دھتکار دیا۔ پتھر بنے رہے۔اب آپ کی نفرت میں سہ نہیں سکتی تھی اس لئے ضد کر کے لاہور چلی گئی۔اگر مجھے علم ہوتا کہ آپ کی نفرت اتنی گہری ہے، مجھے یوں ذلیل ورسوا کرے گی، کبھی لاہور نہ جاتی۔میں جو پاگلوں کی طرح آپ کو صرف پوجتی تھی، شدید نفرت کرنے لگی۔میرا اعتماد، میرے ماں باپ، ان کی محبت سب کچھ مجھ سے چھین لیا۔وہ عالی جس کا نام میری رسوائی کا سبب بن گیا وہ تو مجھے صرف بھائیوں کی طرح عزیز تھا۔وہ مجھے بہن کا مان دیتا تھا، پھر میں اس کی محبت اور خلوص کو کیسے نظر انداز کر دیتی۔اور یہی میری غلطی تھی۔اور آپ نے اسی غلطی سے فائدہ اٹھایا۔اتنی زیادہ نفرت کرتے تھے تو کہا ہوتا، میں خود اپنا کوئی بندوبست کر لیتی مگر یوں رسوا نہ کرتے......" وہ ہاتھوں میں چہرہ چھپا کر شدت سے رو رہی تھی۔وہ نہ جانے کیا کیا کہہ رہی تھی، سالک کو تو اپنے بدن سے جان نکلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔اتنی بد گمانیاں، اس نے کب نفرت کی تھی بس چند اعتراضات تھے اور وہ ان اعتراضات کو

www.novelsclubb.com

ان رخ پر لے گی اتنا کچھ سوچ لے گی۔اتنی نفرت،وہ ششدر تھا۔اس نے تو کبھی سوچا بھی نہ تھا۔وہ یوں سوچے گی،وہم و گمان میں بھی نہ تھا۔

"اسوہ....." وہ آگے بڑھا تو اسوہ پیچھے ہٹ گئی،سر نفی میں ہلا گئی۔

"نہیں سالک.......!آپ نے صرف اپنی نفرت کا اظہار کیا تھا مگر مجھ سے سب کچھ چھین لیا۔وہ محبت جو بچپن سے اپنے دل میں سینچتی چلی آئی تھی آپ کی نفرت اسے کھا گئی۔میرا بس نہیں چلتا تھا کہ میں کیا کر ڈالتی۔ان دنوں صرف ایک ہی ضد تھی کہ مجھے طلاق لینی ہے۔پھر آپ بھی مان گئے۔دل میں ایک خوش فہمی تھی کہ شاید آپ سختی سے رد کر دیں اس تقاضے کو مگر......" چپ ہو گئی۔سالک نے اسے کندھوں سے تھام لیا.......لرزتا وجود اور لرزنے لگا۔اس نے خود میں بھینچ لیا۔

"اسوہ......" سالک کے لب کپکپائے تھے صرف۔

www.novelsclubb.com

"آپ چلے گئے۔ میں لمحہ لمحہ مری، ہر ایک کی نظر میں میں مجرم تھی۔ میں گنہگار تھی۔ بابا جانی نے کبھی بلایا نہیں۔ امی جان نے کبھی پاس بٹھا کر کوئی بات نہیں کی۔ اگر بی بی جان نہ ہوتیں تو یہ آٹھ سال مجھے مار دیتے۔ جینے کی خواہش تو جیسے پہلے ہی ختم ہو چکی تھی۔ آپ کا یوں گمنام ہو جانا مزید حوصلے پست کر گیا۔ میری جو ضد تھی کہ صرف طلاق لینی ہے، وہ جیسے کہیں مٹ گئی تھی۔ چند ماہ سے ایک خیال، مسلسل آرہا تھا کہ شاید آپ میری طرف سے کسی پیش رفت کے منتظر ہوں۔ بی بی جان کا ہارٹ اٹیک تو صرف بہانہ تھا، میں ضبط نہ کر سکی۔ ادھورے ایڈریس پر خط لکھ دیا۔ کیا لکھتی ہمارے درمیان کچھ تھا ہی نہیں۔ بی بی جان کی طرف سے پریشان کرنا بھی نہیں چاہتی تھی۔ بس وہی بھولا بسرا وعدہ یاد آگیا۔ یہی سوچ کہ اگر آپ کی نفرت اتنی ہی گہری ہے تو میری نفرت کو انجام تک پہنچانے کے لئے تو ضرور آئیں گے۔ اللہ سے دعائیں مانگی تھیں۔ اور آپ آگئے مگر میری ذات کا سارا حوصلہ آپ کو دیکھتے ہی جیسے کہیں کھو گیا تھا۔ لمحوں میں دل اس خوف میں مبتلا ہو گیا کہ آپ اب

www.novelsclubb.com

مجھے طلاق دے دیں گے۔ میں یقین دلاتی ہوں میں آپ کی زندگی میں کبھی مداخلت نہیں کروں گی۔ مگر خدارا مجھے اپنے والدین کی نظروں میں اب رسوانہ کریں۔ مجھے میری زندگی جینے دیں، برسوں حوصلہ کیا ہے پھر زندہ ہوئی ہوں۔ اب میرے رہے سہے بھروسے کی عمارت مسمار مت کریں۔ مجھے طلاق نہیں چاہئے۔ کبھی نہیں۔" سالک خود پشیمان ہو گیا۔ وہ برسوں چپ رہی تھی، آج کھلی تھی، طلاق کے خوف نے اسے بولنے پر مجبور کر دیا تھا وہ سب کچھ جو برسوں سے بلکہ بچپن سے دل کے نہاں خانوں میں چھپا ہوا تھا۔ وہ ایک ایک کر کے کہتی گئی تھی۔ وہ کیا سوچتا رہا تھا اور کیا نکلا تھا۔

سالک کی وہ حالت تھی کہ بیان کرنا مشکل تھا۔ وہ اس سے اتنی محبت کرتی تھی یقین نہیں آرہا تھا۔ اس قدر جذباتی تھی، گزرے واقعات فراموش کر دینے والے نہ تھے۔ اس کا کہا ایک ایک لفظ سچا معلوم ہو رہا تھا۔ سالک کا دل مانتا جارہا تھا۔ نادم ہوتا جارہا تھا۔

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

X X X

اسوہ پھپھو کے ہاں گئی ہوئی تھی۔ایک ہفتہ ہونے کو آیا تھا۔اس کی غیر موجودگی سب کو کھٹک رہی تھی۔سب ہی اسے مس کر رہے تھے اور وہ تھی کہ اپنے دل کا سارا غبار نکال کر سالک کو کچھ بھی کہنے کا موقع دیئے بغیر اگلے دن بی بی جان کے ساتھ پھوپو کے ہاں چلی گئی تھی۔بی بی جان تو دو دن رہ کر آ گئی تھیں مگر وہ وہیں رہ گئی تھی۔اس کی غیر موجودگی سب سے زیادہ سالک کو محسوس ہو رہی تھی۔وہ جب سے آیا تھا وہ اس کا ہر کام خاموشی سے سرانجام دے رہی تھی۔جب سے گئی تھی کمرے میں بے ترتیبی سی پھیلتی جا رہی تھی۔کپڑوں سے لے کر کھانے تک بغیر اس کے کہے ہر چیز حاضر کر دیتی تھی،خاموشی سے بس صرف اتنا جتا دیتی تھی کہ وہ بی بی یا چچی جان کے کہنے پر یہ سب کر رہی ہے مگر اب ہر بات روز روشن کی طرح عیاں ہوتی جا رہی تھی۔وہ جو الجھتا رہتا تھا۔اسوہ تو اپنے دل کا غبار نکال کر منظر سے ہٹ گئی مگر اسے پشیمانی و پچھتاوئوں کے گہرے سمندر میں دھکیلتی جا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

اس کا ایک ایک آنسو، ایک ایک لفظ، انّی کی طرح دل میں چبھتا جارہا تھا۔ کسی پل قرار نہ تھا۔ کسی پل چین نہ تھا۔ جو سوچا تھا وہ کیا نکلا تھا، اور جو سامنے آیا تھا وہ کبھی تصور بھی نہیں کیا تھا۔ کب کبھی سوچا تھا کہ وہ بھی اس سے محبت کرتی ہو گی اور اب جب سب باتیں روزِ روشن کی طرح عیاں ہو گئی تھیں تو دل تب بھی بے چین تھا۔ بچپن سے لے کر اب تک کے سارے واقعات ایک ایک کر کے ازبر ہوتے گئے تھے۔

''کیا بات ہے سالک...... ؟آج کل کچھ پریشان ہو، کمرے سے نکلتے ہی نہیں۔'' وہ بیٹھا نہ جانے کیا کیا سوچے جارہا تھا جب بی بی جان کمرے میں داخل ہوئی تھیں، ہر سُو اندھیرا تھا۔ انہوں نے لائٹس آن کیں۔ وہ فوراً سیدھا ہوا۔ بی بی جان اس کے پاس آکر بیٹھ گئیں۔

''نہیں...... ویسے ہی...... کوئی کام تھا کیا؟'' وہ مسکرایا تو وہ بغور دیکھنے لگیں۔

www.novelsclubb.com

''اسوہ، اور تم میں کوئی بات ہوئی ہے۔'' انہوں نے ایک دم پوچھا تھا وہ بوکھلا گیا۔

''نہیں...... نظریں خود بخود پھیر گیا۔

''میں نے فون کیا تھا۔ ڈرائیور کو بھی بھیجا، وہ آہی نہیں رہی۔ آج پھر فون کیا تو کہہ رہی تھی دو تین ہفتے رہے گی۔'' انہوں نے آگاہ کیا تو وہ دیکھے گیا۔

''کیا بات ہے میرے بچے..... مجھے نہیں بتاؤ گے۔ تم دونوں مجھ سے چھپے ہوئے نہیں ہو۔ اب کیا مسئلہ ہے۔'' وہ بڑی محبت سے توجہ سے لگاوٹ کا مظاہرہ کئے پوچھ رہی تھیں۔

''نہیں بی بی جان، کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ اب تو جیسے سارے مسئلے حل ہو گئے ہیں۔'' وہ بدقت تمام مسکرادیا تھا مگر افسردہ تھا۔ مسکراہٹ میں کوئی رنگ نہیں تھا۔

''مجھ سے چھپا رہے ہو..... مجھ سے.......'' انہوں نے جیسے اسے زِچ کر دیا تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"کیا بتائوں بی بی جان۔" نادم سا سر جھکا کر رہ گیا۔

"وہی جو اسوہ کے یہاں سے جانے کا سبب بنا ہے۔"

"قسم لے لیں بی بی میں نے اسے نہیں بھیجا، مجھے تو علم بھی نہیں تھا۔"

"یہی تو پوچھ رہی ہوں کیوں علم نہیں تھا۔ جبکہ تمہیں پتا ہونا چاہئے تھا۔" ان کا لہجہ اب سخت ہو گیا تھا۔ باز پرس کرتا ہوا۔

"بی بی جان! اچھا ہوا ہے وہ منظر سے غائب ہے۔ اگر وہ یہیں رہتی تو شاید میں یکسوئی سے اپنی غلطیاں کبھی نہ اخذ کر پاتا۔" بی بی جان چپ رہیں۔ پھر اس نے شروع سے لے کر آخر تک سب کہہ سنایا۔ بی بی جان کی بھی وہی کیفیت تھی جو اس کی ہوئی تھی۔ اسوہ کی زبانی سب سن کر۔ وہ بھی شاکڈ تھیں۔

"بہت برا کیا بچے، بہت برا، وہ جذباتی تو شروع سے ہی تھی۔ اتنے بڑے الزام کو اپنے سر لے لیا۔ کبھی ایک لفظ نہ کہا۔ یہی ظاہر کرتی رہی کہ جیسے......" وہ چپ ہو گئیں۔ آنسو ایک ایک کر کے بہنے لگے۔

"بی بی جان میں خود میں حوصلہ نہیں پاتا کہ اس کی طرف قدم بڑھائوں۔ میں بہت شرمندہ ہوں۔ میری وجہ سے صرف میری وجہ سے وہ اپنے والدین کی نظروں میں گر گئی۔"

اس نے بی بی جان کی گود میں سر رکھ لیا تھا۔ شروع سے ہی وہ اس کے ہر راز کی امین تھیں۔ اس کے ہر دکھ سکھ میں اس کے ساتھ رہی تھیں۔ اب بھی اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرنے لگیں۔

www.novelsclubb.com

"بس میرے بچے! کچھ غلطیاں انسان دانستہ کرتا ہے اور کچھ نادانستگی میں سرزد ہو جاتی ہیں۔ اگر یہ غلطیاں نہ کرے تو اسے زندگی کی قدر نہ ہو۔ یہ آزمائشیں، یہ غلطیاں اسے سبق سکھاتی ہیں۔ شرمندہ ہو کر کمرے میں بند ہونے سے کچھ

نہیں ہوگا۔ وہ سب کچھ کہہ کر اپنے دل کا غبار نکال چکی ہے تو بھی سب کچھ بھول کر قدم بڑھا، جاکر اسے لے آئو وہ شاید تمہاری راہ دیکھ رہی ہو۔ میں نے کہا تھا ناوہ بہت اچھی ہے، تم نے دیکھ بھی لیا ہے۔ بس تم دونوں کو ایک دوسرے کو سمجھنے کا موقع ہی نہیں ملا۔ چھوٹی چھوٹی بدگمانیوں کو اتنی جگہ دل میں دے لی کہ حقیقت کا اصل چہرہ کہیں چھپ گیا۔ تمہیں میں اکثر سمجھاتی تھی ناکہ سب جذبے چپ کی زبان سے عیاں نہیں ہوتے کبھی کبھی زبان سے بھی کام لیناپڑ جاتا ہے۔ اگر تم ہر بات دل میں رکھنے کے بجائے کبھی کبھار اسے اچھے انداز میں کچھ کہہ دیتے، ہنس کر بات کر لیتے تو بات اتنی نہ بڑھتی۔ پرانی قدریں بس قدریں رہ گئی ہیں۔ یہ نیادور ہے، ہر انسان کے لئے دوسرے سے زیادہ اپنی ذات مقدم ہے تو بیٹا! انسان کو حالات کے مطابق ہی چلنا چاہئے نا۔"

وہ خاموش رہا تھا۔ یہ ملال تو اسے بھی تھا کہ کیا تھا وہ اپنی طبیعت اور مزاج کے برعکس کبھی ہنس کر، اپنی ذات سے نکل کر اس کی ذات کو بھی اہمیت دے لیتا۔

www.novelsclubb.com

اسے دعویٰ تھا کہ نکاح سے لے کرر خصتی تک اس نے کبھی اسے چھو کر نہیں دیکھا ۔یہ اتنی فخر کی بات تو نہیں تھی۔ بحیثیت شوہر وہ حق رکھتا تھااور خاص طور پر لڑکیاں تواس معاملے میں حساس ہوتی ہیں۔ نجانے اس کے دل میں کیا کیا جذبات تھے جواس کی سرد مہری کی وجہ سے ہمیشہ دل کے اندر ہی قنوطیت کا شکار ہوتے گئے ہوں گے جبکہ اسوہ نے کہا تھا۔

"نظر شناسی کی صلاحیت آپ میں سرے سے ہے ہی نہیں۔اپنی ذات کے گرد فصیلیں کھڑی کرتے کرتے بالکل ڈھے گئے ہیں۔ کبھی اپنی ذات سے نکل کر دیکھیں۔"

اور واقعی اب اس نے اپنی ذات سے نکل کر دیکھا تو بہت سے راز کھل گئے تھے۔

www.novelsclubb.com

"اب کمرے میں بند ہو کر مت بیٹھو۔ باہر نکلو......اگر برانہ مانو تو جا کر اسوہ کو لے آئو.......جب ہر معاملہ کلئیر ہو گیا ہے تو یہ منہ چھپا کر بیٹھے رہنا کیوں.......ہمت کرو۔اب وہ خود تو تمہیں کہنے سے رہی کہ مجھے لے جائو۔ بہر حال کچھ ناراضگی کا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

حق تو اس کا بھی بنتا ہے۔'' بی بی جان ہلکے پھلکے انداز میں کہتے اٹھ کھڑی ہوئی تھیں۔ وہ بھی مسکرا دیا۔ انہوں نے گویا اسے ایک راستہ دکھا دیا تھا۔

''شکریہ بی بی جان۔'' انہوں نے ہمیشہ سیدھے رخ اس کی رہنمائی کی تھی۔ ابھی تک وہ الجھا ہوا تھا کہ کیا کرے ان کی باتوں سے اس کے اندر ہمت پیدا ہوئی تھی۔ اسوہ کا سامنا کرنے کی۔

''اللہ تم دونوں کو خوش رکھے۔ میری دعا ہے۔ میں راضیہ اور قمر الزمان سے بھی بات کروں گی، ماں باپ ہیں اس کے آخر کتنا بھی ناراض رہ لیں، اولاد کی محبت پلٹنے پر مجبور کر دیتی ہے۔ پھر وہ کونسا واقعی ناراض ہیں بس غصہ ہے جب حقیقت کھلے گی تو دل خود بخود صاف ہو جائیں گے۔' اس کی پیشانی چوم کرامی باہر نکل گئی تھیں۔

www.novelsclubb.com

وہ سوچنے لگا تھا۔

X X X

منتہیٰ کے چھوٹے وامق کو لے کر وہ باہر لان میں بیٹھی ہوئی تھی۔ باقی بچے بھی ارد گرد تھے۔ منتہیٰ اور وہ دو ہی بہنیں تھیں۔ منتہیٰ اس سے آٹھ سال بڑی تھی۔ کم عمری میں ہی اس کی شادی کر دی تھی وہ خوش قسمت تھی عبدالرزاق بھائی بہت اچھے اور محبت کرنے والے انسان تھے۔ سب کا ہی ادب کرتے تھے۔ وہ اکثر آتی رہتی تھی پھوپو کے گھر۔ اس دفعہ وہ رہنے کی غرض سے آئی تھی۔ ہفتہ ہو گیا تھا یہاں آئے ہوئے۔ واپس جانے کو دل نہیں چاہ رہا تھا۔ کچھ وہ پچھتا رہی تھی کہ نہ جانے کس کمزور لمحے میں بہہ کر وہ سالک سے سب کہتی گئی تھی جو وہ برسوں سے برداشت کر رہی تھی۔ وہ اذیت، وہ دکھ، وہ تکلیف، وہ نفرت سب کچھ.....اب دل بہت ہلکا پھلکا ہو گیا تھا۔ بالکل خالی سا۔ شاید یہ کہہ لینے کا اثر تھا برسوں کا غبار تھا، بچپن کی یادیں تھیں، جنہیں وہ سالک کے سامنے ایک ایک کر کے دہراتی گئی تھی۔

پہلی دفعہ سالک کی طرف سے وہ تب بدگمان ہوئی تھی جب بی بی جان اسے اس سے نکاح کا کہہ رہی تھیں اور وہ انکار کرتے ہوئے اس کی خامیاں گنوا رہا تھا۔اس کے دل میں سالک کا بہت بلند مقام تھا۔بہت محبت کرتی تھی اسے۔بہت چاہتی تھی، ایک دم اس کی زبان سے اپنے لئے ناپسندیدگی سن کر وہ پتھرا سی گئی تھی۔اذیت تھی کہ حد نہیں۔اوپر سے یہ انکشاف روح کو گھائل کرنے کو کافی تھا کہ وہ اس سے نہیں بلکہ کسی اور محبت کرتا ہے۔اس کی پسند کوئی اور ہے، وہ یقین کرنے کو تیار نہیں تھی۔سالک نے اس کی ذات کی نفی کی تھی۔بحیثیت کزن وہ مروّت اختیار کر لیتا تھا مگر جب نکاح ہوا تو وہ اس سے بھی گئی۔مجبوراً ہی سہی وہ نکاح پر راضی ہو گئی تھی۔اپنی ذات کی نفی کے باوجود دل میں اسے اپنا بنانے کی خواہش ایسی زور آور تھی کہ وہ اپنی عزت نفس کی پامالی بھی گوارا کر گئی۔پھر وہ عمر بھی تو ایسی تھی ضدی سی۔چاند کو چھونے کی تمنا تھی، ہر حال میں چھونا چاہتی تھی۔پھر وہ اس کا بن گیا تھا اور یہی وہ دور تھا کہ جب اس نے اسے جھٹلانا شروع کر دیا تھا۔وہ سمجھتی تھی کہ

www.novelsclubb.com

سالک اس سے اتنی نفرت کرتا ہے کہ اس کی طرف دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتا۔ عام لڑکیوں کی طرح اس کے بھی جذبات تھے، پھر دونوں میں جو رشتہ تھا اس کے تقاضے بھی کچھ انوکھے نہ تھے۔ مگر وہ اس کے جذبات کہاں سمجھنے والا تھا۔ جب بھی نظر ڈالی ناپسندیدگی کی ڈالی۔ جب بھی بات کی سمجھانے والی کی جبکہ اس کے کان لاشعور طور پر کچھ اور سننے کے منتظر رہتے تھے۔ جواباً وہ چڑچڑی ہوتی گئی۔ طنزیہ جملے بولنا اپنا مشغلہ بنالیا۔ جس کام سے یا جس عادت سے اسے نفرت ہوتی تھی وہ سب سے زیادہ اس کا اظہار کرتی پھر یوں ہوا کہ ایک دو دفعہ کا ٹوکنا اسوہ کے دل میں بدگمانیوں کی ایک فصیل کھڑی کر گیا۔ اسے ضد سی ہو گئی اسے چڑانے کی، اسے زِچ کرنے کی۔ اپنے اندر کی تلملاہٹ و چڑچڑاپن وہ اسی طرح نکالنے لگی تھی۔ گفتگو کرتے وقت وہ زیادہ سے زیادہ ایسے الفاظ استعمال کرنے لگی تھی جو اسے سخت ناپسند ہوتے تھے یا وہ اشتعال میں مبتلا ہو سکتا تھا۔ اس کی گفتگو سے ناپسندیدگی کا اظہار سالک کے چہرے سے بخوبی ہو جاتا تھا مگر وہ ہمیشہ خود پر کنٹرول کر جاتا تھا جبکہ وہ

www.novelsclubb.com

اسے آخری حد تک دیکھنا چاہتی تھی۔ لاہور جانے کا فیصلہ اور اس سے پہلے کی گفتگو بھی اسی زمرے میں آتی تھی مگر وہ بجائے اشتعال کے بہت تحمل کا مظاہرہ کر گیا تھا وہ ایک دفعہ پھر ناکام ہوئی تھی اس کا خیال تھا کہ یہ شخص اسے اس حد تک ناپسند کرتا ہے کہ کچھ بھی کر سکتا ہے اور بعد میں یہ سچ ثابت ہوا۔

عالی کے ساتھ اس کی ذات کو منسوب کرنا سالک کی نفرت کو کھل کر سامنے لے آیا تھا۔ وہ شاک میں مبتلا ہو گئی تھی۔ اور جب یقین ہو گیا کہ اس پر الزام لگانے اور شک کرنے والی کوئی اور ذات نہیں صرف سالک انیس الزمان ہے تو برداشت کرنا مشکل ہو گیا تھا پھر تو جیسے اس کے دل میں بھی محبت نہیں رہی تھی بے پناہ نفرت آ سمٹی تھی۔ وقت اور حالات نے اس کا ساتھ نہیں دیا تھا مگر اس نے اپنے آپ کو لڑکھڑانے نہیں دیا تھا۔ رخصتی سے لے کر سالک کے وطن چھوڑنے تک وہ اس الزام پر کاربند رہی تھی۔ پھر رہتی تھی کیوں نہ یہ الزام تو اس کے محبوب شوہر کی طرف سے ملا تھا۔ محبت تو جیسے اپنی موت آپ مر گئی تھی، اس کے بعد اس نے

www.novelsclubb.com

صرف اور صرف سالک سے نفرت کی تھی انتہائی زیادہ کہ اس نے اس کی موت کی دعائیں مانگی تھیں۔

وہ چلا گیا اور اس کی انتہائی نفرت سب گزرتے وقت کی دھول ثابت ہوئے۔

شروع سالوں میں وہ صرف اور صرف اسے اذیت دینے کی خاطر کوئی پیش رفت کئے بغیر بیٹھی رہی مگر جیسے جیسے وقت گزرتا گیا اس کی بے چینی بڑھتی گئی۔ لوگ یہاں اس کی گمشدگی کی طرح طرح کی باتیں کرنے لگے۔ رفتہ رفتہ اس کی نفرت بھی اعتدال پر آگئی مگر ختم نہ ہو سکی۔ آٹھ سال بعد اسے بس یونہی خیال آیا تھا شاید وہ آجائے شاید وہ کہیں زندہ ہو۔ کسی کا منتظر ہو۔ نہ جانے کیوں آہستہ آہستہ یہ خیال تقویت پکڑنے لگا اور پھر بی جان کی خراب طبیعت نے اسے خط لکھنے پر مجبور کر دیا تھا۔ اب آیا تھا تو پہلے والا سالک نہیں تھا جس پر کسی بھی بات کسی بھی طنز یا کسی بھی استہزاء کا اثر نہیں ہوتا تھا تحمل مزاجی کی جگہ اشتعال انگیزی جڑ پکڑنے لگی تھی۔ اس نے پہلی ہی رات یہ بات محسوس کر لی تھی۔ مگر لوٹ کر آنے والے کو وہ سر آنکھوں

www.novelsclubb.com

پر نہیں بٹھا سکتی تھی۔اس کی نفرت ابھی باقی تھی۔ہاں یہ سچ تھا پہلے والی حالت نہیں رہی تھی مگر ختم بھی نہیں ہوئی تھی اسی لئے تو سالک کا ضبط آزمانے کے چکر میں وہ اس شام اس پر عیاں کر گئی تھی۔اس نے کبھی عالی سے محبت نہیں کی تھی بلکہ سگے بھائی کی سی محبت تھی۔پھر تو جو ہوا تھا وہ شاید ماحول یا حالات کا اثر تھا اب یہ حالت تھی کہ اس کے اندر سالک کا سامنا کرنے کی ہمت نہیں تھی۔برسوں وہ اپنی ذات کی توہین کرواتی آئی تھی اب ایک دم سالک کے قدموں میں جا بیٹھنے کے خیال سے ہی عجیب سا محسوس ہونے لگا تھا۔اگر وہ قصوروار تھی تو قصوروار سالک بھی تھا ۔اسے ضرور آنا چاہئے تھا۔بات کرنی چاہئے تھی مگر آٹھ دن گزرنے کے باوجود وہی انتظار کا موسم برقرار تھا۔دل میں محبت و نفرت کچھ بھی نہیں تھا۔بس عجیب سی کیفیت تھی، جسے وہ کوئی نام نہیں دے سکی تھی۔

---

www.novelsclubb.com

وامق رونے لگا تو وہ اسے

لے کر اندر آ گئی منتہیٰ

کو پکڑا کر وہ کمرے

میں آ گئی۔باہر کا موسم

اچھا ہو رہا تھا اگرچہ

سردیاں تھیں مگر آسمان

پر چھائے بادل بھلے لگ

رہے تھے۔کپڑے نکال کر

وہ باتھ روم میں گھس

گئی۔نہا کر نکلی تو باہر

بارش ہو رہی تھی ہلکی

ہلکی۔وہ بال سلجھاتی

کمرے کی کھڑکی سے

www.novelsclubb.com

دیکھنے لگی۔برسوں بعد

اسے بارش اچھی لگی

تھی۔شاید دل کا موسم

بدل رہا تھا اسی لئے۔

اپنے بیگ سے مختلف

چیزیں نکال کر وہ آئینے

کے سامنے آکھڑی ہوئی۔

وہ جب بھی پھوپو کے

گھر آتی تھی تو جیولری

وغیرہ ساتھ لاتی تھی

ورنہ اسے یوں ہی دیکھ

کر پھوپو کا لیکچر خاصا

www.novelsclubb.com

جھاڑ پلانے والا ہوتا تھا۔

یہاں آتے ہوئے وہ کنگن

پہنے تھی۔دوسرے ہاتھ

میں ست رنگ خوبصورت

کانچ کی چوڑیاں تھیں،

جو ہر سوٹ کے ساتھ

بھلی لگتی تھیں۔نہانے

سے پہلے اس نے اتاری

تھیں۔آئینے کے سامنے

کھڑے ہو کر پہنیں۔

جیولری بھی نکال کر پہن

لی۔آج کتنے دنوں بعد بننے

سنورنے کو جی چاہ رہا

تھا ورنہ حویلی میں تو

صرف بی بی جان کی خاطر

کوئی ہار سنگھار کر لیتی

تھی۔لپ اسٹک لگا کر

آنکھوں میں کاجل لگا کر

اس نے اپنے اوپر ایک

تنقیدی نظر ڈالی تھی۔

عمر اگرچہ تیس سال

تھی مگر جسامت اس کی

اب بھی ۲۳ سالہ لڑکیوں

جیسی تھی۔گزرتے آٹھ

سالوں نے اس کے سراپے

پر کوئی فرق نہیں ڈالا
تھا۔ بس یہ ہوا تھا کہ
پہلے سے کچھ سنجیدہ
میچور ہو گئی تھی۔ جو
شاید گزرے وقت کا تقاضا
تھا۔ دوپٹے کو سلیقے
سے اوڑھ کر سینڈل اڑس
کر وہ باہر نکل آئی۔
”ارے......واہ......یہ چاند
کدھر سے نکل آیا ہے۔“
بلیک سوٹ میں اس کی
سفید رنگت چاندنی کی

www.novelsclubb.com

طرح چٹخ رہی تھی۔منتہیٰ

نے اسے دیکھتے ہی چھیڑا

تھا۔وہ جھینپ سی گئی۔

”لگتاہے سالک نے تمہیں

پہلے ہی اپنی آمد کی اطلاع

دی ہوئی تھی۔“اس کے

سجے سجائے سراپے پر

پیار بھری نگاہ ڈال کر

منتہیٰ نے مزید کہاتو وہ

حیران ہوئی۔

”کیا.......سالک.......!کہاں

www.novelsclubb.com

ہیں وہ؟" اس نے

چونکتے ہوئے پوچھا۔

"ڈرائنگ روم میں امی کے

ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں۔

ابو بھی وہیں ہیں۔" وہ

ہونٹ کچلنے لگی۔

"شاید تمہیں لینے آئے

ہیں۔ میں تمہارے کمرے

www.novelsclubb.com

میں گئی تھی بلانے تم

باتھ روم میں تھی۔"

اس کا دل خوش فہمیوں

میں گھرنے لگا۔"مجھے

لینے"......منتہی ہنس پڑی۔

"اچھی لگ رہی ہو بلکہ

بہت پیاری......سالک سے

نظر ضرور اتروا لینا۔

کہیں"......وہ اسے چھیڑ

رہی تھی۔اور اس کا دل

خود بخود سمٹنے لگا۔

چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔وہ

بھی اپنی کیفیت پر حیران

ہوئی۔"تو کیا دل نے

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

دماغ نے اتنی جلدی ہار مان
لی ہے۔“اس نے خود سے
پوچھا۔
”ہاں“......اندر سے کوئی
چیخا۔وہ ڈر گئی جبکہ
ابھی وہ وقت لینا چاہتی
تھی۔
”چلو اندر......انتظار کر
رہے ہوں گے تمہارا
حضرات۔“وہ اس پر جملے
اچھالتے کچن کی طرف
چلی گئی تھی۔وہ لرزتی

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ٹانگوں سمیت اندر داخل
ہوئی وہ پھوپھا جان کے
ساتھ مصروف گفتگو تھا۔

سالک نے اس کو دیکھا۔

"السلام علیکم۔" وہ حیرت
زدہ رہ گیا۔ نجانے کیوں
دل اندر ہی اندر خوف میں
مبتلا تھا کہ اگر اس نے
جانے سے انکار کر دیا یا
پھر اس کے بڑھے ہوئے
ہاتھ کو جھٹک دیا

تو......لیکن اسوہ کا سلام
کرنا اور حلیہ دونوں

www.novelsclubb.com

برعکس تھے۔اس نے سر

ہلایا۔وہ ایک طرف پھوپو

کے ساتھ بیٹھ گئی۔گلاس

وال سے باہر دیکھا بارش

رکی ہوئی تھی۔

”اسوہ کو کچھ اور دن

رہنے دیتے تم.....کافی

عرصے بعد آئی ہے بچی۔“

وہ شاید اپنی آمد کا مقصد

بتا چکا تھا۔پھوپو نے

اسے دیکھتے ہی کہا تو

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اس نے اسوہ کو دیکھا

جیسے جاننا چاہ رہا ہو کہ

اس کی کیا مرضی ہے۔

چلنا چاہتی ہے یا نہیں۔

"ہم پھر آ جائیں گے فی

الحال جانے دیں۔" اسوہ

خاموش تھی اسی نے کہا۔

"کھانا تو کھا کر جائو

گے نا۔" انہوں نے پوچھا

تو اس نے نفی میں سر ہلا

یا۔

www.novelsclubb.com

”نہیں......موسم کا کچھ

پتا نہیں۔دوسرے

میں گھر بتا کر نہیں آیا۔

کھانے تک نہیں رک

سکتا۔شہر گیا ہوا تھا

راستے میں یہاں آگیا

ہوں۔بی بی پیچھے

پریشان ہو رہی ہوں گی۔

ابھی تو بارش رکی ہوئی

ہے۔پتا نہیں کب شروع ہو

جائے۔“اسوہ انگلیاں چٹخا

www.novelsclubb.com

رہی تھی جبکہ وہ سہولت

سے کہہ رہا تھا۔

"یہ خوب کہی تم نے پہلی

دفعہ تم دونوں اکٹھے

میرے گھر میں ہو۔ ایسے

کیسے جانے دوں۔" پھوپو

کھانا نہ کھانے والی بات

پر ناراض ہوئیں۔

"موسم خراب نہ ہوتا تو

شاید رک جاتا۔ پھر کبھی

سہی۔ اب تو انشاءاللہ آتے

www.novelsclubb.com

رہیں گے۔“اسوہ نے ایک

دم سر اٹھا کر اسے دیکھا

وہ بھی ادھر ہی متوجہ

تھا۔وہ فوراً نظروں کا

زاویہ بدل گئی۔دل نے

گویا ایک دم لے بدلی تھی۔

)کیا واقعی سب کچھ بدل

چکا ہے(

”ٹھیک ہے جیسے تمہاری

مرضی۔“پھوپو نے کہا تو

اس نے اسوہ کو دیکھا۔

"اسوہ!تیار ہو......چلیں

"......وہ یوں کہہ رہا

تھا جیسے پہلے سے اس کا

اس کے ساتھ پروگرام

طے ہو۔ایک دم چونک کر

دیکھا پھر سر اثبات

میں ہلایا۔

"میں بیگ لے آئوں۔"وہ

باہر نکل گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

وپھپھو کے ہاں سے بھی

نکلتے کافی دیر ہو گئی

تھی۔آسمان پر بادل ایک

دفعہ پھر چھانے لگے تھے
ہر طرف اندھیرا ہونے لگا
تھا۔ وہ اس کے ساتھ
جیپ میں فرنٹ سیٹ پر
بیٹھی بالکل خاموش
تھی۔ خاموش تو وہ بھی
تھا مگر معنی خیز سی
خاموشی دونوں اطراف
سے کچھ کہہ رہی تھی۔
وہ نظر انداز کئے اپنا
دھیان تیز طوفانی ہوا
کی طرف مبذول کئے
ہوئے تھی۔ موسم کے

www.novelsclubb.com

تیور خطرناک تھے۔پھر

بارش کا بھی کوئی

بھروسہ نہیں تھا۔ابھی

تھوڑا ہی فاصلہ طے ہوا

تھا کہ پھر تیز بارش

شروع ہو گئی تھی۔وہ

ہراساں سی ہو گئی۔باہر

طوفانی بجلی کڑک چمک

رہی تھی۔ایسے موسم

سے ہمیشہ ہی اسوہ کی

جان نکلتی تھی۔وہ ایک

دم پردے برابر کرکے

www.novelsclubb.com

سالک کی طرف سمٹ آئی۔

”پلیز یہ پردے آگے کر
دیں۔باہر بجلی کڑک رہی
ہے۔“خوف سے کپکپاتی
آواز تھی۔سالک نے چونک
کر اسے دیکھا۔گاڑی کا
ماحول بھی تاریک سا ہو
رہا تھا ایسے میں اسوہ کا
چہرہ چاند کی طرح چمک
رہا تھا۔اس نے اپنی طرف
کے پردے برابر کئے تو
وہ کچھ پرسکون ہوئی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

”بارش کافی تیز ہو گئی

ہے۔ابھی گائوں کا کافی

فاصلہ باقی ہے۔ایسی

طوفانی بارش کے آثار تو

نہیں تھے۔“اس نے بھی

بات شروع کی تھی۔

”مجھے بہت خوف آ رہا ہے

جلدی چلیں“ ......سردی سے

اس کے دانت بجنے لگے۔

وہ مسکرایا۔دل چاہا کچھ

خاص کہے،مگر پھر

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

خاموش ہو گیا نجانے اس
کا کیا ری ایکشن ہو۔
موسم خاصا خراب ہو گیا
تھا۔حویلی تک پہنچنا ذرا
مشکل تھا۔قریبی گاؤں
میں ان کا ایک باغ تھا۔
ساتھ میں ریسٹ ہاؤس
بھی تھا۔اس نے گاڑی
ادھر موڑ لی۔

"یہ آپ کدھر جا رہے ہیں۔
حویلی چلیں۔گاؤں

www.novelsclubb.com

میں۔“

”ابھی حویلی جانا مشکل

ہے۔ہر طرف اندھیرا ہے۔

ڈرائیونگ کرنا مشکل ہے۔

ہوا کا رخ بھی تو نجانے

کدھر ہے۔موسم ٹھیک

ہوتا ہے تو چلتے ہیں۔“

”مگر آپ جا کہاں رہے

ہیں۔“وہ اب پریشان ہو

گئی تھی۔

”یہاں ہمارا قریب ہی

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ریسٹ ہائوس ہے۔"

"اس سے بہتر تو پھوپو

کا گھر نہیں تھا۔خوا

مخواہ"....اسوہ کو غصہ

آنے لگا تھا۔اس نے رخ

موڑ کر دیکھا۔وہ سامنے

آنکھیں پھیلائے اندھیرے

کو گھور رہی تھی۔چہرے

پر ایک ناگواری رقم تھی۔

ہونٹ ایک دوسرے میں

بھنچ گئے تھے۔وہ چپ

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

رہا۔

چوکیدار نے ریسٹ

ہائوس میں پہنچتے ہی

گیٹ کھول دیا تھا۔وہ

گاڑی اندر لے آیا۔

”آئو“.....گاڑی سے اترتے

اس نے اسوہ سے کہا۔تو

وہ چپ چاپ اتر آئی۔

برآمدے تک پہنچتے وہ

اچھی خاصی بھیگ گئی

تھی۔

www.novelsclubb.com

”نواز خان کمرہ کھول کر

دو اور گاڑی سے سامان

بھی لے آؤ۔ احتیاط

سے۔“ ملازم جو کہ

چوکیدار تھا، نے فوراً

دروازہ کھول دیا تھا۔ وہ

ہاتھ مسلتی اندر چلی آئی۔

سالک ساتھ ساتھ تھا۔

www.novelsclubb.com

”یہ سائیڈ پر کمرہ ہے۔

یہ چابی لے لو۔“ سالک نے

گیلے بال جھٹکتے اپنی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

جیب سے چابی نکال کر

اسے تھمائی تو وہ

خاموشی سے اس کے

بتائے گئے کمرے میں آ

گئی۔ اس نے گیلی چادر

اتار کر بستر پر پھیلائی۔

سردی لگ رہی تھی۔ ابھی

وہ سردی کا سدباب کرنے

کا سوچ ہی رہی تھی کہ

لائٹ چلی گئی۔ باہر بجلی

کڑک رہی تھی اندر بجلی

بھی چلی گئی تھی۔ اس وہ

کا دل خوف سے سمٹنے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

لگا۔

”سالک“......اس کے حلق

سے ہلکی سی سسکی نکل

گئی۔

”سالک.......سالک“.......وہ بے

اختیار پکارے گئی۔کمرے

میں بالکل اندھیرا تھا۔

ہاتھ کو ہاتھ سجھائی

نہیں دے رہا تھا۔مگر

بجلی کی کڑک چمک ایک

بار چمک کر معدوم ہو

جاتی تھی کھڑکی کے

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

شیشے سے یہ منظر بالکل

واضح محسوس ہو رہا

تھا۔تبھی کمرے کا

دروازہ کھولا اور کوئی

اندر داخل ہوا تھا۔

”سالک“......اس نے پکارا

تھا مگر جواب ندارد تھا۔

وہ کمرے میں ادھر سے

ادھر پلٹی تو کسی سے

ٹکرا گئی۔ہلکی سی چیخ

نکل گئی۔

”اسوہ“......سالک کی آواز

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

انتہائی قریب سے سنائی

دی۔اس کا وجود سالک

کے حصار میں تھا۔اسے

کچھ تسلی ہوئی۔

”سالک! لائٹ جلائیں مجھے

بہت ڈر لگ رہا ہے۔“وہ

اس کے سینے میں منہ

دیئے پھوٹ پھوٹ کر رو

پڑی۔دل کی حالت حد سے

سوا تھی۔

”میں نے نواز خان سے

کہا ہے وہ بندوبست کرتا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہے۔“اپنی جیب سے

موبائل نکال کر اس نے

اسکرین جلائی تو ہلکی

سی روشنی ہو گئی جو

بہت کم تھی۔

”تم سکون سے بیٹھو“......

وہ بستر کے کنارے ٹک

گئی۔چند سیکنڈ بعد کمرہ

روشنی میں نہا گیا تھا۔

اسوہ نے سکون کا سانس

لیا۔

جنریٹر آن کیا گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

سالک نے اسوہ کو پر
سکون ہوتے دیکھ کر
حویلی کے نمبرز ملائے۔
سراج بابا تھے،انہیں
مختصراً صورتحال سے
آگاہ کر کے ریسٹ ہاؤس
میں اپنی موجودگی کا بتا
کر فون بند کر دیا۔شام
ہو چکی تھی۔جبکہ بارش
رکنے کے قطعی آثار نہ
تھے۔لگتا تھا جیسے انہیں

رات یہیں گزارنا پڑے گی۔

وہ کھڑکی سے ہٹ کر

اسوہ کی جانب آ گیا۔جو

دوپٹے سے بے نیاز

خوبصورت جدید تراش

خراش والے لباس مین

خوب جچ رہی تھی۔چادر

بستر پر پھیلی ہوئی

تھی۔ہاتھوں کو مسلتی

وہ کمرے کا جائزہ لے رہی

تھی۔سالک نے آگے بڑھ

کر بجلی کا ہیٹر آن کیا

www.novelsclubb.com

پھر اس کی طرف آ گیا۔

''اسوہ''.....اس کے سامنے

بستر پر بیٹھا تھا۔وہ

صرف چند سیکنڈ دیکھ

سکی۔سالک کی نظروں

کی چمک بے تحاشا تھی۔

جو اس کے لئے حیران کن

ضرور تھی مگر ناقابل

فہم نہیں تھی۔

www.novelsclubb.com

''جی''.....وہ صرف یہی کہہ

سکی تھی۔سالک نے اس

کے کپکپاتے ہاتھ اپنے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہاتھوں میں تھام لئے۔

ٹھنڈے یخ ہاتھ تھے۔وہ

نرم ہتھیلیوں کو اپنے

ہاتھوں سے رگڑتے حرارت

پہنچانے لگا تھا۔

”اگر میں تم سے کہوں

کہ میں نے تم سے کبھی

نفرت کی ہی نہیں، صرف

محبت کی ہے تو تمہارا کیا

جواب ہو گا۔“ کتنا غیر

متوقع سوال تھا۔وہ

شاکڈ سی دیکھتی رہ

www.novelsclubb.com

گئی۔

”ا آ......ا آ......ا آپ“......وہ کچھ

بھی نہ کہہ سکی۔”ہاں

اسوہ،یہ سچ ہے۔میں نے

تمہیں کبھی ناپسند نہیں

کیا۔میرے اعتراضات صرف

اس حد تک تھے کہ میں

تمہیں اپنے آئیڈیل میں

ڈھلتا دیکھنا چاہتا تھا۔

میں نے تم سے کبھی بھی

نفرت نہیں کی۔صرف

www.novelsclubb.com

محبت تھی۔تب سے جب

ہمارا نکاح ہوا تھا۔اظہار

کرنا میری شخصیت کا

حصہ نہیں تھا۔جو بھی

کچھ ہوتا گیا دانستہ یا

نادانستہ نہ اس میں میرا

قصور نہ تمہارا۔مگر سزا

ہم دونوں نے پائی ہے۔“

اس کے محبت سے لبریز

لہجے میں اس اقرار محبت

پر اس وہ کی آنکھیں بہنے

لگی تھیں۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

”ایم سوری......رئیلی

سوری.......میں نے جان

بوجھ کر کبھی بھی تمہیں

تکلیف دینا نہیں چاہی۔

عالی والے معاملے پر بھی

میں صرف یہی کہوں گا

کہ جو بھی کچھ کیا محبت

کی انتہا تھی میری نفرت

کہیں بھی نہیں تھی۔وہ

تو حالات معاملے کو کچھ

کا کچھ بنا گئے تھے۔“وہ

ایک تسلسل سے رونے

لگی تھی۔سالک نے اپنی

انگلیوں سے اس کے تمام

آنسو چن لئے۔

"کاش تم اپنے دل کی غلط

فہمیوں کو پہلے بیان کر

دیتی تو آج یہ دن نہ

دیکھنا پڑتا۔"اس نے کہا

تھا۔وہ اپنے ہاتھ کھینچ

کر ہاتھوں میں چہرہ چھپا

گئی۔

"میں نے چچا جان اور

چچی جانی سے بھی بات

کر لی ہے۔ہم سب ہی

www.novelsclubb.com

شرمندہ ہیں۔کیا تم اعلیٰ
ظرفی کا مظاہرہ نہیں
کرو گی۔ہمیں معاف نہیں
کرو گی۔“وہ اسی طرح
نادم سے لہجے میں پوچھ
رہا تھا۔اسوہ نے اپنے
ہاتھ ہٹائے،پھر نفی میں
سر ہلایا۔
”میں کسی سے بھی
ناراض نہیں ہوں۔آپ سے
بھی نہیں۔امی اور بابا

www.novelsclubb.com

جانی سے بھی نہیں۔"

"تو پھر"......

"اگر آپ مجھے ناپسند

کرتے تھے تو وہ لڑکی

کون تھی جسے آپ پسند

کرتے تھے۔"کچھ دیر بعد

اس نے پوچھا تو حیران

ہوا پھر ہنس دیا۔ اسوہ

سر جھکا گئی۔ وہ ایک دم

ہلکا پھلکا ہو گیا تھا۔

"کوئی بھی نہیں تھی۔

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

جس لڑکی کے بارے میں
تم مشکوک ہو وہ میری
کلاس فیلو اور دوست کی
سسٹر تھی اور کچھ بھی

نہیں۔یہ تو بہت پرانی
بات ہے تمہیں ابھی تک یاد
ہے۔" اب لہجہ نادم نہیں
تھا شگفتگی لئے ہوئے
تھا۔وہ چپ رہی۔

"ایک بات کہوں.....مجھ
پر یہ نکاح کے بعد انکشاف
ہو تھا کہ میں درپردہ
تمہیں ہی پسند کرتا تھا۔"

www.novelsclubb.com

اپنے مزاج کے برعکس آج

وہ مسکراتے ہوئے اسے

چھیڑ رہا تھا۔اسوہ نے اپنا

چہرہ صاف کیا۔

”تم بہت اچھی ہو اسوہ،

میں نے کبھی بھی تمہیں

چھوڑنے کا نہیں سوچا تب

بھی نہیں جب میں تمہارے

بارے میں مشکوک ہوا تھا

،اب بھی نہیں۔میں تو

صرف تمہاری وجہ سے“......

”اسوہ......ہم دونوں اتنا

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

عرصہ ایک دورے سے

بھاگتے رہے ہیں۔اب

مجھے لگتا ہے جیسے میں

تھک گیا ہوں۔میں اب

رکنا چاہتا ہوں۔ایک مرکز

پر،یہیں ہمیشہ کے لئے،

بی بی جان کی بھی

خواہش ہے۔اگر تم چاہو

تو“.....وہ جھجکتے ہوئے

بات ادھوری چھوڑ گیا

تھا۔

”بارش کب ختم ہو گی

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

.......؟"اس کی بات کا

مطلب سمجھتے ہوئے بھی

وہ ناسمجھی کا مظاہرہ

کر رہی تھی جبکہ چہرہ

کافی حد تک بلش ہو گیا

تھا۔وہ اس معنی خیز

"تو" سے بچنا چاہتی تھی۔

"شاید آج بارش کا بھی

برسنے کا موڈ ہے۔تیز

سے تیز تر ہوتی جا رہی

ہے۔"

"مجھے بہت خوف آتا ہے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ایسی طوفانی بارش

سے۔" وہ اپنا ڈر بیان کر

رہی تھی۔

"اور مجھے تو ایسی

بارش میں بھیگنے میں

لطف آتا ہے۔" سالک نے

کھڑکی کے شیشے کے پار

برستی موسلادھار بارش

کو دیکھتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"اسوہ......چلو آؤ بارش

میں بھیگتے ہیں۔" اچانک

اس نے کہا تو وہ ایک دم

پیچھے ہٹی تھی۔

"نہیں.....مجھے بہت ڈر

لگتا ہے۔کبھی نہیں۔اتنی

سردی ہے۔"وہ ابھی سے

کپکپانے لگی تھی۔سالک

مسکرا دیا پھر اس کا

بازو تھام کر اسے قریب

کر لیا۔

"پاگل ہو تم بھی.....میں

مذاق کر رہا تھا۔مگر

میری موجودگی میں

www.novelsclubb.com

تمہیں ڈر نہیں لگے گا۔بی

لیو می“.....

گمبھیر لہجے میں کہتے

اس نے اسے اپنے حصار

میں لے لیا تھا۔اسوہ کا

کپکپاتا وجود لرز اٹھا

مگر اب اس میں خوف کا

عنصر نہیں بلکہ محافظت

کا احساس غالب تھا۔

www.novelsclubb.com

”ہم پچھلی سب باتوں کو

بھلا کر ایک نئی زندگی

شروع کریں گے۔اس

وعدے کے ساتھ کہ کوئی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

بھی بات کوئی بھی غلط
فہمی دل میں نہیں
رکھیں گے۔ورنہ یہ
چھوٹی موٹی باتیں بڑھ
کر بہت بڑی ہو جائیں گی
اور Poison Tree"کا
کردار ادا کریں گی۔"وہ
اس کے کان میں سر
گوشی کے سے انداز
میں کہہ رہا تھا۔اسوہ کی
آنکھوں سے چند آنسو بہے
تھے اور سالک کے گریبان
میں جذب ہو گئے تھے۔

www.novelsclubb.com

سالک نے جھک کر ایک

استحقاق بھری مہر اس

کی پیشانی پر ثبت کی

تھی اسوہ اس کی پناہ

میں مزید سمٹ گئی تھی۔

باہر بارش ابھی تیز تھی

مگر اندر وہ پرانے دنوں

کو بھلائے نئی زندگی کی

شروعات کر رہے تھے۔

دونوں ہی پرسکون اور

www.novelsclubb.com

خوش تھے۔

اور زندگی بھی انہیں

دیکھ کر مسکرائی تھی۔

"مسافر لوٹ آئے ہیں۔"

ہوائیں کھڑکی کے

شیشوں پر دستک دیتے

گنگنا رہی تھیں۔ سالک

اس کے کان میں سر

گوشی کے سے انداز میں

کچھ کہہ رہا تھا اور اسوہ

سر ہلائے مسکرائے جا

رہی تھی۔ کہ یہی زندگی

تھی اور یہی محبت تھی

تمت باالخیر

www.novelsclubb.com